روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:36
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو محبوب رکھتا ہے جو مفلس ہو (لیکن لوگوں سے اپنی تنگ دستی کو چھپائے رکھے)، پارسا (متقی پرہیز گار) ہو اور عیال دار (بال بچوں والا) ہو"۔ (ابن ماجہ)

JANATA AUTO
CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 159, Monday- 08 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۵۹ ۞ پیر، ۸؍جون، ۲۰۲۶، ۲۱؍ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کو لگا ایک اور دھچکا

ریاستی اقلیتی سیل کے سکریٹری اجمل صدیقی نے ٹی ایم سی کو کہا الوداع

ریاستی اقلیتی سیل کے سکریٹری اجمل صدیقی نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "پارٹی آج صرف ایک شخص کی وجہ سے بکھر رہی ہے اور وہ ہیں ابھیشیک بنرجی۔" ممتا بنرجی کی پارٹی میں اندرونی بحران مسلسل برقرار ہے۔ ایک کے بعد ایک کئی بڑے لیڈر پارٹی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اب ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے ریاستی اقلیتی سیل کے سکریٹری اجمل صدیقی نے ہفتہ (6 جون) کو پارٹی سے استعفیٰ دینے کی اطلاع دی۔ صدیقی نے کہا کہ انہوں نے یہ فیصلہ پارٹی کے اندرونی طریقہ کار اور اس کی قیادت کے اثرات کی وجہ سے لیا۔ انہوں نے ٹی ایم سی کے لوک سبھا رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی پر 'آمرانہ رویہ' اپنانے کا الزام بھی عائد کیا۔ اجمل صدیقی نے بتایا کہ "میں صرف 2 روز قبل حج سے واپس آیا ہوں۔ واپسی کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ یہ پارٹی بدنامی کے سوا کچھ نہیں دے رہی۔ اس کے بیشتر ارکان غیر مناسب سرگرمیوں میں ملوث ہیں، آئے دن اسکینڈل سامنے آتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی مزید سامنے آ سکتے ہیں۔ اس پارٹی میں رہنا ہمارے لیے بہت تکلیف دہ ہو گیا تھا اور یہ عوام کے لیے کوئی حقیقی کام بھی نہیں کر رہی تھی۔" نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے اجمل صدیقی نے کہا کہ "یہ صرف نام کی پارٹی بن کر رہ گئی ہے، اس کے اندر رہ کر آپ کوئی بامعنی کام نہیں کر سکتے۔ یہاں صرف وہی لوگ آگے بڑھتے ہیں جو چاپلوسی کرتے ہیں۔ اسی لیے واپسی کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ استعفیٰ دینا ہی بہتر ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ پارٹی آج صرف ایک شخص کی وجہ سے بکھر رہی ہے اور وہ ہیں ابھیشیک بنرجی۔ ان کے آمرانہ رویے کی وجہ سے ہمیں اس جبر کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ 12 یا 13 سال پہلے ہمارے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے گئے، پیسوں کا مطالبہ کیا گیا اور ہمیں مسلسل ہراساں کیا گیا۔ جب اجمل صدیقی سے مستقبل کے سیاسی منصوبوں اور کیا وہ بی جے پی میں شامل ہونے پر غور کریں گے، کے بارے میں پوچھا گیا تو صدیقی نے کہا کہ ان کی ترجیح صرف مغربی بنگال کی ترقی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہم نے اب تک اس بارے میں نہیں سوچا ہے۔ ہماری واحد خواہش بنگال میں ترقی دیکھنا ہے۔ صنعتیں قائم ہوں اور غریبوں کو نوکریاں ملیں۔

پاکستان کیلئے جاسوسی: سپریم کورٹ کا جیوتی ملہوترا کو ضمانت سے انکار

نئی دہلی: پاکستان کیلئے حساس معلومات فراہم کرنے کے الزام میں گرفتار معروف یوٹیوبر جیوتی ملہوترا کو سپریم کورٹ سے بڑا جھٹکا لگا۔ عدالت نے ان کی ضمانت کی درخواست مسترد کی اور کہا کہ قومی سلامتی کے معاملات میں کوئی نرمی یا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس ایس سی شرما پر مشتمل بنچ نے کہا کہ الزامات سنگین ہیں اور ان کا دفاع مقدمہ کی سماعت کے دوران زیر غور آئیگا۔ عدالت نے کہا کہ اس مرحلہ پر ضمانت کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ ملہوترا کے وکیل نے کہا کہ وہ ایک سال سے زائد عرصے سے وہ جیل میں ہیں۔ وکیل نے یہ بھی کہا کہ ان کے موکلہ کا کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے۔ تاہم عدالت نے اس دلیل کو مسترد کر کے کہا کہ معاملہ قومی سلامتی سے متعلق ہے اور الزامات کو ہلکا نہیں سمجھا جا سکتا۔ بھارتی سپریم کورٹ نے پاکستان کے لیے جاسوسی کرنے اور حساس معلومات فراہم کرنے کے الزام میں گرفتار معروف یوٹیوبر جیوتی ملہوترا کی ضمانت کی درخواست کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے۔ عدالتِ عظمیٰ نے یہ فیصلہ سناتے ہوئے واضح کیا کہ 'قومی سلامتی کے معاملات پر کوئی نرمی یا سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا'۔

وی ڈی ستیسن کا وزیر اعظم نریندر مودی کو خط

دبئی میں پھنسے ہندوستانی ڈاکٹروں اور نرسوں کو فوری نکالنے کا مطالبہ

وی ڈی ستیسن کے مطابق دبئی میں پھنسے ہیلتھ کیئر ورکرز نے پوری لگن اور بہترین طریقے سے خدمات انجام دی ہیں، جس میں کووڈ-19 وبا کے دوران صحت کی خدمات فراہم کرنے میں فرنٹ لائن پر رہنا بھی شامل ہے۔

کیرلم کے وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے وزیر اعظم نریند مودی کو ایک خط لکھ کر دبئی واقع ایرانی اسپتال میں کام کر رہے ہندوستانی ڈاکٹروں اور نرسوں کے لیے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حالیہ علاقائی واقعات کے باعث اسپتال بند ہو گیا ہے، جس کے بعد وہاں کام کرنے والے کئی ہندوستانی ڈاکٹروں اور نرسوں کو سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن نے اپنے خط میں لکھا کہ "میں ہندوستانی ہیلتھ ورکرز کے ایک گروپ کی جانب سے آپ سے فوری مداخلت کی درخواست کرنے کے لیے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ ان میں سے زیادہ تر لوگ کیرلم کے ہیں اور دبئی کے ایرانی اسپتال میں کام کرتے تھے، لیکن ابھی وہ بہت مشکل حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "حالیہ علاقائی واقعات کے باعث اسپتال بند ہونے کے بعد ان میں سے کئی نرسوں اور ہیلتھ کیئر ورکرز کو یو اے ای میں ویزہ سے متعلق پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سے ان کے روزگار، وزٹ اور ڈیپنڈنٹ ویزا حاصل کرنے پر اثر پڑا ہے۔ نتیجتاً جو خاندان سالوں سے یو اے ای میں رہ رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں وہ اب غیر یقینی صورتحال، شدید مالی تنگی اور اپنی روزی روٹی کھونے کے خوف کا سامنا کر رہے ہیں۔" وی ڈی ستیسن کے مطابق ان ہیلتھ کیئر ورکرز نے پوری لگن اور بہترین طریقے سے خدمات انجام دی ہیں، جس میں کووڈ-19 وبا کے دوران صحت کی خدمات فراہم کرنے میں فرنٹ لائن پر رہنا بھی شامل ہے۔ ہیلتھ کیئر سسٹم میں ان کے تعاون اور مقامی قوانین کی پاسداری کے ان کے بے داغ ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے، ان کی موجودہ مشکل صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ اپنے خط میں وزیر اعلیٰ نے لکھا کہ "کئی متاثرہ ملازمین اس وقت اپنی گریس پیریڈ (چھوٹ کی مدت) کے خاتمے کے قریب ہیں اور انہیں ڈر ہے کہ انہیں یو اے ای چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑ سکتا ہے، جس سے ان کے مستقبل کے روزگار کے مواقع اور پروفیشنل لائسنسنگ کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔

پیپر لیک کے نام پر طلبا کو دھوکہ دینے والے ریکیٹ کا پردہ فاش

پولیس اب یہ پتا لگانے میں مصروف ہے کہ ریکیٹ میں اور کون کون لوگ شامل ہیں۔

ملک میں سرکاری ملازمتوں کی تیاری کرنے والے لاکھوں طلبا ہر سال مسابقتی امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔ اسی بات کا فائدہ اٹھا کر کچھ لوگ انہیں آسان راستہ دکھانے کا لالچ دے کر ٹھگنے کی فراق میں رہتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک معاملہ اتر پردیش میں سامنے آیا ہے، جہاں ٹیلی گرام کے ذریعے مبینہ طور پر 'پیپر لیک' فراڈ کیا جا رہا تھا۔ نیوز پورٹل 'آج تک' کی خبر کے مطابق مسابقتی امتحانات کے پرچے لیک کرانے کا دعویٰ کر کے طلبا سے پیسے اینٹھنے والے ایک فرضی ریکیٹ کا پردہ فاش ہوا ہے۔

اس سلسلے میں یوپی ایس ٹی ایف نے لکھنؤ سے اوم کمار نامی ملزم کو گرفتار کیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ ٹیلی گرام پر 'پیپر لیک' جیسے چینل بنا کر امتحان سے ایک دن پہلے سوال نامے اور جوابی کاپی دینے کا جھانسہ دیتا تھا۔ اس کے بدلے ہر امیدوار سے تقریباً 2,000 روپے وصول کیے جاتے تھے۔ یوپی ایس ٹی ایف کے مطابق ملزم اوم کمار کو لکھنؤ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ مستقل طور سے بہار کے پٹنہ کا رہنے والا بتایا گیا ہے۔ تفتیشی ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ ملزم اتر پردیش، بہار، جھارکھنڈ اور مدھیہ پردیش سمیت کئی ریاستوں میں منعقد ہونے والے مقابلہ جاتی امتحانات کے نام پر فرضی دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کے پاس امتحان کا سوالیہ پرچہ پہلے سے موجود ہے۔ خبر کے مطابق ملزم نے ٹیلی گرام پر کئی چینل بنا رکھے تھے۔ اس میں 'پیپر لیک' جیسے نام استعمال کئے جاتے تھے تاکہ طلبا کو بھروسہ ہو جائے۔ یوپی سی این ای ٹی امتحان کے حوالے سے بھی کچھ چینل بنائے گئے تھے۔ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ امتحان کے ایک دن پہلے اصل سوال نامہ اور اس کے جواب دیئے جائیں گے۔ اس کام کے لیے ملزم طلبا سے 2 ہزار روپے لیتا تھا۔ ٹیلی گرام چینل پر کیو آر کوڈ بھیجے جاتے تھے، جن پر پیسے ٹرانسفر کرائے جاتے تھے۔ ایس ٹی ایف کا کہنا ہے کہ کم رقم ہونے کی وجہ سے کئی طلبا جلد ہی جھانسے میں آ جاتے تھے اور شکایت بھی کم کرتے تھے۔ تحقیقات میں سامنے آیا کہ امتحان والے دن چینل بند کر دیے جاتے تھے۔ اس کے بعد دوسرے امتحان کے نام پر نیا چینل بنا لیا جاتا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اعتراف کیا کہ وہ 2022 سے اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ایسا کر رہا تھا۔ اس معاملے کی خبر لگتے ہی ایس ٹی ایف نے تحقیقات شروع کی۔

کتوں کو کھانا کھلانے پر آر ایس ایس اور بی جے پی رہنما آمنے سامنے

اندور میں آوارہ کتوں کو کھانا کھلانے کے معاملے پر آر ایس ایس رہنما چیتن پوار اور بی جے پی رہنما ویرندر شیڈگے کے درمیان تنازع بڑھ کر مار پیٹ

مدھیہ پردیش کے اندور شہر میں آوارہ کتوں کو کھانا کھلانے کے معاملے پر راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ رہنما چیتن پوار اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنما ویرندر شیڈگے کے درمیان پیدا ہونے والا تنازعہ سیاسی اور تنظیمی حلقوں میں موضوع بحث بن گیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' کے مطابق، معاملہ اس قدر بڑھ گیا کہ دونوں فریقوں کے درمیان مار پیٹ، توڑ پھوڑ اور تھانے کے گھیراؤ کی نوبت آ گئی، جس کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کر کے جانچ شروع کر دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق چیتن پوار ویرندر شیڈگے کے گھر کے باہر آوارہ کتوں کو کھانا کھلا رہے تھے۔ اسی دوران ویرندر شیڈگے نے اپنے گھر کے سامنے کتوں کو کھانا ڈالنے پر اعتراض کیا۔ اس بات پر دونوں کے درمیان پہلے تلخ کلامی ہوئی، جو دیکھتے ہی دیکھتے شدید تنازع میں تبدیل ہو گئی۔ چیتن پوار کا الزام ہے کہ بحث کے دوران ویرندر شیڈگے نے ان کے ساتھ مار پیٹ کی اور انہیں زدوکوب کیا۔ واقعے کے بعد وہ شکایت درج کرانے کے لیے تھانے پہنچے، تاہم ان کا کہنا ہے کہ سیاسی اثر و رسوخ کے باعث فوری کارروائی نہیں کی گئی۔ بعد ازاں انہوں نے پورے معاملے سے آر ایس ایس کے اعلیٰ ذمہ داران کو آگاہ کیا۔ معاملہ تنظیمی سطح تک پہنچتے ہی بڑی تعداد میں آر ایس ایس کارکن متحرک ہو گئے اور احتجاج شروع کر دیا۔ مشتعل کارکنوں نے ویرندر شیڈگے کے دفتر اور رہائش گاہ کے باہر

پہنچ کر توڑ پھوڑ کی۔ اس کے بعد انہوں نے متعلقہ تھانے کا گھیراؤ کیا اور پولیس انتظامیہ کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ کارروائی کا مطالبہ کیا۔ بڑھتے ہوئے دباؤ کے بعد پولیس نے چیتن پوار کی شکایت کی بنیاد پر مقدمہ درج کر لیا اور تفتیش کا آغاز کر دیا۔ دوسری جانب ویرندر شیڈگے کا نام اس سے قبل بھی مختلف تنازعات میں سامنے آ چکا ہے۔ حال ہی میں ان کا کچھ پولیس اہلکاروں کے ساتھ بھی تنازع خبروں میں رہا تھا۔ ذرائع کے مطابق ان کی متنازع سرگرمیوں اور تنظیمی شبیہ کو نقصان پہنچانے والے معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے بی جے پی کے شہری صدر سمیت مشرا نے ان کے خلاف کارروائی کی سفارش کی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ اس سلسلے میں انہیں چھ برس کے لیے پارٹی سے خارج کرنے سے متعلق ایک مکتوب بھی جاری کیا گیا ہے۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ مار پیٹ، توڑ پھوڑ اور دیگر الزامات کی مکمل جانچ کی جا رہی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

وزیر اعظم نے میجر ابھیلا شا بارک کو اقوام متحدہ کے ملٹری جینڈر ایڈوکیٹ آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازے جانے پر مبارکباد دی

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج میجر ابھیلا شا بارک کو یو این ملٹری جینڈر ایڈوکیٹ آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازے جانے پر مبارکباد دی۔ وزیر اعظم نے نوٹ کیا کہ میجر بارک لبنان میں اقوام متحدہ کی عبوری فورس (UNIFIL) میں انگیجمنٹ ٹیم کمانڈر اور جینڈر فوکل پوائنٹ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جناب مودی نے مشاہدہ کیا کہ یہ اعزاز ان کی مثالی خدمات اور اقوام متحدہ کی امن قائم کرنے کی کوششوں میں ہندوستان کے دیرینہ تعاون کا اعتراف ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ان کی یہ کامیابی ان گنت نوجوان ہندوستانیوں، خاص طور پر قوم کی بیٹیوں کے لیے بھی ایک تحریک ہے، جو ملک اور انسانیت کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتی ہیں۔ وزیر اعظم نے ایکس پر پوسٹ کیا: "میجر ابھیلا شا بارک کو یو این ملٹری جینڈر ایڈووکیٹ آف دی ایئر ایوارڈ سے نوازے جانے پر مبارکباد۔ میجر بارک لبنان میں اقوام متحدہ کی عبوری فورس (UNIFIL) میں انگیجمنٹ ٹیم کمانڈر اور جینڈر فوکل پوائنٹ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ اعزاز ان کی مثالی خدمات کا اعتراف ہے جو کہ اقوام متحدہ کے امن کے لیے طویل عرصے سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی یہ کامیابی ان گنت نوجوان ہندوستانیوں کے لیے بھی ایک تحریک ہے، خاص طور پر ہماری بیٹیوں کے لیے، جو قوم اور انسانیت کی خدمت کرنے کی خواہش رکھتی ہیں۔

سورت: جیولری فیکٹری کے ای ٹی پی ٹینک کی صفائی کے دوران زہریلی گیس کی زد میں آنے کے سبب ۴؍افراد کی موت

جیولری صاف کرنے والی ایک فیکٹری میں زہریلی گیس کی زد میں آنے کے سبب 4 افراد کی موت ہو گئی۔ مرنے والوں میں 3 ورکرز اور ایک سپروائزر شامل تھے۔ سورت میں جیولری صاف کرنے والی ایک فیکٹری میں زہریلی گیس کی زد میں آنے کے سبب 4 افراد کی موت ہو گئی۔ مرنے والوں میں 3 ورکرز اور ایک سپروائزر شامل تھے۔ حادثہ اس وقت ہوا جب وہ زیر زمین بنے ای ٹی پی ٹینک کی صفائی کر رہے تھے۔ سب کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ زون-1 کے ڈی سی پی آلوک کمار نے 'آئی اے این ایس' کو بتایا کہ سورت شہر میں جیولری صاف کرنے کی ایک فیکٹری ہے۔ صفائی کے عمل کے بعد نکلنے والا کچرا ایک ٹینک میں جمع کیا جاتا ہے۔ اس ٹینک کی باقاعدگی سے صفائی کی جاتی ہے۔ ڈی سی پی آلوک کمار کے مطابق اتوار کو بھی 3 مزدور اور کمپنی کا ایک سپروائزر ٹینک صاف کرنے گئے۔ صفائی کے دوران ایک مزدور ٹینک میں گر گیا اور بے ہوش ہو گیا۔ باقی 2 مزدور اس کو نکالنے گئے اور وہ بھی بے ہوش ہو گئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سپروائزر کی جانب سے فائر بریگیڈ کو کال کی گئی تھی، لیکن جب تک فائر بریگیڈ کی ٹیم پہنچی تک سپروائزر بھی ٹینک میں گر چکا تھا۔ اس حادثے میں 4 لوگوں کی موت کی بات سامنے آئی ہے۔ سیفٹی ایکوپمنٹ کا استعمال کیا گیا ہے یا نہیں اس کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج سے پتہ چلا ہے کہ کوئی بھی سیفٹی ایکوپمنٹ نہیں پہنا گیا تھا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد مزید دفعات شامل کی جائیں گی۔ ڈویژنل فائر آفیسر رنجیت سنگھ کھاڈیا نے 'آئی اے این ایس' کو بتایا کہ ہمیں صبح 10:22 بجے کال کر کے اطلاع دی گئی کہ ایک شخص ٹینک میں گر گیا ہے۔ حالانکہ موقع پر پہنچنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ یہ ایک انڈسٹریل یونٹ تھی۔ وہاں ایک شخص کے بجائے 4 لوگ اندر موجود تھے۔ یونٹ میں ایک ای ٹی پی (افلوئنٹ ٹریٹمنٹ پلانٹ) ہے، جس کا استعمال را میٹریل کے ویسٹ کو صاف کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

اب بی جے پی کے لیڈران سڑکوں پر سلنڈر لے کر کیوں نہیں بیٹھ رہے؟

گھریلو سلنڈر کی قیمت میں اضافہ پر کھڑگے کا سخت ردعمل

کھڑگے نے کہا کہ گھریلو ایل پی جی کی قیمتوں میں لگی آگ کی لپٹیں عوام کے باورچی خانے کو جھلسانے پر آمادہ ہیں!! مودی حکومت گزشتہ 4 مہینوں میں گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں 89 روپے کا اضافہ کیا ہے۔ کانگریس نے اتوار کو گھریلو گیس کی قیمتوں میں اضافے کو لے کر مودی حکومت پر جم کر حملہ بولا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "گھریلو ایل پی جی کی قیمتوں میں لگی آگ کی لپٹیں عوام کے باورچی خانے کو جھلسانے پر آمادہ ہیں!! مودی حکومت نے گزشتہ 4 مہینوں میں گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں 89 روپے کا اضافہ کیا ہے۔" کانگریس صدر نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں لکھا کہ ہمارے 3 سوال ہیں۔ پہلا سوال انہوں نے یہ کیا کہ "پارلیمنٹ میں مودی جی نے بڑے بڑے دعوے کیے تھے کہ وہ مغربی ایشیا کی جنگ کے پیش نظر 41 ممالک سے ایندھن کی فراہمی کے ذرائع کو متنوع بنا رہے ہیں۔ اس کا کیا ہوا؟ دیہی علاقوں میں آج بھی ایل پی جی کی قلت کیوں ہے؟" دوسرا سوال یہ کیا کہ "2025-26 میں اجولا یوجنا کے تحت 56.5 کروڑ خاندانوں نے صرف ایک بار یا ایک بار بھی ایل پی جی سلنڈر ری فل نہیں کروایا۔ ان میں سے 3.30 کروڑ خاندان ایسے ہیں جنہوں نے ایک بھی سلنڈر ری فل نہیں کروایا۔ یہ تو مغربی ایشیا کے بحران سے پہلے کی بات ہے۔ کیا یہ مودی حکومت کی لوٹ کھسوٹ کا نتیجہ نہیں ہے؟" تیسرا اور آخری سوال ملکارجن کھڑگے نے یہ کیا کہ "مودی جی اور بی جے پی کے لیڈران یو پی اے حکومت کے دوران مہنگائی کے خلاف خوب شور مچاتے تھے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ مودی حکومت کے 12 برسوں میں گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 530 روپے کا اضافہ ہوا ہے؟ اب بی جے پی کے لیڈران سڑکوں پر سلنڈر لے کر کیوں نہیں بیٹھ رہے ہیں؟" قابل ذکر ہے کہ سرکاری تیل کمپنیوں نے ایل پی جی گیس سلنڈر کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ کر دیا ہے۔ 14.2 کلوگرام والے گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 29 روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد دہلی میں اس کی قیمت 913 روپے سے بڑھ کر 942 روپے ہو گئی ہے۔ دہلی میں گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی یہ نئی قیمت آج یعنی 7 جون سے نافذ ہو گئی ہے۔ اس سے قبل یکم جون کو 19 کلوگرام والے کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا گیا تھا۔ تیل کمپنیوں نے کمرشیل ایل پی جی کی قیمت میں 42 روپے کا اضافہ کیا تھا۔

سی بی ایس ای تنازعہ: راہل گاندھی کا مودی حکومت پر حملہ

سارتھک اور نیسرگ کو نوجوانوں کے لیے مثال قرار دیا

نئی دہلی: راہل گاندھی نے سارتھک اور نیسرگ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ دونوں نوجوانوں نے سی بی ایس ای کے آن لائن جانچ نظام سے متعلق سوالات اٹھا کر ایسی حقیقتیں سامنے لائیں جو بڑے میڈیا ادارے بھی نہ لا سکے۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے سی بی ایس ای کے آن لائن مارکنگ نظام (او ایس ایم) سے متعلق بے ضابطگیوں کو اجاگر کرنے والے طالب علم سارتھک سدھانت اور ان کے ساتھی نیسرگ ادھیکاری کی کھل کر تعریف کی ہے۔ انہوں نے دونوں نوجوانوں سے ملاقات کی ویڈیو جاری کرتے ہوئے مودی حکومت کو نشانہ بنایا اور کہا کہ ملک کے نوجوان صرف سوشل میڈیا ویڈیوز بنانے یا معمولی روزگار تک محدود نہیں ہیں بلکہ وہ سوال اٹھانے اور سچائی تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ 18 سالہ سارتھک نے وہ کام کر دکھایا جو بڑے میڈیا ادارے اور تفتیشی صحافی بھی نہیں کر سکے۔ ان کے مطابق سارتھک اور نیسرگ نے سی بی ایس ای کے آن اسکرین مارکنگ نظام سے متعلق کئی سوالات اٹھائے اور ان کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ملاقات کے دوران سارتھک نے بتایا کہ انہیں اس معاملے میں دلچسپی اس وقت پیدا ہوئی جب نیسرگ ادھیکاری، جو خود کو اتھیکل ہیکر بتاتے ہیں، نے سی بی ایس ای کے آن لائن نظام میں موجود کمزوریوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ بعد میں انہوں نے مختلف دستاویزات اور ٹینڈر کی تفصیلات کا مطالعہ کیا اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ لاکھوں طلبہ کے مستقبل سے جڑا نظام اتنا غیر محفوظ کیوں ہے۔ سارتھک نے دعویٰ کیا کہ متعلقہ کمپنی کے انتخاب سے پہلے ٹینڈر کی شرائط کئی مرتبہ تبدیل کی گئیں اور بعض قواعد کو دوبارہ لکھا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ایک 18 سالہ طالب علم نظام میں خامیاں تلاش کر سکتا ہے تو متعلقہ اداروں کو پہلے ہی ان مسائل کی نشاندہی کر لینی چاہیے تھی۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ حفاظتی جانچ مناسب انداز میں نہیں کی گئی جس کے باعث طلبہ کے ڈیٹا اور جوابی کاپیوں کے تحفظ پر سوالات پیدا ہوئے۔

لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کی سیکورٹی بحال کرو، آر جے ڈی کارکنان کا بہار حکومت کو الٹی میٹم

آر جے ڈی کارکن نریندر کمار نے کہا کہ 'جب تک یہ حکومت ہمارے لیڈروں کو پہلے کی طرح سیکورٹی نہیں دے دیتی، ہم ان کی حفاظتی ڈھال کے طور پر یہاں ڈٹے رہیں گے۔'

آر جے ڈی کارکن نریندر کمار نے کہا کہ "جب تک یہ حکومت ہمارے لیڈروں کو پہلے کی طرح سیکورٹی نہیں دے دیتی، ہم ان کی حفاظتی ڈھال کے طور پر یہاں ڈٹے رہیں گے۔" بہار کی سابق وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سپریمو لالو پرساد یادو کی سیکورٹی میں کی گئی تخفیف پر سیاسی وبال بڑھتا جا رہا ہے۔ بہار حکومت کے فیصلے کے خلاف رابڑی دیوی اور تیجسوی یادو نے ہفتہ کو بڑا قدم اٹھاتے ہوئے اپنی سرکاری رہائش گاہ پر تعینات تمام سیکورٹی اہلکاروں کو واپس کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد آر جے ڈی کارکنان کی بڑی تعداد رابڑی دیوی کی رہائش گاہ کے باہر جمع ہو گئی۔ کارکنان کا کہنا ہے کہ جب تک حکومت لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کی سیکورٹی بحال نہیں کرتی، وہ خود اپنے لیڈروں کی حفاظت کریں گے۔ کارکنان کا دعویٰ ہے کہ وہ گزشتہ روز سے مسلسل رہائش گاہ کے باہر موجود ہیں اور 24 گھنٹے سیکورٹی فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ خبر رساں ایجنسی 'آئی اے این ایس' سے بات کرتے ہوئے آر جے ڈی کے حامیوں نے کہا کہ اگر حکومت ان کے لیڈروں کی سیکورٹی بحال نہیں کرتی ہے تو ان کا احتجاج جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے قائدین کی حفاظت کو یقینی بنانا ان کی ترجیح ہے۔ آر جے ڈی کارکن نریندر کمار نے کہا کہ جب تک یہ حکومت ہمارے لیڈروں کو پہلے کی طرح سیکورٹی نہیں دے دیتی، ہم ان کی حفاظتی ڈھال کے طور پر یہاں ڈٹے رہیں گے۔ ہم کل سے یہاں موجود ہیں اور 24 گھنٹے سیکورٹی دینے کے لئے تیار ہیں۔ وہیں دھننجے کمار چندرونشی نے کہا کہ ہم اس وقت تک یہیں رہیں گے جب تک کہ ہمارے لیڈر کی سیکورٹی کو بحال کرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ پچھلے سیکورٹی انتظامات کو بحال کیا جانا چاہیے۔ راجیش کمار یادو نے حکومت کے فیصلے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ہمارے لیڈر کی سیکورٹی ہٹانا ٹھیک نہیں ہے، یہ پہلی بار ہے کہ کسی سابق وزیر اعلیٰ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ کوئی بھی آر جے ڈی کارکن یہ برداشت نہیں کرے گا۔ ہم 48 گھنٹے انتظار کریں گے، پھر بھی اگر سیکورٹی بحال نہیں ہوئی تو ریاست کے مختلف حصوں سے کارکن آ کر ہمارے لیڈروں کی حفاظت کریں گے۔ آر جے ڈی کے ایک اور حامی نتیش کمار نے کہا کہ "ہم یہاں بیٹھ کر اپنے لیڈروں کی حفاظت کرتے رہیں گے جب تک سیکورٹی بحال نہیں ہو جاتی، پہلے کی طرح سیکورٹی بحال کی جانا چاہیے۔" دوسری طرف حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان سیکورٹی میں کی گئی تخفیف پر الزامات تراشیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ آر جے ڈی اس معاملے کو سیاسی انتقام کے طور پر دیکھ رہی ہے۔

ممبئی چیف سکریٹری، حکومت مہاراشٹر اور پولیس کے ڈائریکٹر جنرل

سدانند داتے نے سینئر افسران کے ساتھ ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان سے بات چیت کی

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) پروگرام کے موقع پر معززین کے ذریعہ ہتھیار ڈالنے والے ماؤنوازوں میں مختلف مواد کی تقسیم ،ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان میں بحالی فنڈ کے چیکس کی تقسیم ،ریاستی حکومت ہتھیار ڈالنے والوں کو مرکزی دھارے میں ضم کر کے ہمہ جہت ترقی کے لیے پرعزم ہے۔گڈ چرولی ضلع میں ماؤازم اب تقریباً ختم ہو چکا ہے،اور ضلع کے شہری اب ماؤازم کے خوف سے آزاد ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کی جانب سے 2005 سے اعلان کردہ ہتھیار ڈالنے کی اسکیم کی وجہ سے اور تشدد کی زندگی سے تنگ آکر آج تک کئی سینئر ماؤنواز بشمول شدید ماؤنواز پولیس کے سامنے خودسپردگی کر چکے ہیں۔اس کے ساتھ ہی پولیس فورس کے ذریعہ ہتھیار ڈالنے والے ماؤنوازوں کی بازآبادکاری کی وجہ سے اب تک کل 819 ماؤنوازوں نے گڈچرولی پولیس فورس کے سامنے خودسپردگی کی ہے۔ ہتھیار ڈالنے والے ان ماؤنواز ارکان کی بحالی اور مرکزی دھارے میں شامل کرنے کی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر، 07 جون 2026 کو، چیف سکریٹری، حکومت مہاراشٹر اور ڈائرکٹر جنرل آف پولیس، مہاراشٹرا ریاست نے دیگر سینئر افسران کے ساتھ ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان کے ساتھ بات چیت اور نوجیون وساہت، نیوگاؤں، گڈچرولی میں مختلف مواد کی تقسیم کا اہتمام کیا۔اعلان کردہ ہدف کے مطابق۔مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ، 31 مارچ 2026 تک گڈچرولی ضلع میں ماؤازم تقریباً ختم ہو چکا ہے اور ریاستی حکومت گڈچرولی ضلع میں ترقیاتی کاموں پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ اس کے مطابق، چیف سکریٹری، حکومت مہاراشٹر راجیش اگروال، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس سدانند داتے اور دیگر سینئر افسران نے 06 اور 07 جون 2026 کو گڈچرولی ضلع کا دورہ کیا۔اس موقع پر منعقدہ پروگرام کے دوران، چیف سکریٹری نے ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان سے براہ راست بات چیت کی اور ان کے مسائل اور بازآبادکاری سے متعلق مختلف مسائل کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ اس کے ساتھ، بازآبادکاری کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے ملنے والے فنڈز کے چیکس ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان میں تقسیم کیے گئے۔اس کے علاوہ، ہتھیار ڈالنے والی خواتین کے سیلف ہیلپ گروپ ممبران میں سلائی مشینیں، مردوں کو سپرے پمپ، مختلف اسکیموں کے کارڈ (ای-شرم کارڈ، آدھار کارڈ، پین کارڈ وغیرہ)، اور ڈرائیونگ لائسنس تقسیم کیے گئے۔اس کے علاوہ،

گڈچرولی پولیس فورس کی جانب سے، ہتھیار ڈالنے والے ماؤسٹ ممبر اشوک ماسا ہولی نے کامیاب نس بندی کرائی اور وہ باپ بن گیا، اور معززین کی طرف سے جوڑے میں مختلف گھریلو اشیاء تقسیم کی گئیں۔اس موقع پر چیف سکریٹری، حکومت مہاراشٹر راجیش اگروال نے ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی مختلف بازآبادکاری اسکیموں کا فائدہ اٹھائیں۔انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت سماج کے مرکزی دھارے میں شامل ہو کر خود انحصاری کی زندگی گزارنے کیلئے تمام ضروری تعاون فراہم کرے گی اور حکومت ہتھیار ڈالنے والوں کی ہمہ جہت ترقی کیلئے پابند عہد رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی، گڈچرولی پولیس فورس کی جانب سے ہتھیار ڈالنے والے ارکان کو مختلف بازآبادکاری سرگرمیوں کے ذریعے روزگار، تعلیم، صحت، زراعت اور خود روزگار سے متعلق سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔انہوں نے اپیل کی کہ وہ ان سرگرمیوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور معاشرے میں عزت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔اس کے ساتھ ہی ڈائریکٹر جنرل آف پولیس ایم را ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان کی تعریف کی جنہوں نے تشدد کا راستہ چھوڑ کر امن، ترقی اور ترقی کا راستہ اپنایا اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ اس کے بعد ہتھیار ڈالنے والے ماؤنواز ارکان کے بچوں کے قومی ترانے کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ پروگرام کے موقع پر چیف سکریٹری، حکومت مہاراشٹر، راجیش اگروال، پولیس کے ڈائریکٹر جنرل، مہاراشٹر ریاست، سدانند داتے کمشنر اسٹیٹ انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ شریش جین، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (خصوصی کارروائی) ڈاکٹر چھیرنگ دورجے، انسپکٹر جنرل آف پولیس ناگپور رینج سندیپ پاٹل، ایڈیشنل ڈویژنل کمشنر، ناگپور مادھوی کھوڑے چاورے، کمشنر قبائلی ترقی محکمہ لینا بنسود، ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس گڈچرولی رینج یوگیش کمار گپتا، ضلع کلکٹر گڈچرولی اویشانت پانڈا، ضلع کلکٹر گونڈیا ڈاکٹر منگیش گونڈاولے، پولیس سپرنٹنڈنٹ گڈچرولی ایم رمیش، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اہری ہرش وردھن بی جے، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، گونڈیا ابھے ڈونگرے موجود تھے۔

بیسٹ ڈرائیوروں کی غفلت سے راہگیروں اور مسافروں کی جان کو خطرہ لاحق

گزشتہ ۲/ برس میں ۴۸/ حادثات ہوئے ہیں۔ بیسٹ جنرل منیجر نے حادثات پر قابو پانے کے لئے سبھی بس ڈرائیوروں کو ۴/ ہفتے کی ٹریننگ دینے کا آغاز کیا ہے۔ بیسٹ انتظامیہ کی جانب سے کرایہ پر چلائی جانے والی بسوں اور بیسٹ بس ڈرائیوروں کے انتہائی لاپروائی سے بس چلانے کے سبب شہر اور مضافات میں مسافروں اور راہگیروں کی جان و مال کا خطرہ بڑھتا جارہا ہے۔گزشتہ ایک ماہ میں اکثر بیسٹ بسوں کے ڈرائیوروں کے لاپروائی سے بس چلانے کے سبب مسافروں کو جانی و مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔گزشتہ ماہ یکم مئی سے ۳۱/ مئی کے درمیان کل ۱۰/ سڑک حادثات ہوئے تھے جس میں بسوں میں آگ لگنے کا حادثہ بھی شامل ہے۔بیسٹ انتظامیہ کرایہ پر چلائی جانے والی بسوں میں آگ لگنے اور بس ڈرائیوروں کے ذریعہ لاپروائی سے گاڑی چلانے کا اعتراف بھی کررہا ہے۔ساتھ ہی مسافروں کی حفاظت اور حادثات پر قابو پانے کے مقصد سے ۴/ ہفتوں کی ٹریننگ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔بس ڈرائیوروں کے انتہائی لاپروائی سے بس چلانے اور بسوں میں آگ لگنے کے واقعات سے متعلق بیسٹ کی ترتیب کردہ رپورٹ کے مطابق ۲۵-۲۰۲۶ء میں بس ڈرائیوروں کے لاپروائی اور تیز رفتار بس چلانے سے ہونے والے حادثات میں کل ۲۴/ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ان میں پرائیویٹ کمپنیوں سے کرایہ پر لی گئی بسوں سے ۸۸/ فیصد حادثات ہوئے تھے جن میں کل ۲۱/ مسافروں اور راہگیروں کی موت ہوئی ہے۔

گھاٹکوپر طلائی انجیر اچکوں کو دو پولس اہلکاروں نے فلمی انداز میں پکڑا

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولس کے جانباز پولس کانسٹبل شیخ اور کھرموٹ نے فلمی انداز میں دوڑا کر تین طلائی زنجیر اچکوں کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے گھاٹکوپر پولس اسٹیشن کی حدود میں واقع سرودہ اسپتال کی گلی میں بھیڑ بھاڑ والے مقام پر اسکوٹی پر ٹرپل سیٹ پر تین اچکوں نے یہاں چھل ۲۶ سالہ معمر خاتون کملا دیوی دوشی جین مندر میں درشن کے بعد اپنے گھر کی جانب گزر رہی تھی کہ ان کے گلے سے تین نامعلوم افراد نے اسکوٹی پر سوار طلائی زنجیر چھین لی اور فرار ہو گئے اس دوران کانسٹبل شیخ اور کھرموٹ نے اسکوٹی پر سوار لٹیروں کا تعاقب کیا اور انہیں پکڑنے میں کامیابی حاصل کر لی ان کے قبضے سے ایک سے زائد کی طلائی زنجیر بھی برآمد کر لی ہے ان کی گرفتاری سے ۲ طلائی زنجیر چوری کا گھاٹکوپر اور ایک موبائل چوری کا ساکی ناکہ جرم کا بھی انکشاف ہوا۔ پولس نے اس معاملہ میں مزید تفتیش شروع کردی ہے دونوں پولس اہلکاروں کی سوشل میڈیا پر ستائش بھی کی جارہی ہے سی سی ٹی وی فوٹیج میں یہ واضح نظر آتا ہے کہ کس طرح سے دونوں نے تعاقب کر کے چوروں کو دھر دبوچا۔ پولس مزید تفتیش کر رہی ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر، ایڈیشنل پولس کمشنر دھننجے کلکرنی، ڈی سی پی گنیش شندے نے انجام دیا ہے۔

تارڈیو میں کنسرٹ میں پراسرار نوجوان کی موت

ڈرگس کے استعمال کا شبہ، اے ڈی آر درج، تفتیش میں مصروف ڈی سی پی جنیت مینا

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر) گوریگاؤں نیسکو کنسرٹ میں ڈرگس منشیات فراہمی کے بعد اب تارڈیو میں ایک واقعہ سامنے آیا ہے جہاں ایک ۲۸ سالہ نوجوان کی کنسرٹ کے دوران پراسرار موت واقع ہوگئی ابتدائی تفتیش کے بعد پولس نے اے ڈی آر کا کیس درج کرلیا ہے اس کی رپورٹ میں یہ واضح نہیں ہوا ہے کہ اس نے ڈرگس یا کون سی نشہ آور شے کا استعمال کیا تھا۔اس کے ساتھ ہی ایک خاتون کی بھی طبیعت خراب ہوگئی تھی اس معاملہ میں ڈی سی پی جنیت مینا نے بتایا کہ ایک حادثاتی موت کی رپورٹ (ADR(ADR نمبر 2026/17 کل تاردیو پولیس اسٹیشن میں ایک 28 سالہ نوجوان کی موت کے حوالے سے درج کی گئی تھی، جسے بریچ کینڈی اسپتال میں مردہ لایا گیا تھا۔ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ متوفی نے این ایس سی آئی ڈوم ورلی میں منعقدہ ایک کنسرٹ میں شرکت کی تھی ایونٹ کے دوران، مبینہ طور پر اسے طبی ایمرجنسی کا سامنا کرنا پڑا اور اسے کنسرٹ کے مقام سے

ایمبولینس کے ذریعے بریچ کینڈی ہسپتال لے جایا گیا، جہاں اسے مردہ قرار دیا گیا اسی کنسرٹ کے دوران ایک الگ واقعے میں، 31 سال کی ایک اور خاتون نے خرابی صحت کی شکایت کی اور اسے طبی علاج کے لیے جسلوک اسپتال منتقل کیا گیا۔ اسے ضروری طبی امداد ملی اور فی الحال اس کی حالت مستحکم بتائی جاتی ہے۔ پوچھ گچھ کے مطابق اور اس کے بیان کے مطابق اس نے اس دوران الکحل اور انرجی ڈرنکس پی رکھی تھیں۔ استعمال شدہ منشیات کا کوئی مادہ ظاہر نہیں کیا گیا متوفی کی موت کے حوالے سے مزید تفتیش جاری ہے۔ کنسرٹ کے سی سی ٹی وی کیمروں اور دیگر الیکٹرانک آلات کی جانچ بھی جاری ہے۔

ممبئی کرلا ساکی ناکہ میں پائپ لائن پھٹنے سے پانی فراہمی بند، پانی کیلئے ہاہا کار

ٹینکروں اور بند بوتل پانی فراہمی سے موقع پرستوں کی چاندی، زائد قیمتوں میں پانی فراہمی کا الزام، پولس الرٹ، رات تک پانی فراہمی بحالی کی امید

ممبئی: ممبئی ساکی ناکہ ۹۰ فٹ روڈ پر کھدائی کے دوران پانی پائپ لائن پھٹنے کے سبب کرلا سمیت اطراف کے علاقوں میں پانی فراہمی مکمل طور پر بند ہونے کی وجہ سے ہر جگہ پانی کے لئے ہاہا کار مچا ہوا ہے بوتل بند پانی بھی زائد قیمتوں میں فروخت کیا جارہا ہے دوگنا زائد قیمت پر پانی کی بوتلیں فروخت کئے جانے کی شکایت موصول ہونے کے بعد کرلا پولس اسٹیشن کے سنیئر پولس انسپکٹر وکاس مہمکر نے پولس اہلکاروں کو ضروری ہدایت دیتے ہوئے ایسے افراد کے خلاف کارروائی کا حکم جاری کیا ہے اس کے علاوہ ٹینکروں کی بھی کالا بازاری شروع ہوگئی دو ہزار کے ٹینکر کے لئے ۷ ہزار روپیہ وصول کیا جارہا ہے اتنا ہی نہیں اس کے باوجود ٹینکر میسر نہیں ہے گزشتہ شب سے ہی سائٹ پر جنگی پیمانے پر بی ایم سی کا عملہ کام میں مشغول ہے اور آج رات تک کام مکمل ہونے کے بعد پانی سپلائی بحال ہونے کی امید ہے۔ساکی ناکہ میں پائپ لائن پھٹنے کے بعد اشرف اعظمی نے گزشتہ شب بھر وہاں حاضر رہ کر کام کا جائزہ لیا اشرف اعظمی نے بتایا کہ پائپ لائن پھٹنے کے بعد وہ اس

مسئلہ پر قصورواروں پر ایف آئی آر درج کرنے کا بھی مطالبہ کر چکے ہیں کیونکہ کھدائی کام مکمل طور پر بند کرنے کا حکم میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے جاری کیا تھا حکم عدولی کرتے ہوئے مذکورہ بالا کمپنی اور ٹھیکیدار نے کھدائی کو انجام دیا جس کے سبب یہ ہنگامی حالات پیدا ہو گئے ہیں انہوں نے بتایا کہ یہ لاپرواہی ہے اور اس کے خلاف قانونی کارروائی ضروری ہے اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ٹینکر اور پانی فراہمی کا عارضی انتظام کرنے میں بھی بی ایم سی انتظامیہ کو کام کرنے کی ضرورت ہے اس کے ساتھ اشرف اعظمی نے کہا کہ ایسے حالات میں کوئی موقع کا فائدہ نہ اٹھائیں اور پولس انتظامیہ کو بھی اس پر خاص نظر رکھنی چاہیے اگر کوئی زائد قیمتوں پر ٹینکر یا پانی سپلائی کرتا ہے تو اس پر کارروائی بھی کرنی چاہیے انہوں نے کہا کہ بی ایم سی کا عملہ واٹر ڈیپارٹمنٹ فعال ہے اور شام تک پانی سپلائی بحالی کی امید ہے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مضطرب نہ ہو اور پانی کیلئے ہاہا کار نہ کریں کیونکہ پانی سپلائی کی بحالی کے لیے کام جاری ہے اور جلد ہی کام مکمل کرلیا جائے گا۔این سی پی لیڈر کپتان ملک نے کہا کہ شام تک پانی سپلائی کی بحالی کی امید ہے بی ایم سی عملہ گزشتہ شب سے ہی سرگرم عمل ہے لیکن جس طرح سے پانی سپلائی منقطع ہونے سے عوام کو پریشانی کا سامنا ہے ایسے میں بی ایم سی کو ٹینکر سمیت دیگر ذرائع سے پانی سپلائی کو یقینی بنانا چاہیے یہ مطالبہ بھی کپتان ملک نے کیا ہے۔کرلا میں پانی سپلائی منقطع ہونے کے سبب عوام بے حال ہے موٹر سائیکلوں پر بند بوتلیں پانی کا ذخیرہ جمع کرنے پر مجبور ہے فی کس پانی کی ۱۲ بوتلیں پہلے ۹۰ روپے میں میسر تھی اب یہی بوتلیں ۱۵۰ روپیہ میں فراہم ہو رہی ہے جس سے عوام پریشان ہے اور عوام کا غصہ ابل پڑا ہے موقع پرستوں نے ہنگامی حالات اور لوگوں کی پریشانیوں کا فائدہ اٹھانا بھی شروع کر دیا ہے۔

امیدواروں کے نام واپس لینے پر آپسی نوک جھونک

ودھان پریشد الیکشن میں مہاوکاس اگھاڑی کے امیدواروں کے آخری دن پرچہ واپس لینے پر مہایوتی کے ۶/ امیدوار بلا مقابلہ الیکشن جیت گئے جو کہ مہاوکاس اگھاڑی کیلئے ایک بہت بڑا جھٹکا ہے۔اب اس تعلق سے مہاوکاس اگھاڑی میں نوک جھونک شروع ہوگئی ہے۔کانگریس کے سینئر لیڈر بالا صاحب تھورات نے اس رویے پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ" ہمارے پاس ووٹوں کی تعداد نہیں تھی اس لئے ہم نے نام واپس لے لیا۔" این سی پی (شرد) کی کارگزار صدر سپریہ سلے نے بھی پونے کے تعلق سے کچھ ایسا ہی بیان دیا ہے جس پر تھورات نے ان پر طنز کیا ہے۔یاد رہے کہ مہاوکاس اگھاڑی امیدواروں نے ناسک اور پونے سیٹ پر بھی پرچہ واپس لے لیا ہے جس پر بالا صاحب تھورات ناراض ہیں۔ کانگریس اور شیوسینا (ادھو) نے اپنے ان امیدواروں کو پارٹی سے نکال دیا ہے جنہوں نے ودھان پریشد الیکشن کا میدان چھوڑ کر مہایوتی کیلئے راستہ صاف کردیا لیکن پونے سے نام واپس لینے والے این سی پی (شرد) کے امیدوار شری کانت پاٹل پر اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے بلکہ پارٹی کی کارگزار صدر سپریہ سلے نے اپنے امیدوار کا دفاع کیا۔انہوں نے کہا "ودھان پریشد الیکشن میں کوئی رنگت دکھائی نہیں دے رہی ہے۔لوک سبھا اور ودھان سبھا الیکشن کی طرح اس الیکشن میں جمہوریت کا وہ جوش دکھائی نہیں دے رہا ہے۔" انہوں نے کہا" اس میں بڑے پیمانے پر گھوڑ بازاری (امیدواروں کی خرید وفروخت) ہو رہی ہے۔ یہ گھوڑ بازاری ہونے کے آثار دکھائی دے رہے تھے اسی لئے مہاوکاس اگھاڑی نے پونے سے اپنے امیدوار کا نام واپس لے لیا۔" ایک طرح سے سپریہ سلے نے یہ اعتراف کیا کہ پونے سے امیدوار نے اپنا نام ان کی مرضی سے واپس لیا ہے۔ سپریہ سلے کے اس بیان نے سیاسی حلقوں میں کھلبلی مچادی ہے۔کانگریس کے اندر اس رویے کے سبب سخت ناراضگی ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر بالا صاحب تھورات نے ناسک میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے سپریہ سلے کا نام لئے بغیر کہا "امیدواروں کی دستبرداری کے بعد مہاوکاس اگھاڑی میں ناراضگی کا ڈرامہ چل رہا ہے۔بی جے پی نے جمہوریت کو زیب نہ دینے والا راستہ اختیار کرکے بہت سے امیدواروں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا ہے، یہ غیر جمہوری طریقہ ہے۔لیکن ہمارے درمیان بھی کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو کہہ رہے ہیں کہ اگر ہمارے پاس ووٹوں کی خاطر خواہ تعداد نہیں ہے تو پھر الیکشن کیوں لڑیں؟" صرف کانگریس نہیں بلکہ شیوسینا (ادھو) نے بھی اس پر ناراضگی ظاہر کی ہے۔ پارٹی لیڈر ونسنت مورے کا کہنا ہے کہ اگر امیدواروں کے نام واپس لینے کے تعلق سے آپس میں گفتگو ہوئی تھی تو اس کا علم ہمیں کیوں نہیں ہے؟ حتیٰ کہ ہمارے سینئر لیڈروں کو بھی اس تعلق سے کچھ نہیں معلوم انہوں نے واضح طور پر الزام لگایا کہ "این سی پی نے ہمارے ساتھ دو بار دغا کی ہے۔ایک بار میونسپل الیکشن میں اور دوسری بار ودھان پریشد الیکشن میں۔

حکومت جن لوگوں سے ڈرتی ہے ان کے خلاف کارروائی شروع کردیتی ہے

کانگریس لیڈر نانا پٹولے کی مودی حکومت پر تنقید، کہا "حکومت نے ملک کو ۲/ لوگوں کے ہاتھوں بیچ ڈالا ہے

ملک کے موجودہ حالات پر کانگریس لیڈر نانا پٹولے نے وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی کو کھل کر تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی اور بی جے پی حکومت جن لوگوں سے ڈرتی ہے اُن کے خلاف کارروائی شروع کردیتی ہے۔ انہیں مختلف طریقوں سے ڈرایا جاتا اور گھروں میں نظر بند رکھا جاتا ہے۔ پٹولے نے کہا کہ" اب ایک اور نئی کاکروچ جنتا پارٹی حکومت کے لئے ڈر بن گئی ہے۔" نانا پٹولے سنیچر کو ناگپور میں میڈیا سے بات کرر ہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے ملک بیچ دیا ہے، ملک کو معاشی اور اقتصادی طور پر برباد کردیا ہے۔ جب سے مودی حکومت آئی ہے تب سے روپے کی قدر میں کمی آئی ہے۔ بی جے پی حکومت نے ملک کو امریکہ سمیت دو لوگوں کو بیچ دیا ہے۔" پٹولے نے کہا" حکومت نے بہار اور مغربی بنگال میں لوگوں کو ووٹ کے حق سے دور رکھنے کا کام کیا۔ایس آئی آر میں ایک مخصوص سماج کے ناموں کو خارج کرنا غلط ہے۔اگر کسی ایسے شخص کا نام جو وہاں نہیں رہتا یا فوت ہو چکا ہے اس کا نام ووٹر لسٹ سے حذف کردیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن جان بوجھ کر کسی ایک خاص سماج کے لوگوں کے نام ہٹانا درست نہیں۔ نانا پٹولے نے کہا کہ مرکز میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد اس نے اپوزیشن جماعتوں کو ختم کرنے کی کوشش شروع کردی ہے۔ انہوں نے ان جماعتوں کو بھی ختم کردیا ہے جو ان کے ساتھ تھیں۔ یہ جمہوریت کیلئے خطرناک ہے۔ عوامی رائے کا احترام کرنا حکومت کا کام ہے۔لیکن حکومت نے مہاراشٹر میں شیوسینا کو بھی دو حصوں میں تقسیم کردیا، این سی پی کو تقسیم کردیا اور اب ممتا بنرجی کی پارٹی کو بھی دو حصوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مغربی بنگال میں ان کی پارٹی کو ختم کرنے کا کام جاری ہے۔ بی جے پی جمہوریت مخالف ہے۔عوام کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ" سنجے راؤت

نے مختلف امیدواروں کے قانون ساز کونسل کے انتخابات سے دستبردار ہونے کی وجہ بتائی ہے۔ یہ حکومت کرپٹ حکومت ہے۔ اگر بی جے پی نے قانون ساز کونسل کے انتخابات میں خرید و فروخت کی ہے تو یہ غلط ہے۔" انہوں نے کہا" بی جے پی ووٹروں کو خریدنے، انہیں دھمکانے اور گینگسٹر راج لانے کیلئے کام کر رہی ہے۔ بی جے پی کو لگتا ہے کہ اُس نے بہت زیادہ طاقت حاصل کرلی ہے، جس کا اُسے بہت زیادہ غرور ہے۔ اسلئے بی جے پی مستقل طور پر اقتدار میں رہنے کیلئے مذہب وذات پات کی سیاست کر رہی ہے۔ نانا پٹولے نے مہنگائی بے روزگاری اور پیپر لیک جیسے موضوعات پر بھی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ کاکروچ جنتا پارٹی نوجوانوں میں پیدا ہو رہے غصے کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے جس سے حکومت کو ڈر لگ رہا ہے۔

امریکا ایران مذاکرات ڈیل کے قریب، اسرائیل پاکستان کی ثالثی سے ناخوش

ممبئی: ممبئی میں اسرائیل کے قونصل جنرل یانیو ریواچ نے ہفتے کے روز کہا کہ وہ ایران کے خلاف امریکہ اسرائیل جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات میں ثالثی کرنے کے پاکستان کے کردار سے خوش نہیں ہیں۔ریواچ نے صحافیوں کے ساتھ بات چیت میں کہا کہ فریقین اب ایک معاہدے کے قریب ہیں۔جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، اس وقت جنگ بندی ہے اور امریکیوں اور ایرانیوں کے درمیان ثالثوں کے ذریعے مذاکرات جاری ہیں جو پاکستانی ہیں۔ یقیناً ہم خوش نہیں ہیں کہ پاکستانی ثالثی کر رہے ہیں، لیکن اس وقت صورتحال یہی ہے۔" ریواچ نے مزید کہا کہ "پچھلے دو ہفتوں سے بات چیت جاری ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے سے ہی ہے، ہم ایک معاہدے پر دستخط کرنے کے قریب ہیں۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ کچھ تبدیلیاں ہیں جو امریکیوں اور ایرانیوں نے کرنے کو کہا ہے۔ اور امید ہے کہ اگلے ہفتے ہمیں بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ معاہدے کا دائرہ کار کیا ہے اور اس پر عمل کیسے کیا جائے گا۔ اس سے پہلے دن میں، امریکی سینٹرل کمانڈ نے کہا تھا کہ امریکی افواج نے ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز اور خلیجی پڑوسیوں کی طرف داغے گئے متعدد ایرانی بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز کو روک دیا۔ ایران نے کویت اور بحرین کی طرف سات بیلسٹک میزائل داغے جب کہ امریکی سینٹرل کمانڈ نے آبنائے ہرمز کی طرف چار ایرانی یک طرفہ حملہ کرنے والے ڈرون مار گرائے۔ حملہ ڈرونز نے علاقائی سمندری ٹریفک کے لیے فوری خطرہ لاحق کر دیا۔ اس کے بعد امریکی افواج نے مزید سمندری حملوں سے بچاؤ کے لیے گوروک اور جزیرہ قشم میں ایرانی ساحلی نگرانی کے ریڈار سائٹس کو نشانہ بنایا۔

سمردھی کی پاٹھ شالا "ورکشاپ کا انعقاد

کسانوں کو آبی انتظام اور جدید آبپاشی تکنیکوں کی معلومات فراہم

جلگاؤں : بدلتے ہوئے موسمی حالات اور زرعی شعبے کو درپیش چیلنجوں کے پیش نظر مرکزی وزارتِ جل سنرکشن (آبی وسائل) اور تاپی پاٹ بندھارے وکاس مہامنڈل کے مشترکہ اشتراک سے جلگاؤں ضلع کے نصیر آباد میں "سمردھی کی پاٹھ شالا" مہم کے تحت ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔اس موقع پر واگھور بائیں نہر، اسودہ، بھادلی اور اطراف کے علاقوں کے کسانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ورکشاپ کا مقصد کسانوں کو پانی کے مؤثر انتظام، آبی تحفظ اور جدید آبپاشی نظام کی اہمیت سے روشناس کرانا تھا۔ ماہرین نے بتایا کہ دستیاب آبی وسائل کا سائنسی اور منصوبہ بند استعمال زرعی پیداوار میں نمایاں اضافہ کرسکتا ہے۔اس دوران پانی کی بچت، فصلوں کے مطابق آبپاشی منصوبہ بندی اور مائیکرو اریگیشن نظام پر خصوصی رہنمائی فراہم کی گئی۔تقریب میں مرکزی وزارتِ آبی وسائل کے سینئر افسر اشوک جیپے، محکمہ آبی وسائل کے سپرنٹنڈنگ انجینئر گوپال مہاجن، ایگزیکٹو انجینئر اُتم دما ہے، سینئر سائنسداں ڈاکٹر جڈے اور تاپی پاٹ بندھارے وکاس مہامنڈل کے دیگر افسران موجود تھے۔اشوک جیپے نے اپنے خطاب میں کہا کہ روایتی آبپاشی طریقوں کے مقابلے میں پریشر پائپ اریگیشن نظام زیادہ مؤثر اور پانی بچانے والا طریقہ ہے۔اس سے پانی کی ترسیل میں ہونے والے نقصان میں کمی آتی ہے، بخارات اور رساؤ کم ہوتا ہے اور ضرورت کے وقت فصلوں کو مناسب مقدار میں پانی ملنے سے پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ماہرین نے زور دیا کہ موسمیاتی تبدیلیوں کے تناظر میں پانی کے تحفظ اور جدید آبپاشی تکنیکوں کو اپنانا وقت کی اہم ضرورت بن چکا ہے۔ "سمردھی یوجنا" کے ذریعے پانی کے استعمال کو مزید مؤثر بنایا جاسکتا ہے، جس سے کم پانی میں بھی بہتر پیداوار حاصل کرنے میں کسانوں کو مدد ملے گی۔ ورکشاپ کے دوران کسانوں نے مختلف موضوعات پر سوالات کیے اور ماہرین سے رہنمائی حاصل کی۔ کوآرڈینیٹر انکیتا پانڈے، ڈاکٹر انیل پنڈت اور دیگر ماہرین نے جدید زراعت اور آبپاشی سے متعلق مفید معلومات فراہم کیں۔ آخر میں کسانوں نے اس اقدام کو سراہتے ہوئے اسے زرعی ترقی اور پانی کے بہتر استعمال کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔

مالیگاؤں میں ڈلیوری کے دوران مبینہ طبی لاپروائی کا ہولناک الزام

۲۹/ سالہ خاتون اور نومولود کی دردناک موت، بچے کی لاش تھیلے میں رکھنے کا الزام، ماں تڑپتی رہی اور زندگی کی بازی ہار گئی، متاثرہ خاندان کا انصاف کا مطالبہ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر ایک ایسے افسوسناک اور دل دہلا دینے والے واقعے سے دوچار ہوا ہے جس نے نہ صرف متاثرہ خاندان بلکہ پورے شہر کو غم و غصے اور تشویش میں مبتلا کردیا ہے۔ ڈلیوری کے دوران مبینہ طبی لاپروائی کے نتیجے میں 29 سالہ خاتون نور جہاں اور اس کے نومولود بچے کی المناک موت نے طبی نظام پر کئی سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ واقعے کے بعد اہلِ خانہ کی جانب سے سامنے آنے والے الزامات نے معاملے کو مزید سنگین اور حساس بنا دیا ہے، جس کے بعد شہر بھر میں شدید بحث و مباحثہ شروع ہو گیا ہے۔ متوفیہ نور جہاں گزشتہ کئی ماہ سے کماپورہ علاقے میں واقع صدیقی میٹرنٹی ہوم میں زیرِ علاج تھی۔ اہلِ خانہ کے مطابق تقریباً پانچ ماہ سے ڈاکٹر کی نگرانی میں باقاعدہ معائنے اور علاج کا سلسلہ جاری تھا اور انہیں امید تھی کہ زچگی کا مرحلہ بخیر و عافیت مکمل ہوگا۔ تاہم قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔نور جہاں کو زچگی کے لیے دواخانے میں داخل کرایا گیا جہاں ڈاکٹر کی جانب سے خون کی کمی یعنی انیمیا کی شکایت بتائی گئی، لیکن اہلِ خانہ کا الزام ہے کہ اس صورتحال کے باوجود مطلوبہ احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں اور نہ ہی بروقت مؤثر طبی امداد فراہم کی گئی۔ متاثرہ خاندان کے مطابق ڈلیوری کے دوران صورتحال بگڑتی چلی گئی۔ پہلے نومولود بچے کی موت واقع ہوئی اور پھر نور جہاں کی حالت انتہائی تشویشناک ہوگئی۔ اہلِ خانہ کا دعویٰ ہے کہ اس نازک مرحلے میں بھی مطلوبہ طبی توجہ نہیں دی گئی جس کے نتیجے میں ایک جوان خاتون کی زندگی کا چراغ گل ہوگیا۔ خاندان کے افراد کا کہنا ہے کہ اگر بروقت علاج اور مناسب طبی نگرانی فراہم کی جاتی تو شاید آج ماں اور بچہ دونوں

زندہ ہوتے۔ معاملے نے اس وقت مزید خوفناک رخ اختیار کرلیا جب اہلِ خانہ نے الزام عائد کیا کہ نومولود بچے کی لاش کو انتہائی غیر مناسب اور غیر انسانی انداز میں ایک تھیلے میں رکھا گیا۔ اس منظر کو دیکھ کر خاندان کے افراد صدمے سے نڈھال ہو گئے اور دواخانے میں کہرام مچ گیا۔ اہلِ خانہ کا کہنا ہے کہ ایک ماں کے پیٹ سے جنم لینے والے معصوم بچے کے ساتھ ایسا سلوک انسانیت کی تذلیل کے مترادف ہے۔ متوفیہ کی والدہ شہناز بانو نے روتے ہوئے بتایا کہ ان کی بیٹی کی حالت بگڑنے کے باوجود دواخانے کی جانب سے انہیں مناسب رہنمائی نہیں دی گئی۔ بعد ازاں انہیں دواخانے سے منتقل ہونے کا مشورہ دیا گیا۔ اہلِ خانہ کے مطابق ایک رکشا ڈرائیور کی مدد سے شدید تشویشناک حالت میں نور جہاں کو اقرا ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہاں بیڈ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے مزید وقت ضائع ہوا۔ بعد ازاں سول ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد نور جہاں کو مردہ قرار دے دیا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی خاندان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور ہسپتال کا ماحول آہ و بکا سے گونج اٹھا۔ واقعے کی خبر پھیلتے ہی علاقے میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ بڑی تعداد میں شہری اور سماجی کارکن متاثرہ خاندان سے اظہارِ ہمدردی کے لیے پہنچے۔ معروف سماجی کارکن شفیق اینٹی کرپشن نے موقع پر پہنچ کر واقعے کی تفصیلات حاصل کیں اور شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر الزامات درست ثابت ہوتے ہیں تو یہ صرف طبی غفلت نہیں بلکہ انسانیت کو شرمسار کرنے والا انتہائی سنگین معاملہ ہے۔ انہوں نے متاثرہ خاندان کو ہر ممکن قانونی معاونت فراہم کرنے کا یقین دلایا اور مطالبہ کیا کہ حقائق کو چھپانے کے بجائے شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کی جائیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

خلیجی ممالک کے جنگی نقصان کی تلافی کیلئے ایرانی اثاثوں کے استعمال پر غور

امریکہ خلیجی ممالک کے جنگی نقصان کی تلافی کیلئے ایرانی اثاثے استعمال کرنے پر غور کررہا ہے یہ پیشرفت جاری امن مذاکرات میں نئی کشیدگی پیدا کرسکتی ہے، کیونکہ ایران کے سپریم لیڈر کے مشیر محسن رضائی نے حال ہی میں کہا تھا کہ امن معاہدے کا انحصار امریکہ کی جانب سے منجمد کئے گئے ایرانی اثاثے جاری کرنے پر ہوگا

امریکہ خلیجی ممالک کے جنگی نقصان کی تلافی کیلئے ایرانی اثاثے استعمال کرنے پر غور کررہا ہے، یہ پیشرفت جاری امن مذاکرات میں نئی کشیدگی پیدا کرسکتی ہے، کیونکہ ایران کے سپریم لیڈر کے مشیر محسن رضائی نے حال ہی میں کہا تھا کہ امن معاہدے کا انحصار امریکہ کی جانب سے منجمد کئے گئے ایرانی اثاثے جاری کرنے پر ہوگا۔ خبر رساں ادارے رائٹرز نے سینیچر کو ایک ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ امریکہ مستقبل میں ایران کی طرف سے خلیجی ممالک پر ممکنہ حملوں سے ہونے والے نقصانات کی تلافیکے لیے ایرانی اثاثے استعمال کرنے پر غور کررہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، امریکی حکومت ایرانی اثاثوں کو خلیجی ریاستوں کی جانب اس طرح سے منتقل کرنے کے طریقے تلاش کر رہی ہے تاکہ ایران کی فوجی کارروائیوں سے ہونے والے نقصانات کے بعد تعمیر نو اور مرمت کا کام کیا جا سکے۔ ذرائع نے بتایا کہ امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے ایک ٹیم کو ہدایت بھی دی ہے کہ وہ ایران کی طرف سے خلیجی اتحادیوں کو پہنچائے گئے نقصانات کی لاگت کا جائزہ لے۔ امریکہ ان مرمتوں کی ادائیگی کے لیے بھی ایرانی اثاثے استعمال کرنے پر غور کرسکتا ہے۔ واضح رہے کہ ۲۸ مئی کو امریکہ اور اسرائیل نے مشترکہ طور پر ایران پر حملے کا آغاز کیا تھا، جس کے جواب میں ایران نے خلیجی ممالک میں واقع امریکی فوجی اڈوں، تنصیبات اور اسرائیل کو میزائل اور ڈرون سے نشانہ بنایا۔ اس سے قبل ایران نے خطے کے تمام ممالک کو کھلی وارننگ جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ جس ملک کی سرزمین ایران کے خلاف حملوں کیلئے استعمال ہوگی، اس کو نشانہ بنایا جائے گا۔ بعد ازاں امریکہ نے کویت، بحرین، متحدہ عرب امارات، سعودی عربیہ، قطر میں موجود اپنی فوجی اڈوں کا استعمال کرتے ہوئے ایران کے شہروں، اور تیل کی تنصیبات پر حملے کئے، جس کے جواب میں ایران نے ان تمام ملکوں میں موجود امریکی فوجی اڈوں کو تباہ کردیا۔ بعد ازاں پاکستان، ترکی اور قطر کی کوششوں سے ایران اور امریکہ کے مابین عارضی جنگ بندی عمل میں آئی، تاہم مذاکرات میں تعطل برقرار ہے، جس کی وجہ ایرانی شرائط ہیں، جنہیں امریکہ نے مسترد کردیا، انہیں شرائط میں ۲۴ ربلین ڈالر کے منجمد ایرانی اثاثوں کو جاری کرنا بھی تھا۔ اس کے برخلاف ان اثاثوں سے ایرانی حملوں سے ہونے والے نقصان کی تلافی کا امریکی فیصلہ ایران کو مزید مشتعل کردے گا۔ امریکی حکومت خلیجی ممالک میں ایرانی حملوں سے ہونے والے جنگی نقصانات کے ازالے اور تعمیر نو کے لیے ایران کے منجمد اثاثوں کو استعمال کرنے پر سنجیدگی سے غور کررہی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے اپنی ایک خصوصی ٹیم کو یہ ہدف دیا ہے کہ وہ خلیجی اتحادی ممالک (جیسے کویت اور بحرین) کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصانات کا تفصیلی تخمینہ لگائے تاکہ ایران کے فنڈز سے اس کی تلافی کی جا سکے۔ امریکہ ایران کے تقریباً 24 ارب ڈالر کے منجمد اثاثوں کو خلیجی اتحادیوں کو منتقل کرنے یا ان کی بحالی پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ امریکی محکمہ خزانہ نہ صرف حالیہ جنگ کے دوران پہنچنے والے نقصانات کا جائزہ لے رہا ہے، بلکہ مستقبل میں ہونے والی ممکنہ تباہی کے ازالے کے لیے بھی ان اثاثوں کو استعمال کرنے کی حکمت عملی بنا رہا ہے۔

چینی فوجی انٹیلی جنس کی جاسوسی سرگرمیوں میں اضافہ ورہا ہے

ایف بی آئی اور ایم آئی فائیو کا انتباہ

واشنگٹن: امریکی وفاقی تحقیقاتی ادارے (FBI) اور برطانیہ کی داخلی انٹیلی جنس ایجنسی (MI5) نے مغربی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ چینی فوجی انٹیلی جنس ادارے آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے حساس معلومات رکھنے والے افراد کو نشانہ بنانے کی اپنی کوششوں میں تیزی لارہے ہیں۔ یہ انتباہ امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ پر مشتمل فائیو آئیز انٹیلی جنس اتحاد کی جانب سے جاری مشترکہ بلیٹن کے بعد سامنے آیا ہے۔ حکام کے مطابق چینی انٹیلی جنس سے منسلک عناصر پیشہ ورانہ نیٹ ورکنگ ویب سائٹس اور آن لائن ملازمت پلیٹ فارمز پر جعلی بھرتی کنندگان، مشیروں اور تحقیقی اداروں کا روپ دھار کر فوجی اہلکاروں، سرکاری ملازمین، سفارتی ماہرین، دفاعی تجزیہ کاروں، صحافیوں اور تھنک ٹینک سے وابستہ افراد سے رابطہ کرتے ہیں۔ فائیو آئیز کے مشترکہ بلیٹن ''سیف گارڈنگ آور سیکرٹس'' میں کہا گیا ہے کہ چینی انٹیلی جنس افسران جعلی کمپنیوں اور فرضی کنسلٹنسی اداروں کے ذریعے طویل المدتی تعلقات قائم کرتے ہیں اور بعدازاں حساس یا غیر عوامی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض صورتوں میں افراد کو تحقیقی رپورٹس یا تجزیاتی نوٹس تیار کرنے کے عوض مالی معاوضہ بھی دیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق آن لائنپلیٹ فارمز اس مقصد کے لیے استعمال کیے جارہے ہیں۔ ابتدائی رابطے بظاہر جائز ملازمت یا مشاورتی مواقع کی صورت میں ہوتے ہیں، تاہم وقت کے ساتھ ساتھ معلومات کے مطالبات زیادہ حساس نوعیت اختیار کرلیتے ہیں۔ برطانوی سیکیورٹی وزیر ڈین جاروس نے کہا کہ یہ مشترکہ انتباہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اتحادی ممالک چینی جاسوسی سرگرمیوں کو ایک سنجیدہ قومی سلامتی چیلنج کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حساس معلومات تک رسائی رکھنے والے افراد کو غیر معمولی احتیاط برتنی چاہیے۔ دوسری جانب چین نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں بے بنیاد قرار دیا ہے۔ چینی حکام کا مؤقف ہے کہ بیجنگ ہر قسم کی جاسوسی اور سائبر حملوں کی مخالفت کرتا ہے اور مغربی ممالک کی جانب سے لگائے گئے الزامات حقائق پر مبنی نہیں ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق فائیو آئیز اتحاد کی جانب سے اس نوعیت کا غیر معمولی اور مشترکہ انتباہ اس بات کا اشارہ ہے کہ مغربی ممالک چین کی انٹیلی جنس اور اثر ورسوخ کی سرگرمیوں کو اپنے دفاعی، سائنسی اور حکومتی اداروں کے لیے بڑھتا ہوا خطرہ تصور کررہے ہیں۔

تائیوانی پارلیمان کا بیجنگ کے سفارتی دباؤ کے خلاف متفقہ قرارداد منظور

تائی پے: تائیوان کی پارلیمان نے بیجنگ کے بڑھتے ہوئے سفارتی دباؤ اور بین الاقوامی سطح پر تائیوان کو تنہا کرنے کی کوششوں کے خلاف متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کرلی ہے۔ قرارداد میں عالمی برادری سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ تائیوان کی بین الاقوامی شرکت اور اس کے جمہوری حقوق کی حمایت کی جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ چین مختلف ممالک، بین الاقوامی اداروں اور سیاسی شخصیات پر دباؤ ڈال کر تائیوان کی سفارتی اور بین الاقوامی سرگرمیوں کو محدود کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ تائیوانی قانون سازوں نے اس طرزِ عمل کو خطے کے استحکام اور جمہوری اقدار کے لیے نقصان دہ قرار دیا۔ تائیوان کی پارلیمان نے اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ کی قرارداد 2758 تائیوان کی خودمختاری یا اس کی بین الاقوامی حیثیت کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرتی اور اسے تائیوان کو عالمی اداروں سے خارج رکھنے کے جواز کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ قرارداد ایسے وقت میں منظور کی گئی ہے جب چین تائیوان پر فوجی، سفارتی اور اقتصادی دباؤ میں مسلسل اضافہ کررہا ہے۔ حالیہ مہینوں میں بیجنگ نے مختلف ممالک کے سیاست دانوں اور اداروں پر بھی دباؤ ڈالا ہے تاکہ وہ تائیوان کے ساتھ روابط محدود رکھیں۔ تائیوانی قانون سازوں نے عالمی جمہوریتوں سے اپیل کی کہ وہ بیجنگ کے دباؤ کے سامنے نہ جھکیں اور تائیوان کے 2 کروڑ 30 لاکھ عوام کے بین الاقوامی نمائندگی اور شرکت کے حق کی حمایت جاری رکھیں۔

چینی کوسٹ گارڈ نے ساوتھ چائنا سی کے اہم جزائر کے قریب تحقیقی بحری جہاز بھیجے

تائیوان نے ہفتے کے روز کہا کہ ایک چینی ساحلی محافظ جہاز اور ایک سروے جہاز نے تائیوان کو اشتعال دلانے کے لیے پہلا مربوط آپریشن کیا ہے

تائی پے: تائیوان نے ہفتے کے روز کہا کہ ایک چینی ساحلی محافظ جہاز اور ایک سروے جہاز نے تائیوان کو اشتعال دلانے کے لیے پہلا مربوط آپریشن کیا ہے، جو بحیرہ جنوبی چین میں تزویراتی طور پر واقع جزائر کے اردگرد کے پانیوں میں ہے۔ تائیوان کے زیر کنٹرول پراٹاس جزائر، جنوبی بحیرہ چین کے شمالی سرے کی طرف ایک قومی پارک اور ساحلی محافظوں کی طرف سے ہلکے سے دفاع کیا گیا، بیجنگ کی خودمختاری کے دعوؤں پر زور دینے کی کوشش میں تائیوان کے اردگرد چین کی جاری فوجی اور نیم فوجی کارروائیوں میں ایک نئے دباؤ کے طور پر ابھرا ہے۔ جنوبی تائیوان اور ہانگ کانگ کے درمیان جزیروں کو کچھ سیکورٹی ماہرین چینی حملے کے خطرے کے طور پر دیکھتے ہیں کیونکہ ان کی دوری - 400 کلومیٹر سے زیادہ - تائیوان جزیرے سے۔ تائیوان کے ساحلی محافظ نے ایک بیان میں کہا کہ جمعہ کو پراٹاس کے قریب پہنچنے والے چینی کوسٹ گارڈ کے جہاز کے ساتھ، ایک چینی سمندری سروے کرنے والا جہاز ہفتے کے روز جزائر کے قریب پہنچا۔ اس نے کہا، یہ چین کے ساحلی محافظوں اور سروے کے جہازوں کی تائیوان کو اکسانے کے لیے ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے کا پہلا مشاہدہ کیا گیا واقعہ ہے۔ چین کے تائیوان امور کے دفتر نے فوری طور پر تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ چین تائیوان اور پراٹاس کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے، جو کہ کوئی شہری آبادی والا ایٹول نہیں ہے۔ تائیوان کی حکومت نے بیجنگ کے دعوؤں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ صرف جزیرے کے لوگ ہی اپنے مستقبل کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ یہ کارروائیاں انتہائی اشتعال انگیز ہیں۔ پی آر سی ایک بیمار بدمعاش ہے، جو پورے خطے میں پریشانی کا باعث ہے، تائیوان کی قومی سلامتی کونسل کے سیکرٹری جنرل جوزف وو نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر لکھا، اور اس میں ایک نقشہ بھی شامل کیا جس میں دونوں جہازوں کا ٹریک دکھایا گیا ہے۔ پی آر سی سے مراد عوامی جمہوریہ چین ہے۔ تائیوان کے ساحلی محافظ نے کہا، جس نے جواب میں اپنے جہاز روانہ کیے تھے تائیوان کے ساحلی محافظ نے کہا کہ وہ قانون نافذ کرنے والے آپریشن کررہا ہے اور تائیوان کا مستقبل قومی اتحاد میں مضمر ہے۔ اس نے کہا کہ تائیوان کے جہاز نے واپس نشر کیا کہ امن کو نقصان پہنچانا بند کریں۔ آپ کو واپس آنا چاہئے اور جمہوریت کا پیچھا کرنا چاہئے - یہ اپنے ملک کی خدمت کرنے کا صحیح طریقہ ہے۔ کوسٹ گارڈ نے کہا کہ چین اس علاقے پر دائرہ اختیار کا جھوٹا بھرم پیدا کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ تائیوان کی سمندری خودمختاری کوئی اشتعال انگیزی نہیں کرتی۔

یورپی یونین چین کے خطرے سے آخر کب جاگے گی؟

برسلز: یورپی کمیشن کی صدر وان ڈیرلیین نے تین سال قبل یورپ اور چین کے تعلقات کے بارے میں ایک اہم تقریر میں خبردار کیا تھا کہ چین صرف ایک تجارتی شراکت دار نہیں بلکہ یورپ کے لیے ایک اسٹریٹجک چیلنج بھی بن رہا ہے۔ تاہم اس وقت یورپی ممالک نے ان خدشات کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ اب جبکہ یورپی صنعت، تجارت اور سپلائی چینز پر چینی اثر ورسوخ کے بارے میں تشویش بڑھ رہی ہے، یورپی یونین سخت اقدامات پر غور کررہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق وان ڈیرلیین نے 2023 میں اپنی تقریر میں چین کو ایک ایسے ملک کے طور پر پیش کیا تھا جو عالمی معیشت میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کے لیے ریاستی سبسڈی، صنعتی پالیسیوں اور اسٹریٹجک سرمایہ کاری کا استعمال کررہا ہے۔ اس وقت یورپ کے کئی حلقوں نے ان انتباہات کو مبالغہ آمیز قرار دیا تھا، لیکن حالیہ برسوں میں حالات نے ان خدشات کو مزید نمایاں کردیا ہے۔ یورپی حکام کا کہنا ہے کہ چین کی جانب سے سستے اور سبسڈی یافتہ مصنوعات کی یورپی منڈیوں میں بھرمار نے کئی صنعتی شعبوں کو متاثر کیا ہے، خصوصاً آٹوموبائل، توانائی اور مینوفیکچرنگ کے شعبے دباؤ کا شکار ہیں۔ بعض اندازوں کے مطابق 2024 کے بعد سے یورپی صنعت میں دو لاکھ سے زائد ملازمتیں ختم ہوچکی ہیں جبکہ آنے والے برسوں میں مزید لاکھوں نوکریاں خطرے میں پڑسکتی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یورپی کمیشن اب چین کے حوالے سے زیادہ سخت اقتصادی پالیسی اختیار کرنے پر غور کررہا ہے۔ اس میں چینی درآمدات پر مزید نگرانی، تجارتی دفاعی اقدامات اور یورپی صنعت کے تحفظ کے لیے نئی حکمت عملی شامل ہوسکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق یورپی یونین کو ایک اور چیلنج کا سامنا ہے کیونکہ تمام رکن ممالک چین کے بارے میں یکساں موقف نہیں رکھتے۔ کچھ ممالک سخت رویے کے حامی ہیں جبکہ دیگر ممالک چینی سرمایہ کاری اور تجارت کے مواقع برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یورپ اب ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں اسے فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ چین کے ساتھ اپنے اقتصادی تعلقات کو موجودہ انداز میں جاری رکھے گا یا اپنی صنعتی اور اقتصادی خودمختاری کے تحفظ کے لیے زیادہ سخت اقدامات اختیار کرے گا۔

تبت کے سابق حکومتی سربراہ کو عمر قید کی سزا سنائی گئی

بیجنگ: تبت خودمختار علاقے کے سابق حکومتی سربراہ چے ڈالہا کو بدعنوانی کے الزام میں عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے، یہ بات چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا نے جمعہ کو رپورٹ کی۔ تبتی نسل سے تعلق رکھنے والے 67 سالہ چے ڈلہ یاقزالا نے 1999 سے 2025 تک غیر قانونی طور پر 158 ملین یوآن سے زیادہ رقم لی جب اس نے ملک کے جنوب مغربی سرحدی علاقوں تبت اور یونان میں کام کیا۔ انہوں نے تبت کے دارالحکومت لہاسا میں کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ کے طور پر خدمات انجام دیں اور پھر تبت خودمختار علاقے کی حکومت کے سربراہ کے طور پر خطے کے دوسرے اعلیٰ ترین عہدے دار کے طور پر خدمات انجام دیں۔ تبت میں اعلیٰ عہدیدار علاقائی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ ہیں۔ چین کے انسداد بدعنوانی کے نگران ادارے نے جنوری 2025 میں چی ڈالہا کے خلاف تحقیقات کا اعلان کیا تھا۔ اسے باضابطہ طور پر عوامی عہدے سے ہٹادیا گیا تھا اور چھ ماہ بعد پارٹی سے نکال دیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ اپنے سرکاری عہدوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، چی ڈلہ نے افراد اور تنظیموں کو ''رئیل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ، پراجیکٹ کنٹریکٹنگ، انتظامی منظوریوں، اور ملازمتوں میں ترقیوں سے متعلق معاملات میں'' مدد فراہم کی جبکہ بدلے میں جائیدادیں اور قیمتی چیزیں وصول کیں۔ عدالت نے پایا کہ اس کے اقدامات نے ریاست اور عوام کے مفادات کو خاص طور پر شدید نقصان پہنچایا۔ اس نے زندگی بھر کے سیاسی حقوق سے محروم کرنے اور تمام ذاتی اثاثوں کو ضبط کرنے کا حکم دیا۔ سرکاری میڈیا نے بتایا کہ چی ڈالہا نے جرم کا اعتراف کیا اور عدالتی کارروائی کے دوران پشیمانی کا اظہار کیا۔ 2012 میں شی جن پنگ کے ملک کے رہنما بننے کے بعد سے بیجنگ نے تبت میں زیادہ ادارہ جاتی کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ انسانی حقوق کے گروپ اور جلاوطن لوگ دہائیوں سے خطے میں چین کی حکمرانی کو جابرانہ قرار دیتے ہیں، ایک ایسا الزام جسے بیجنگ مسترد کرتا ہے۔

قلات میں پاکستانی فوج پر حملہ، متعدد اہلکار ہلاک، گاڑی تحویل میں لے لیا گیا

قلات: آج صبح قلات کے علاقے اسکلکو میں پاکستانی فوج کے پیدل اہلکاروں کو اس وقت مسلح افراد نے گھات لگا کر حملے میں نشانہ بنایا جب وہ علاقے میں فوجی آپریشن کی غرض سے پیش قدمی کررہے تھے۔ حملے کے نتیجے متعدد اہلکاروں کے ہلاک وزخمی ہونے کی اطلاعات ہیں جبکہ حملے کے باعث فورسز نے پسپائی اختیار کی۔ ذرائع نے ٹی بی پی کو بتایا کہ مذکورہ حملے کے بعد فورسز نے گاڑیوں میں ایک دفعہ پھر پیش قدمی کی کوشش کی جس کے بعد طویل جھڑپوں کا آغاز ہوا۔ حملے میں فورسز کی تین گاڑیاں براہ راست حملے کی زد میں آئیں جبکہ حملہ آوروں نے ایک گاڑی کو فوجی ساز وسامان سمیت اپنی تحویل میں لے لیا۔ جھڑپوں میں فورسز کی ایک بکتر بند گاڑی کو بھی نقصان پہنچنے کی اطلاعات ہیں۔ علاقائی ذرائع کے مطابق علاقے میں گن شپ ہیلی کاپٹروں اور ڈرون طیاروں سے شیلنگ اور بمباری کی اطلاعات ہیں جہاں مختلف مقامات کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ حکام نے تاحال اس حوالے سے کوئی تفصیلات فراہم نہیں کی ہے۔

امارات اسلامیہ نے تمام علاقائی اجلاسوں میں افغانستان کی شمولیت کا مطالبہ کیا

کابل: امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد کا کہنا ہے کہ علاقائی ملاقاتیں خطے کے ممالک کے درمیان تعلقات پر مثبت اثرات مرتب کرسکتی ہیں اور اقتصادی تعاون کو وسعت دینے اور سفارتی اعتماد کو مضبوط بنانے میں مدد کرسکتی ہیں۔ طلوع نیوز سے بات کرتے ہوئے مجاہد نے اس بات پر زور دیا کہ افغانستان کو تمام علاقائی اجلاسوں میں شرکت کرنی چاہیے تاکہ افغان عوام کی نمائندگی کو یقینی بنایا جاسکے اور خطے کے مستقبل سے متعلق منصوبوں اور اقدامات میں حصہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم ان ملاقاتوں میں شرکت کے خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہاں اختیار کیے جانے والے ہدایات اور فیصلے افغانستان کے موقف کو مدنظر رکھیں، کیونکہ ایسا کرنے سے اس طرح کے اجتماعات کے فوائد اور تاثیر دونوں میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ دریں اثنا، وزارت اقتصادیات کا کہنا ہے کہ افغانستان میں ہونے والی پیشرفت کا براہ راست تعلق علاقائی سلامتی اور استحکام سے ہے، اور اس لیے علاقائی مسائل پر بات چیت افغانستان کی شرکت کے بغیر جامع اور پائیدار نتائج کی قیادت نہیں کرسکتی۔ وزارت کے نائب وزیر برائے پیشہ ورانہ امور عبداللطیف نظری نے کہا: ''ہم عالمگیریت کے دور میں رہ رہے ہیں۔

بیجنگ نے تائیوان کے مقابل

پیٹریاٹس سے مماثل نئے میزائل نصب کئے

تائی پے: مین لینڈ کے سرکاری میڈیا کے مطابق، مین لینڈ چین نے تائیوان کا سامنا کرنے والے فرنٹ لائن فوجیوں کو ایک نئے میزائل سے لیس کردیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ میزائل HQ-16F ہے، جس میں یو ایس پیٹریاٹ پی اے سی 2 اور 3 سسٹمز کے مقابلے کی خصوصیات ہیں۔ جمعہ کو چینی سرکاری نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی نے صحرائے گوبی میں 73 ویں گروپ آرمی کے میزائل کے پہلے آپریشنل اور لائیو فائر اسیسمنٹ کی فوٹیج نشر کی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یونٹ، جو پیپلز لبریشن آرمی ایسٹرن تھیٹر کمانڈ کا حصہ ہے، نے ٹیسٹ سے پہلے نئے نظام کو حاصل کرنے کے لیے فوجیان صوبے میں اپنے اڈے سے شمال مغربی صحرا تک ہزاروں کلومیٹر کا سفر کیا تھا۔ اس ٹیسٹ میں موبائل لانچر سے میزائل لانچ کیا گیا اور سی سی ٹی وی نے کہا کہ اس نے کامیابی سے آنے والے ہدف کو نشانہ بنایا جو 50 کلومیٹر دور تھا۔ ویڈیو میں دکھایا گیا کہ میزائل کا ایک مخصوص ایروڈینامک ڈیزائن تھا جس کے پروں نہیں تھے اور پرواز کے کنٹرول کے لیے چار دم کے پنکھوں پر انحصار کرتے تھے۔ یہ ڈیزائن میزائل کو ہلکا بناتا ہے اور کارکردگی کو بہتر بنانے اور اس کی رینج کو بڑھانے کے لیے ڈریگ کو کم کرتا ہے۔ رپورٹ میں واضح طور پر نئے میزائل کا نام نہیں بتایا گیا، اسے صرف ایک نیا فضائی دفاعی نظام'' کہا گیا، لیکن ایک شاٹ میں ایک نام کی تختی دکھائی گئی جس پر HQ-16F لکھا تھا۔ سسٹم کی ظاہری شکل HQ-16FE سے بھی ملتی ہے، Hong Qi (''ریڈ فلیگ'') -16 سیریز کی تازہ ترین ایکسپورٹ پر مبنی قسم، جو 2022 میں Zhuhai ایئر شو میں نمائش کے لیے پیش کی گئی تھی۔ HQ-16 ایک درمیانے فاصلے تک زمین سے فضا میں مار کرنے والا میزائل ہے جس میں زمینی اور بحری جہاز سے لانچ کی جانے والی مختلف اقسام ہیں۔ فوٹیج سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیا ورژن مکمل طور پر عمودی خلیوں سے لانچ کیا گیا ہے جس سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ یہ بحریہ کے عمودی لانچ سسٹم کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ ہوگا۔ اگرچہ HQ-16F کے لئے سرکاری چشمی جاری نہیں کی گئی ہے، چینی گھریلو استعمال کے ہتھیار عام طور پر ان کے برآمدی ورژن سے بہتر ہوتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں اے آئی کے غلط استعمال اور

افواہوں کے پھیلاؤ میں اضافہ، سائبر جرائم تشویشناک حد تک بڑھ گئے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں مصنوعی ذہانت (AI) کے استعمال میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اے آئی کے غلط استعمال، جعلی مواد کی تیاری اور افواہوں کے پھیلاؤ سے متعلق جرائم میں بھی خطرناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی جہاں ترقی کے نئے مواقع فراہم کررہی ہے، وہیں اسے جرائم پیشہ عناصر بھی اپنے مقاصد کے لیے استعمال کررہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جعلی ویڈیوز، ڈیپ فیک مواد، مصنوعی تصاویر اور گمراہ کن خبروں کی تیاری اب پہلے سے کہیں زیادہ آسان ہوگئی ہے۔ ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے عوامی شخصیات، سیاسی رہنماؤں اور عام شہریوں کے خلاف غلط معلومات پھیلانے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے، جس سے سماجی بے چینی اور عوامی اعتماد کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر جھوٹی معلومات اور افواہوں کا پھیلاؤ بنگلہ دیش کے لیے ایک سنگین چیلنج بنتا جارہا ہے۔ اے آئی کی مدد سے تیار کردہ مواد اکثر اتنا حقیقت سے قریب ہوتا ہے کہ عام صارفین کے لیے اس کی تصدیق کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سائبر جرائم میں ملوث عناصر مالی دھوکہ دہی، شناخت کی چوری، بلیک میلنگ اور غلط معلومات کی مہمات کے لیے بھی اے آئی ٹیکنالوجی کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس رجحان نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے نئے چیلنجز پیدا کردیے ہیں کیونکہ روایتی طریقوں سے ان جرائم کا سراغ لگانا مشکل ہوتا جارہا ہے۔

ماہرین نے حکومت، ٹیکنالوجی کمپنیوں اور تعلیمی اداروں پر زور دیا ہے کہ وہ عوام میں ڈیجیٹل آگاہی بڑھائیں، مصنوعی ذہانت کے ذمہ دارانہ استعمال کو فروغ دیں اور ایسے قوانین وضوابط وضع کریں جو جدید ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کو روکنے میں مددگار ثابت ہوں۔ مبصرین کے مطابق اگر بروقت مؤثر اقدامات نہ کیے گئے تو اے آئی کے غلط استعمال اور افواہوں کے بڑھتے ہوئے رجحان سے نہ صرف بنگلہ دیش کی سماجی ہم آہنگی متاثر ہوسکتی ہے بلکہ قومی سلامتی اور جمہوری اداروں کو بھی سنگین خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔

پاکستان میں احمدیہ عبادت گاہ کے باہر فائرنگ، تین افراد شدید زخمی

لاہور: پاکستان کے صوبہ پنجاب میں احمدیہ برادری کی ایک نمایاں عبادت گاہ کے باہر نامعلوم مسلح شخص کی فائرنگ سے احمدیہ برادری کے تین نوجوان شدید زخمی ہوگئے۔ پولیس نے ہفتہ کے روز اس واقعے کی تصدیق کی۔ یہ حملہ جمعہ کی شام بیت الاحسان امی احمدیہ عبادت گاہ کے باہر پیش آیا، جو ربوہ (چناب نگر) میں واقع ہے۔ ربوہ لاہور سے تقریباً 175 کلومیٹر دور ہے اور پاکستان میں احمدیہ جماعت کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق حملہ آور موٹر سائیکل پر آیا اور عبادت کے لیے جانے والے افراد پر اندھا دھند فائرنگ کردی۔ زخمی ہونے والے تینوں افراد کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کی حالت تشویش ناک بتائی گئی ہے۔ پولیس نے نامعلوم حملہ آور کے خلاف مقدمہ درج کرکے تحقیقات شروع کردی ہیں۔ اس واقعے نے ایک بار پھر پاکستان میں احمدیہ برادری کو درپیش سکیورٹی خدشات کو اجاگر کیا ہے۔ احمدی خود کو مسلمان قرار دیتے ہیں، تاہم پاکستان کی پارلیمنٹ نے 1974ء میں آئینی ترمیم کے ذریعے انہیں غیر مسلم قرار دیا تھا۔ بعد ازاں 1984ء میں مزید قانونی پابندیاں عائد کی گئیں، جن کے تحت احمدیوں کو خود کو مسلمان کہنے یا اسلام کی بعض مذہبی علامات اور شعائر کو عوامی طور پر استعمال کرنے سے روکا گیا۔ ان قوانین کے تحت احمدیوں کو اسلامی طرزِ تعمیر والی مساجد بنانے، گنبد اور مینار تعمیر کرنے یا قرآنی آیات نمایاں طور پر آویزاں کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ احمدیہ جماعت کے ترجمان امیر محمود نے اس حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ چند ماہ کے دوران ربوہ میں یہ دوسرا ایسا واقعہ ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ اکتوبر 2025ء میں بھی اسی شہر میں واقع بیت المہدی عبادت گاہ کے باہر فائرنگ کے ایک واقعے میں چھ احمدی زخمی ہوئے تھے۔ امیر محمود کے مطابق عیدالاضحی کے موقع پر ربوہ میں ممکنہ دہشت گرد حملوں کے حوالے سے سکیورٹی اداروں نے حال ہی میں انتباہات بھی جاری کیے تھے۔ ان کا الزام تھا کہ احمدیہ برادری کے خلاف نفرت انگیز تقاریر اور غلط معلومات پر مبنی مہمات نے خوف اور عدم تحفظ کی فضا پیدا کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو سماجی اور معاشی بائیکاٹ کا سامنا ہے، جبکہ اشتعال انگیز بیانات اور مذہبی فتوے تشدد کی حوصلہ افزائی کا سبب بنتے ہیں۔ امیر محمود نے کہا پاکستان میں احمدی کہیں بھی خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتے، حتیٰ کہ ربوہ میں بھی نہیں۔ انہوں نے حکام سے مطالبہ کیا کہ نفرت انگیز مہمات کا فوری تدارک کیا جائے، تشدد پر اکسانے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے اور احمدی شہریوں اور ان کی املاک کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ انسانی حقوق کی مختلف تنظیمیں ماضی میں بھی پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ہونے والے سلوک پر تشویش کا اظہار کرتی رہی ہیں۔

برطانوی سفیر نے پاکستانی درخواست دہندگان کو

برطانوی پناہ کے جھوٹے وعدے کرنے والے غیر قانونی ایجنٹوں سے خبردار کیا

اسلام آباد: پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ نے ہفتے کے روز پناہ کے متلاشیوں کو برطانیہ کے تصفیے اور مالی فائدے کی جھوٹی یقین دہانیوں کے ساتھ دھوکہ دینے والے ایجنٹوں کے خلاف خبردار کیا، اور اس بات پر زور دیا کہ حقیقی درخواست دہندگان کو اپنی درخواستیں صرف سرکاری آن لائن سسٹم کے ذریعے جمع کرانی ہوں گی۔ ایک مقامی میڈیا آؤٹ لیٹ کے ساتھ بات کرتے ہوئے، جین نے غیر قانونی ایجنٹوں کے ذریعے استعمال کیے جانے والے ہتھکنڈوں پر روشنی ڈالی جو لوگوں کو برطانیہ منتقلی کے جھوٹے وعدوں سے گمراہ کرتے ہیں۔ اس نے وضاحت کی کہ یہ ایجنٹ اکثر پیسے کے عوض پناہ اور آبادکاری کے مواقع کی دھوکہ دہی کی یقین دہانیاں دے کر کمزور افراد کا استحصال کرتے ہیں۔ انہوں نے برطانیہ میں سیاسی پناہ کے لیے درخواست دینے والے پاکستانی شہریوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت اس طرح کی درخواستوں میں سب سے زیادہ قومیتوں میں شہری شامل ہیں۔ جین نے افسوس کا اظہار کیا کہ ان میں سے بہت سے معاملات حقیقی اہلیت کے بجائے غیر مجاز ثالثوں کے ذریعے غلط معلومات اور استحصال سے منسلک تھے۔ ہائی کمشنر نے اس بات پر زور دیا کہ حقیقی درخواست دہندگان کو قانون سے ہٹ کر کام کرنے والے ایجنٹوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے ویزا اور پناہ سے متعلق عمل کے لیے صرف سرکاری اور قانونی آن لائن سسٹم پر انحصار کرنا چاہیے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اس طرح کے فراڈ پریکٹس کے نتیجے میں نہ صرف مالی نقصان ہوتا ہے بلکہ درخواست دہندگان کے مستقبل کے قانونی سفر کے امکانات کو بھی شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جین نے بیداری کی اہمیت پر بھی زور دیا، یہ بتاتے ہوئے کہ عوام کو نقل مکانی کے محفوظ اور قانونی راستوں کے بارے میں آگاہ کرنے اور غیر قانونی سہولت کاروں پر انحصار کی حوصلہ شکنی کے لیے کوششوں کو تقویت دی جارہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں، انہوں نے مزید کہا کہ برطانیہ کافی عرصے سے مکمل فنڈڈ اسکالرشپ پروگرام پیش کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سے حقیقی درخواست دہندگان سرکاری چینلز کے ذریعے درخواست دیتے ہیں، برطانیہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور بعد ازاں پاکستان واپس آتے ہیں، جہاں وہ قومی ترقی میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور مختلف پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں خدمات انجام دیتے ہیں۔ جین نے مزید کہا کہ برطانیہ نے ایسے افراد کے خلاف سخت قوانین اور ضابطے بنائے ہیں جو غیر قانونی ہجرت کو سہولت فراہم کرنے اور دھوکہ دہی کے ذریعے کمزور لوگوں کا استحصال کرنے میں ملوث ہیں اور اس بات پر زور دیا کہ ایسی سرگرمیوں سے قانون کے تحت سختی سے نمٹا جاتا ہے۔ پاکستان میں تعینات برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ نے برطانوی پناہ اور وہاں مستقل رہائش کے جھوٹے وعدے کرنے والے غیر قانونی ایجنٹوں سے ہوشیار رہنے کی سخت تنبیہ کی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایسے ایجنٹ سادہ لوح اور مجبور لوگوں کو دھوکہ دے کر بھاری رقوم بٹورتے ہیں۔ غیر قانونی ایجنٹوں کے جھوٹے ہتھکنڈوں اور جعلی دستاویزات کے استعمال سے نہ صرف مالی نقصان ہوتا ہے بلکہ مستقبل میں قانونی سفر کے امکانات بھی ہمیشہ کے لیے ختم ہوجاتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ اسلامی کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زناکاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

افغانستان: عالمی مسابقت نہیں علاقائی تعاون کی ضرورت

افغانستان کو اپنی بقاء کے لیے ایک بنیادی تزویراتی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اسے خود کو 'مقابلے کے تھیٹر' سے نکال کر 'تعاون کے پلیٹ فارم' میں تبدیل کرنا ہوگا۔ ایک کمزور ریاست بڑی طاقتوں کی دشمنی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ اس کا واحد حل غیر جانبداری اور ایک ایسی خارجہ پالیسی ہے جو کسی دوسرے ملک کے لیے خطرہ نہ بنے۔ افغانستان کو چاہیے کہ وہ وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کے درمیان ایک پرامن تجارتی راہداری اور 'برج' کے طور پر ابھرے۔ اس وژن کو حقیقت بنانے کے لیے شفاف طرزِ حکمرانی، سیاسی شمولیت اور اقتصادی امور کو مرکزیت دیتے ہوئے ایک ایسے نمائندہ اور قانون پر مبنی نظام کی تشکیل دینی ہوگی جس میں افغان معاشرے کے تمام طبقات کی آواز شامل ہو، کیونکہ عوامی تائید ہی اصل تزویراتی طاقت ہے۔

مدیحہ فصیح

افغانستان عالمی طاقتوں کی آماجگاہ رہا ہے، جس کی ترقی کا انحصار عالمی قبولیت، سیاسی شمولیت، غیر جانبداری، عوامی فلاح و پائیدار امن پر ہے۔ جبکہ حالیہ روس، طالبان سیکورٹی تعاون محدود اہمیت رکھتا ہے۔ افغانستان کی تاریخ اس کی جغرافیائی تقدیر سے جڑی ہوئی ہے۔ صدیوں سے یہ خطہ اپنی تزویراتی یا اسٹریٹجک اہمیت کی بنا پر عالمی طاقتوں کے درمیان 'گریٹ گیم' کا مرکزی تھیٹر رہا ہے۔ ایک بفر اسٹیٹ یا حائل ریاست کے طور پر افغانستان کی حیثیت نے جہاں اسے اہمیت دی، وہیں اسے عالمی حریفوں کی آماجگاہ بھی بنا دیا۔ تجزیہ کاروں کا ماننا ہے کہ اس تاریخ کو سمجھے بغیر ہم موجودہ حالات کا درست ادراک نہیں کر سکتے۔ جب بھی افغانستان کو عالمی طاقتوں نے اپنی مسابقت کے لیے 'میدانِ جنگ' کے طور پر استعمال کیا، اس کا براہ راست نتیجہ ایک مستحکم، آزاد اور خود مختار افغان ریاست کی تشکیل میں رکاوٹ کی صورت میں نکلا۔ بڑی طاقتیں ہمیشہ اپنے قومی مفادات کو ترجیح دیتی ہیں، جس کی وجہ سے افغان عوام کی فلاح و بہبود اور مستقل استحکام ہمیشہ ثانوی حیثیت اختیار کر گئے۔ حالیہ دنوں میں روس اور طالبان کے درمیان ہونے والی قربت اور سیکورٹی تعاون کی یادداشت اسی قدیم تزویراتی کھیل کا ایک نیا اور پیچیدہ رخ نظر آتا ہے۔ گزشتہ ماہ (27 مئی) کو طالبان اور روس کے درمیان سیکورٹی تعاون پر مبنی مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) منظرِ عام پر آئی۔ اگرچہ اس کے مندرجات کو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے، لیکن اس کے سفارتی اور تزویراتی اثرات انتہائی گہرے ہیں۔ الجزیرہ میں شائع ہونے والی افغان دفاعی ماہر شاہ محمود میاخیل کی رائے اس حوالے سے انتہائی صائب ہے کہ یہ معاہدہ افغانستان کے طویل مدتی قومی مفادات کے حصول میں ناکام رہے گا۔ تزویراتی نقطہ نظر سے دیکھیں تو یہ انتظام ملک کو پائیدار امن کی طرف لے جانے کے بجائے اسے دوبارہ علاقائی اور عالمی طاقتوں کی دشمنیوں کی نذر کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔ روس کی اس مشغولیت کے پیچھے کوئی گہرا معاشی عزم نہیں بلکہ فوری نوعیت کے سیکورٹی تحفظات چھپے ہیں۔

اس مشغولیت کے تین بنیادی محرکات ہیں۔ اول، سیکورٹی خدشات: ماسکو کا بنیادی ہدف انتہا پسند گروہوں کو افغان سرزمین استعمال کرنے سے روکنا اور خطے میں منشیات کی اسمگلنگ کے بہاؤ کو کنٹرول کرنا ہے، تاکہ اس کے اپنے وسطی ایشیائی مفادات محفوظ رہیں۔ دوم، سیاسی منظر نامہ اور عوامی تاثر: روس اس معاہدے کے ذریعے عالمی برادری کو یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ وہ خطے کا ایک ناگزیر کھلاڑی ہے اور امریکہ کے انخلاء کے بعد پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تیسرے، علاقائی موجودگی: روس، اپنے اثر و رسوخ کو برقرار رکھنے کے لیے طالبان کے ساتھ روابط کو ایک سفارتی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے، تاکہ خطے میں امریکی یا مغربی اثرات کا راستہ روکا جا سکے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا روس واقعی وہ 'اسٹریٹجک پارٹنر' بن سکتا ہے جس کی افغانستان کو ضرورت ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ روس اس وقت افغانستان کو وہ بڑی معاشی یا فوجی امداد فراہم کرنے کے لیے 'نہ تو آمادہ ہے اور نہ ہی قابل'، جو ایک حقیقی تزویراتی شراکت داری کا خاصہ ہوتی ہے۔ جب تک روس افغانستان میں بڑی اقتصادی سرمایہ کاری نہیں کرتا، اس کا کوئی بھی تزویراتی عزم محض لفظی دعوؤں تک محدود رہے گا۔ کسی بھی

ملک کے ساتھ اسٹریٹجک یا تزویراتی شراکت داری صرف کاغذ پر دستخط کرنے سے مستحکم نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے ٹھوس مادی بنیادیں درکار ہوتی ہیں۔ تاریخی تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد روس نے کبھی بھی کسی افغان حکومت کو ایسی مدد فراہم نہیں کی جس سے ملک کی تقدیر بدل سکے۔ شاہ محمود میاخیل کے مطابق، ایسی حکومتیں جن کے پاس وسیع داخلی جواز اور بین الاقوامی تسلیم شدگی نہ ہو، ان کے کیے گئے معاہدے قانونی اور سیاسی طور پر انتہائی کمزور ہوتے ہیں۔

افغانستان کی فوجی صلاحیتوں کا زوال اس وقت ایک سنگین مسئلہ ہے۔ سابقہ حکومت سے ورثے میں ملنے والا فوجی ساز و سامان امریکی اور روسی نظاموں کا ایک پیچیدہ مرکب ہے۔ اس صورتحال کا 'سفاکانہ سچ' یہ ہے کہ امریکی سامان کے لیے اسپیئر پارٹس دستیاب نہیں ہیں، جس کی وجہ سے وہ ناکارہ ہو رہا ہے، اور روسی ساختہ پرانا سامان یا تو متروک ہو چکا ہے یا مرمت کے قابل نہیں۔ اس فوجی انحصار نے افغانستان کی خود مختاری کو کھوکھلا کر دیا ہے اور سرحدوں کو غیر محفوظ بنا دیا ہے۔ روس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ایک بڑا فوجی پیکج فراہم کرے گا، موجودہ حالات میں غیر حقیقی ہے۔ افغانستان ایک ایسی ریاست ہے جو اس وقت عالمی طاقتوں کی شدید مسابقت کے بیچ گھری ہوئی ہے۔ افغانستان بیک وقت ان ممالک کے ساتھ مساوی تزویراتی تعلقات نہیں رکھ سکتا جن کے مفادات ایک دوسرے سے براہ راست متصادم ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ کابل بیک وقت ہندوستان اور پاکستان، روس اور یوکرین، یا امریکہ اور چین کے ساتھ ایک ہی وقت میں گہری تزویراتی مفاہمت برقرار رکھے۔ اس طرح کی توازن برقرار رکھنے کی کوشش افغانستان کو عالمی طاقتوں کے مقابلے کا ایندھن بنا سکتی ہے۔ بین الاقوامی قانونی حیثیت کے حصول کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں اقوام متحدہ کی پابندیاں سرفہرست ہیں۔ طالبان قیادت کی اقوام متحدہ کی بلیک لسٹ میں موجودگی ایک بڑی دیوار ہے۔ روس اور چین نے اگرچہ روابط بڑھائے ہیں، لیکن وہ بھی اب تک ان رہنماؤں کو پابندیوں سے نکالنے میں ناکام رہے ہیں۔ امریکہ اور مغرب کی پالیسی واضح ہے اور جب تک واشنگٹن کی پالیسی میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آتی، افغانستان کے لیے عالمی مالیاتی نظام تک رسائی ناممکن رہے گی۔ سب سے بڑی رکاوٹ داخلی جواز کا فقدان ہے۔ بین الاقوامی تسلیم شدگی ہمیشہ گھر سے شروع ہوتی ہے۔ جب تک افغانستان میں ایک ایسی حکومت قائم نہیں ہوتی جسے تمام نسلی گروہوں اور سیاسی قوتوں کی تائید حاصل ہو، اسے عالمی برادری میں وہ مقام نہیں ملے گا جو ایک مستحکم ریاست کا حق ہے۔

افغانستان کو اپنی بقاء کے لیے ایک بنیادی تزویراتی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اسے خود کو 'مقابلے کے تھیٹر' سے نکال کر 'تعاون کے پلیٹ فارم' میں تبدیل کرنا ہوگا۔ ایک کمزور ریاست بڑی طاقتوں کی دشمنی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ اس کا واحد حل غیر جانبداری اور ایک ایسی خارجہ پالیسی ہے جو کسی دوسرے ملک کے لیے خطرہ نہ بنے۔ افغانستان کو چاہیے کہ وہ وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کے درمیان ایک پرامن تجارتی راہداری اور 'برج' کے طور پر ابھرے۔ اس وژن کو حقیقت بنانے کے لیے شفاف طرزِ حکمرانی، سیاسی شمولیت اور اقتصادی امور کو مرکزیت دیتے ہوئے ایک ایسے نمائندہ اور قانون پر مبنی نظام کی تشکیل دینی ہوگی جس میں افغان معاشرے کے تمام طبقات کی آواز شامل ہو، کیونکہ عوامی تائید ہی اصل تزویراتی طاقت ہے۔ افغانستان کا مستقبل ماسکو یا واشنگٹن کے ساتھ ہونے والے سیکورٹی میمورنڈمز میں نہیں، بلکہ اس کے اپنے عوام کے دلوں اور ان کی فلاح و بہبود میں پوشیدہ ہے۔ روس یا کسی دوسری طاقت کے ساتھ عارضی سیکورٹی معاہدے وقتی سہارا تو دے سکتے ہیں، لیکن وہ اس گہرے زخم کا علاج نہیں ہیں جو دہائیوں کی جنگ اور عدم استحکام نے افغان عوام کو دیے ہیں۔ پائیدار امن اور خوشحالی کا واحد راستہ ایک ایسا سیاسی ڈھانچہ ہے جو قانون کی حکمرانی اور عوامی امنگوں پر مبنی ہو۔ جب تک کابل میں ایک ایسی حکومت قائم نہیں ہوتی جو اپنے عوام کے سامنے جوابدہ ہو، تب تک بیرونی طاقتیں افغانستان کو صرف اپنے مختصر مدتی جغرافیائی سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرتی رہیں گی۔ آج عالمی برادری اور افغان قیادت دونوں کے لیے یہ پیغام واضح ہونا چاہیے: افغانستان کو اب 'میدانِ جنگ' سے 'پل' بننے کی ضرورت ہے۔ ایک ایسا پل جو خطے میں تجارت، ثقافت اور ترقی کو جوڑے۔ عالمی طاقتوں کو چاہیے کہ وہ افغانستان میں اپنی مسابقت کو ختم کر کے افغان عوام کی سماجی اور معاشی بہتری کے لیے تعاون کریں۔ ایک مستحکم، خوشحال اور نمائندہ افغانستان نہ صرف افغان عوام کا حق ہے، بلکہ یہ پورے خطے اور عالمی امن کی ضمانت بھی ہے۔ یہی وہ واحد راستہ ہے جس پر چل کر افغانستان اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہے اور عالمی سیاست میں ایک معتبر اور خود مختار ریاست کے طور پر ابھر سکتا ہے۔

افغانستان کو اس وقت بین الاقوامی محاذ آرائی اور بڑی طاقتوں کی مسابقت کے بجائے قریبی علاقائی تعاون، اقتصادی شراکت داری اور داخلی استحکام کی فوری ضرورت ہے۔ گزشتہ چند برسوں کے سیاسی اور سماجی تغیرات نے یہ واضح کر دیا ہے کہ بیرونی مداخلت اور عالمی طاقتوں کی باہمی چپقلش نے ہمیشہ افغان عوام کے مسائل میں اضافہ کیا ہے۔ اس تناظر میں، خطے کے ممالک کے ساتھ مل کر ایک مستحکم اور پائیدار حکمتِ عملی ترتیب دینا ہی افغانستان کے مستقبل کے لیے واحد تعمیری راستہ ہے۔ افغانستان کے طویل المیعاد استحکام کے لیے درج ذیل شعبوں میں علاقائی سطح پر فوری اور مربوط اقدامات ناگزیر ہیں۔ پاکستان، ایران، چین اور وسطی ایشیائی ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدے افغان معیشت کو سہارا دے سکتے ہیں۔ گوادر اور چابہار جیسی بندرگاہوں تک آسان رسائی افغان تاجروں کو عالمی منڈیوں سے جوڑنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہے۔ سرحد پار دہشت گردی، انتہا پسندی اور منشیات کی اسمگلنگ جیسے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے چین، روس، پاکستان اور دیگر پڑوسی ممالک کا انٹیلیجنس شیئرنگ اور سرحدی انتظام پر تعاون ناگزیر ہے۔ افغان عوام کو درپیش شدید معاشی بحران، غذائی قلت اور صحت کی گرتی ہوئی صورتحال کو سنبھالنے کے لیے علاقائی ممالک کا فوری انسانی امداد فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

مسلم نوجوانوں کو تعلیم اور میڈیا سے جڑنے کی ضرورت

موجودہ دور میں مسلمانوں کے سامنے کتنی مشکلات ہیں، یہ بات آئینے کی طرح صاف ہے۔ سیاست سے لے کر زندگی کے مختلف شعبوں تک انہیں کئی طرح کی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سیاست میں جیت اور ہار سیاسی جماعتوں اور ان کے رہنماؤں کی ہوتی ہے، لیکن نشانے پر مختلف انداز میں مسلمانوں کو لینے کا ایک چلن سا بن گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں میں آج بھی سیاسی شعور اور بیداری اس حد تک نہیں ہے جتنی ہونی چاہیے، اور اسی کا خمیازہ وہ مسلسل بھگت رہے ہیں۔ مسلم نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد سیاست میں دلچسپی تو رکھتی ہے اور جذباتی طور پر رہنماؤں کو ووٹ بھی دیتی ہے، لیکن اپنے ووٹ کی اہمیت اور سیاسی جماعتوں میں سے کون بہتر ہے، اس حوالے سے جتنی بیداری ہونی چاہیے، وہ ابھی تک پیدا نہیں ہو سکی ہے۔ بہت کم مواقع ایسے نظر آتے ہیں جہاں مسلم نوجوان بڑی سمجھداری اور دوراندیشی کے ساتھ سیاسی عمل میں حصہ لیتے ہوں۔ ایسے حالات میں نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کریں اور اعلیٰ تعلیم کے ذریعے اپنے مستقبل کو روشن بنائیں۔ اس کے علاوہ انہیں میڈیا کے شعبے میں بھی آگے آنا چاہیے، کیونکہ آج کے دور میں میڈیا ایک بہت بڑی ضرورت بن چکا ہے۔ میڈیا ہی کے ذریعے مسلمانوں کے بارے میں مختلف قسم کی غلط فہمیاں پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جا رہی۔ ٹی وی چینلوں کی بحثوں کا معیار کیا ہو چکا ہے، یہ سب جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے خلاف مسلسل بیان بازی کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، اور معمولی سے معمولی بات پر بھی مسلمانوں کو تنقید اور الزام تراشی کا نشانہ بنایا جاتا ہے، جس سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تعلیم کے میدان میں مسلمانوں میں کافی بہتری دیکھنے کو مل رہی ہے۔ لڑکوں کے ساتھ ساتھ لڑکیاں بھی تعلیم کے شعبے میں آگے بڑھ رہی ہیں اور گزشتہ چند برسوں میں اس کے بہت اچھے نتائج بھی سامنے آئے ہیں۔ لیکن اگر میڈیا کی بات کی جائے تو ایسا نہیں ہے کہ میڈیا میں مسلمان موجود نہیں ہیں، تاہم قومی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی ابھی بھی محدود نظر آتی ہے۔ چند نام ضرور ایسے ہیں جو قومی میڈیا میں نمایاں ہیں، لیکن مسلمان ابھی اس سطح تک نہیں پہنچ سکے جہاں انہیں ہونا چاہیے۔ یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ جہاں جہاں مسلمانوں کو میڈیا میں موقع ملا ہے، وہاں انہوں نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے شہر، اپنے والدین اور اپنے ملک کا نام روشن کرنے کے لیے بھرپور محنت کی ہے۔ مسلم نوجوانوں کو سیاست میں بھی جانا چاہیے، لیکن موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے سیاست کے مقابلے میں تعلیم اور میڈیا کے میدان میں آگے بڑھ کر محنت کرنا زیادہ ضروری محسوس ہوتا ہے۔

شبلی رامپوری

ڈاکٹر محمد ظفیر الدین انصاری کی کتاب ادبی نگارشات کا شاندار رسم اجرا عمل میں آیا

تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ مذکورہ پروگرام شہر واقع باغ ملی انجان پیر چوک کے جانب پچھم مہارانا پرتاپ میرج ہال کے وسیع احاطے میں پروفیسر فاروق احمد صدیقی سابق صدر شعبہ اردو بہار یونیورسٹی مظفر پور کی صدارت اور ڈاکٹر عارف حسن وسطوی کی نظامت میں انجام پزیر ہوا۔ کتاب ادبی نگارشات کی رسم اجرا کی ادائیگی جناب ایس ایم پرویز عالم ایڈیشنل سیکرٹری بشمول ڈایریکٹر اردو ڈاریکٹوریٹ کابینہ سیکریٹریٹ پٹنہ کے ہاتھوں اور چند مہمان کرام کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اس موقع پر انہوں نے ڈاکٹر ظفیر الدین انصاری کی تصنیف کردہ دوسری کتاب ادبی نگارشات کے تعلق سے بیش بہا قیمتی کلمات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کتاب سے نئی نسل کو بہت ساری جانکاریاں حاصل ہونگی۔ کتاب ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے مطالعے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اردو معاشرہ کی زبان ہے کسی خاص طبقے سے جوڑنا درست نہیں ہے۔ اردو کی فلاح و بقا کے لیے سرکاری طور پر کئی منصوبہ چلائے جا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس زبان زندہ رکھنے کے لیے نئی نسل کو اردو کی تعلیم سے آراستہ کیا جائے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی جناب پروفیسر اعجاز علی ارشد (سابق وائس چانسلر مولانا مظہر الحق عربی فارسی یونیورسٹی پٹنہ) نے کہا کہ پروفیسر عبدالمغنی اور غلام سرور مرحوم کے ذریعے کیے گئے اردو کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ان کے ساتھ کئی رفقاء شامل تھے۔

معیشت، راہول گاندھی اور حکومت

اس بات سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ ملک کی معیشت مشکل حالات کا شکار ہوگئی ہے۔ ملک میں مہنگائی اپنے عروج پر پہونچ رہی ہے اور عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ خود حکومت کی جانب سے بھی عوام سے کفایت شعاری اختیار کرنے کی اپیلیں کی جا رہی ہیں۔ مرکزی وزراء، ریاستی چیف منسٹروں اور دیگر سرکاری عہدیداروں کی جانب سے اپنے قافلہ کی گاڑیوں میں تخفیف کی جا رہی ہے۔ عہدیداروں کے بیرونی دوروں پر امتناع عائد کردیا گیا ہے۔ کچھ شہروں میں سرکاری دفاتر میں بھی ورک فرم ہوم کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ خود ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی نے عوام سے اپیل کی تھی کہ وہ ایک سال تک سونا خریدنے سے گریز کریں۔ پٹرول اور ڈیزل کی بچت پر توجہ مرکوز کریں۔ غیر ضروری بیرونی سفر سے گریز کیا جائے اور یہاں تک کہ کھانے میں بھی تیل کا استعمال کم سے کم کیا جائے۔ یہ سب کچھ حالانکہ احتیاطی تدابیر کے طور پر کہا گیا ہے تاہم یہ حقیقت ہے کہ ملک کی معیشت کی حالت وہ نہیں ہے جو حکومت پیش کر رہی ہے۔ کچھ مشکلات ضرور بڑھی ہیں اور معاشی روانی متاثر ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں قائد اپوزیشن راہول گاندھی ان دنوں توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ راہول گاندھی بارہا یہ انتباہ دے رہے ہیں کہ ملک میں معاشی بحران کے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ آئندہ چند ماہ میں حالات مزید ابتر ہو سکتے ہیں اور حکومت حقائق ملک کے عوام کے سامنے پیش کرنے کی بجائے محض دکھاوے کے چند اقدامات کر رہی ہے۔ راہول گاندھی کا دعوی ہے کہ ملک میں معاشی سونامی جیسی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے اور حکومت اس صورتحال سے نمٹنے کیلئے وہ کچھ اقدامات نہیں کر رہی ہے جو اسے کرنے چاہئیں۔ راہول گاندھی کے بیانات پر حکومت کی جانب سے وقفہ وقفہ سے ردعمل کا اظہار بھی ہو رہا ہے اور یہ الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ راہول گاندھی اور کانگریس پارٹی ملک میں نراج اور بے چینی کی کیفیت پیدا کر رہے ہیں۔ ریزرو بینک کا بھی دعوی ہے کہ ہندوستان کی معیشت دیگر ممالک کے مقابلہ میں مستحکم ہے اور کسی طرح کے اندیشوں کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کچھ وزراء کی جانب سے بھی اسی طرح کے بیانات عوام کے سامنے دئے جا رہے ہیں۔ جہاں تک راہول گاندھی کی بات ہے تو اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ملک کے عوام کو متنبہ کر رہے ہیں اور انہیں چوکس رہنے کا مشورہ دے رہے ہیں۔ ماضی کی مثالیں موجود ہیں کہ جب کبھی راہول گاندھی نے کسی طرح کے اندیشوں کا اظہار کیا ہے وہ بعد میں حقیقت میں تبدیل ہوئے ہیں۔ موجودہ صورتحال کی طرح ماضی میں بھی راہول گاندھی کے اندیشوں کو حکومت کی جانب سے مسترد کردیا گیا تھا اور مذاق کا موضوع بنا دیا گیا تھا۔ تاہم بعد میں یہی اندیشے درست بھی ثابت ہوئے ہیں۔ اب بھی راہول گاندھی جس طرح کے اندیشوں کا اظہار کر رہے ہیں وہ انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ ہندوستان ایک بڑا ملک ہے۔ 145 کروڑ عوام یہاں رہتے بستے ہیں اور ہندوستان کی معیشت میں روانی کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اگر معاشی سرگرمیاں متاثر ہونے لگتی ہیں تو اس کے ملک کی معیشت پر اثرات مرتب ہونے کے امکانات کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ اس معاملے میں مرکزی حکومت صرف بیان بازیوں پر اکتفاء کر رہی ہے۔ خود حکومت کے ذمہ داروں کی جانب سے عوام کو کفایت شعاری کا مشورہ بھی دیا جا رہا ہے اور خود معاشی مشکلات سے انکار بھی کیا جا رہا ہے۔ خود مرکزی حکومت کے بیانات اور اقدامات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ملک کی معیشت انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور اس مسئلہ کو محض بیان بازیوں سے یا پھر گودی میڈیا کے تبصروں اور پروپگنڈہ کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کیلئے سنجیدہ اور موثر کوششوں کی اور ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گذشتہ 12 سال سے مرکز میں بی جے پی کی حکومت ہے اور لگاتار یہ دعوے کئے جا رہے ہیں کہ معیشت مستحکم ہو رہی ہے۔ ملک میں جو مہنگائی کی شرح ہے اس سے کوئی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ عام آدمی کیلئے دو وقت کی روٹی کا حصول بھی مشکل ہونے لگا ہے۔ روزگار کی شرح گھٹ گئی ہے۔ بیروزگاری میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ملک کے 80 کروڑ افراد کو حکومت سے مفت راشن دیا جا رہا ہے۔ اس صورتحال میں حقیقت سے چشم پوشی مسئلہ کا حل نہیں ہوسکتی۔ حکومت کو اس مسئلہ پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جو حقیقی صورتحال ہے وہ عوام کے سامنے پیش کرنی چاہئے اور جو کچھ بھی ضروری اقدامات ہوں ان سے گریز نہیں کیا جانا چاہئے۔ سیاست کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سبھی کو اعتماد میں لیتے ہوئے ملک کی معیشت کو مستحکم رکھنے کیلئے جامع اور موثر اقدامات کئے جانے ضروری ہیں۔

حکومت کی نئی ذخیرہ اندوزی پالیسی کے تحت اناج کے بڑے گودام نجی کمپنیوں کے حوالے کیے جارہے ہیں۔کسان تنظیموں کو خدشہ ہے کہ اس سے پی ڈی ایس،ایم ایس پی اور غذائی تحفظ پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔حکومت کا دعویٰ ہے کہ وہ ملک کی غذائی سپلائی چین کو جدید بنانے کے لیے بڑے پیمانے پر اصلاحات کررہی ہے لیکن کسان تنظیمیں اور زرعی ماہرین اسے ایک ایسے اقدام کے طور پر دیکھ رہے ہیں جو ہندوستان کے غذائی نظام کو سرکاری نگرانی سے نکال کر بڑے کارپوریٹ اداروں کے ہاتھوں میں سونپ سکتا ہے۔ان کے مطابق اڈانی ایگری لاجسٹکس اور لیپ انڈیا فوڈ اینڈ لاجسٹکس پرائیویٹ لمیٹڈ کو اناج ذخیرہ کرنے کے بڑے معاہدے دیے جانے سے ملک کے زرعی اور غذائی ڈھانچے میں بنیادی تبدیلی رونما ہونے جارہی ہے۔

ایف سی آئی کو بھول جائیے، اڈانی آچکے ہیں

رشمی سہگل

حکومت کی نئی ذخیرہ اندوزی پالیسی کے تحت اناج کے بڑے گودام نجی کمپنیوں کے حوالے کیے جارہے ہیں۔ کسان تنظیموں کو خدشہ ہے کہ اس سے پی ڈی ایس، ایم ایس پی اور غذائی تحفظ پر منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔حکومت کا دعویٰ ہے کہ وہ ملک کی غذائی سپلائی چین کو جدید بنانے کے لیے بڑے پیمانے پر اصلاحات کررہی ہے لیکن کسان تنظیمیں اور زرعی ماہرین اسے ایک ایسے اقدام کے طور پر دیکھ رہے ہیں جو ہندوستان کے غذائی نظام کو سرکاری نگرانی سے نکال کر بڑے کارپوریٹ اداروں کے ہاتھوں میں سونپ سکتا ہے۔ان کے مطابق اڈانی ایگری لاجسٹکس اور لیپ انڈیا فوڈ اینڈ لاجسٹکس پرائیویٹ لمیٹڈ کو اناج ذخیرہ کرنے کے بڑے معاہدے دیے جانے سے ملک کے زرعی اور غذائی ڈھانچے میں بنیادی تبدیلی رونما ہونے جارہی ہے۔حالیہ فیصلے کے تحت حکومت نے فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (ایف سی آئی) کے ذخیرہ اندوزی کے جدید کاری پروگرام میں موجود ایک اہم 'اجارہ داری مخالف' شرط کو ہٹا دیا۔اس کے بعد اناج کے ذخیرے اور انتظام سے متعلق 134 منصوبوں میں سے 110 معاہدے دو بڑی کمپنیوں کے حصے میں چلے گئے۔منصوبے کے مطابق ملک میں 60 لاکھ میٹرک ٹن اضافی ذخیرہ اندوزی کی گنجائش پیدا کی جانی ہے،جس میں سے تقریباً 5.46لاکھ میٹرک ٹن کی صلاحیت اڈانی گروپ اور لیپ انڈیا کے زیر انتظام ہوگی۔اس منصوبے کے تحت 200 جدید اسٹیل گودام تعمیر کیے جائیں گے۔ بڑے مراکز کو ریلوے نیٹ ورک سے جوڑا جائے گا جبکہ چھوٹے مراکز خریداری مراکز اور کھیتوں کے قریب قائم ہوں گے۔ اندازوں کے مطابق زمین کی قیمت 6 سے 8 ہزار کروڑ روپے اور تعمیراتی لاگت 15 سے 20 ہزار کروڑ روپے کے درمیان ہوگی۔حکومت کے حامی حلقوں کا کہنا ہے کہ اس طریقۂ کار سے سرکاری خزانے پر فوری بوجھ کم ہوگا لیکن ناقدین اسے ایک مہنگا سودا قرار دیتے ہیں۔ان کے مطابق اگر یہی منصوبہ براہ راست سرکاری سرمایہ کاری کے ذریعے مکمل کیا جاتا تو اس کی لاگت تقریباً 45 ہزار کروڑ روپے ہوتی لیکن پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کے تحت اگلے 30 برسوں میں ذخیرہ اندوزی اور انتظامی فیس کی مد میں حکومت کو تقریباً ایک لاکھ 20 ہزار کروڑ روپے اضافی ادا کرنے پڑ سکتے ہیں۔اسی وجہ سے اس منصوبے کو غذائی نظام کی جدید کاری سے زیادہ نجی منافع کی ضمانت قرار دیا جارہا ہے۔

اس معاملے میں سب سے زیادہ سوالات اس بات پر اٹھ رہے ہیں کہ ایف سی آئی نے ابتدا میں خود اجارہ داری مخالف شرط شامل کرنے کی سفارش کی تھی تاکہ کوئی ایک کمپنی پورے شعبے پر غلبہ حاصل نہ کرسکے۔ بعد میں پالیسی سطح پر تبدیلیاں کی گئیں اور

بڑے پیمانے پر ''بنڈل بولی'' کا طریقہ اختیار کیا گیا۔اس کے نتیجے میں ہزاروں کروڑ روپے مالیت کے معاہدوں میں صرف بڑی مالیاتی طاقت رکھنے والی کمپنیاں ہی حصہ لینے کے قابل رہ گئیں جبکہ درمیانے درجے کی ذخیرہ اندوزی کمپنیوں کے لیے مقابلے کے دروازے تقریباً بند ہوگئے۔کسان تنظیموں کا کہنا ہے کہ یہ صورت حال نہ صرف مسابقت کو ختم کرے گی بلکہ غذائی تحفظ کے پورے نظام کو چند نجی اداروں کے رحم وکرم پر چھوڑ دے گی۔ان کے مطابق قومی غذائی تحفظ قانون کے تحت چلنے والا عوامی تقسیمی نظام (پی ڈی ایس) ہر ماہ 81 کروڑ سے زیادہ افراد کو رعایتی نرخوں پر اناج فراہم کرتا ہے۔اگر ذخیرہ اندوزی اور سپلائی چین پر نجی کمپنیوں کا غلبہ بڑھتا ہے تو مستقبل میں اس نظام کی نوعیت بھی تبدیل ہوسکتی ہے۔کسان رہنماؤں کے خدشات صرف پی ڈی ایس تک محدود نہیں ہیں۔ان کا ماننا ہے کہ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) کا نظام بھی دباؤ میں آسکتا ہے۔اگرچہ حکومت نے واضح کیا ہے کہ گندم اور دھان کی خریداری ایم ایس پی پر جاری رہے گی،لیکن کسان تنظیموں کو اندیشہ ہے کہ جب ذخیرہ اندوزی اور لاجسٹکس کے بیشتر اختیارات نجی شعبے کے پاس ہوں گے تو عملی طور پر خریداری کے عمل پر بھی ان کا اثر ورسوخ بڑھ جائے گا۔

ان کا استدلال ہے کہ ایف سی آئی روایتی طور پر کسانوں سے براہ راست خریداری کرتا رہا ہے،لیکن نجی اداروں کی بڑھتی ہوئی موجودگی خریداری کے نظام کو بدل سکتی ہے۔اس صورت حال میں حکومت کی سودے بازی کی قوت کمزور ہوگی اور وقت گزرنے کے ساتھ ایم ایس پی کی اہمیت گھٹ سکتی ہے۔کسان تنظیموں کو یہ خدشہ بھی ہے کہ نجی ادارے ادائیگیوں، تنازعات کے حل اور معاہدوں کی پاسداری کے حوالے سے وہی جوابدہی قبول نہیں کریں گے جو ایک سرکاری ادارے پر عائد ہوتی ہے۔کئی کسان رہنما اس فیصلے کو تین متنازع زرعی قوانین کی روح کی واپسی قرار دے رہے ہیں جنہیں کسانوں کی طویل تحریک کے بعد واپس لینا پڑا تھا۔ان کے مطابق حکومت براہ راست قوانین نافذ کرنے کے بجائے پالیسی فیصلوں کے ذریعے زرعی منڈیوں اور غذائی نظام میں نجی شعبے کا کردار بڑھا رہی ہے۔تنقید کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہندوستانی زراعت پہلے ہی متعدد چیلنجوں سے دوچار ہے۔ اگر غذائی نظام کے بنیادی ڈھانچے پر بھی کارپوریٹ کنٹرول بڑھ گیا تو اس کے اثرات خوراک کی دستیابی، رسائی، غذائیت اور استحکام جیسے بنیادی ستونوں پر پڑ سکتے ہیں۔ ان کے مطابق متنوع فصلوں پر مبنی روایتی زراعت کی جگہ زیادہ منافع بخش نقد آور فصلوں کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے،جس سے غذائی خود کفالت متاثر ہوگی۔بعض کسان رہنماؤں کا الزام ہے کہ زرعی پالیسیوں میں حالیہ تبدیلیوں کا مقصد بیرونی زرعی مصنوعات کے لیے ہندوستانی منڈی کو زیادہ کھولنا بھی ہوسکتا ہے۔ ان کے مطابق اگر بھاری سبسڈی والی درآمدی اجناس ملک میں داخل ہوئیں تو مقامی کسان ان کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔وہ یہ خدشہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ زراعت سے وابستہ زمینوں کی قیمتوں میں تبدیلی اور دیہی علاقوں میں معاشی دباؤ بالآخر زرعی زمین کے بڑے پیمانے پر حصول کا راستہ ہموار کرسکتے ہیں۔

پنجاب کے کسان رہنما ڈاکٹر درشن پال کے مطابق گزشتہ برسوں میں لاکھوں ہیکٹر زرعی زمین مختلف وجوہات کی بنا پر کاشت کے دائرے سے باہر ہوئی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان کی بڑی آبادی اب بھی دیہی علاقوں میں رہتی ہے اور زرعی معیشت کی کمزوری کا براہ راست اثر دیہی روزگار اور غذائی تحفظ پر پڑے گا۔وہ یہ بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ غذائیت کے حوالے سے پہلے ہی متعدد ریاستوں میں دالوں اور پروٹین کی کھپت مطلوبہ سطح سے کم ہے، ایسے میں غذائی نظام میں کسی بھی قسم کی عدم استحکام مزید مسائل پیدا کرسکتی ہے۔کسان رہنما حکومت کی زرعی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ پیداوار کی لاگت میں اضافے، کھاد کی قیمتوں اور زرعی اخراجات جیسے بنیادی مسائل پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی جارہی۔ ان کے مطابق اگر کسانوں کی آمدنی اور لاگت کے مسائل حل نہ کیے گئے تو صرف انفراسٹرکچر میں تبدیلی سے زراعت کو پائیدار نہیں بنایا جاسکتا۔ بھارتیہ کسان یونین کے جنرل سکریٹری جنگ ویر سنگھ کا کہنا ہے کہ اگر نجی کمپنیوں کو خریداری کے عمل میں زیادہ اختیار ملا تو منڈیوں اور آڑھتیوں کا وہ نظام کمزور پڑسکتا ہے جو طویل عرصے سے کسانوں کو سہارا دیتا آیا ہے۔وہ ہماچل پردیش میں سیب کے کاروبار کی مثال دیتے ہیں جہاں ان کے مطابق بڑی کمپنیوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ نے چھوٹے باغ مالکان کی سودے بازی کی قوت محدود کردی ہے۔کسان تنظیمیں اب اس پورے معاملے پر مشترکہ حکمت عملی تیار کررہی ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ اجارہ داری مخالف شرط بحال کی جائے، کسی ایک کارپوریٹ گروپ کی ذخیرہ اندوزی کی صلاحیت کی حد مقرر کی جائے اور اس فیصلے کے تمام مراحل کی غیر جانب دارانہ جانچ کرائی جائے۔ان کے مطابق ہندوستان کے غذائی نظام کی مضبوطی کا راستہ نجی اجارہ داری نہیں بلکہ ایف سی آئی اور دیگر سرکاری اداروں میں زیادہ عوامی سرمایہ کاری سے ہوکر گزرتا ہے۔

تملناڈو میں کمل کھلنے سے قبل ہی کیچڑ خشک ہوگیا

تمل ناڈو میں بی جے پی کے سابق ریاستی صدر انا ملائی کے استعفے اور نئی تحریک کے آغاز نے ہلچل پیدا کردی ہے۔مضمون میں ان کے مستقبل،بی جے پی کے امکانات اور ممکنہ سیاسی حکمت عملی پر بحث کی گئی ہے۔بی جے پی چاہتی ہے کہ جس طرح تقریباً پورا ملک اس کے زیر نگیں آچکا ہے اسی طرح جنوبی ہند کی ریاستیں بھی اس کے کنٹرول میں آجائیں۔اس کے لیے وہ مختلف حربے اختیار کرتی رہی ہے۔لیکن ان ریاستوں میں اس کا ایک بھی حربہ کامیاب نہیں ہوسکا۔حالانکہ اس کی کوششیں اس حد تک رنگ لے آئی ہیں کہ وہاں بھی اس کے کارکن بن گئے ہیں۔لیکن ابھی وہ اس خطے پر قبضہ جمانے میں ناکام ہے۔جنوبی ہند کی ایک ریاست تمل ناڈو بھی ہے۔جہاں حالیہ اسمبلی انتخابات میں اس نے اے آئی اے ڈی ایم کے کے ساتھ اتحاد کیا تھا تاکہ اس کے دوش پر سوار ہوکر ایوان اقتدار تک پہنچ جائے۔لیکن اس کی یہ کوشش بھی کامیاب نہیں ہوسکی۔

سہیل انجم

تمل ناڈو میں بی جے پی کے سابق ریاستی صدر انا ملائی کے استعفے اور نئی تحریک کے آغاز نے ہلچل پیدا کردی ہے۔مضمون میں ان کے مستقبل، بی جے پی کے امکانات اور ممکنہ سیاسی حکمت عملی پر بحث کی گئی ہے۔بی جے پی چاہتی ہے کہ جس طرح تقریباً پورا ملک اس کے زیر نگیں آچکا ہے اسی طرح جنوبی ہند کی ریاستیں بھی اس کے کنٹرول میں آجائیں۔ اس کے لیے وہ مختلف حربے اختیار کرتی رہی ہے۔لیکن ان ریاستوں میں اس کا ایک بھی حربہ کامیاب نہیں ہوسکا۔ حالانکہ اس کی کوششیں اس حد تک رنگ لے آئی ہیں کہ وہاں بھی اس کے کارکن بن گئے ہیں۔لیکن ابھی وہ اس خطے پر قبضہ جمانے میں ناکام ہے۔جنوبی ہند کی ایک ریاست تمل ناڈو بھی ہے جہاں حالیہ اسمبلی انتخابات میں اس نے اے آئی اے ڈی ایم کے کے ساتھ اتحاد کیا تھا تاکہ اس کے دوش پر سوار ہوکر ایوان اقتدار تک پہنچ جائے۔لیکن اس کی یہ کوشش بھی کامیاب نہیں ہوسکی۔اب وہاں اس کو ایک شدید دھچکہ لگا ہے۔اس کے سابق ریاستی صدر کے انا ملائی نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

تمل ناڈو نے اسمبلی انتخابات میں ایک تاریخ رقم کی ہے۔اب لگتا ہے وہ ایک اور تاریخ رقم کرنے کے جارہا ہے۔انتخابات میں جو تاریخ رقم ہوئی ہے اس کے ہیرو ہیں فلمی دنیا کے ہیرو تھلاپتی وجے اور اب جو تاریخ رقم ہونے جارہی ہے اس کے ہیرو بن سکتے ہیں سابق آئی پی ایس افسر کے انا ملائی۔ انھوں نے بی جے پی سے استعفیٰ دینے کے بعد ایک عوامی تحریک ''وی دی لیڈر'' کا آغاز کیا ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ اس تحریک کے شروع ہونے کے چوبیس گھنٹے کے اندر ہی 14 لاکھ سے زائد افراد اس سے منسلک ہوگئے ہیں۔ کے انا ملائی نے 2011 میں سول سروس کا امتحان پاس کیا تھا اور آئی پی ایس بنے تھے۔ انھوں نے اس عہدے پر رہتے ہوئے کچھ ایسے کارنامے انجام دیے کہ ان کو ''سنگھم'' کا خطاب دیا گیا۔ وہ وزیر اعظم نریندر مودی سے متاثر ہوئے اور پھر ملازمت ترک کرکے سیاسی میدان میں کود پڑے۔انھوں نے بی جے پی جوائن کرلی۔انھیں پہلے ریاستی نائب صدر اور پھر صدر مقرر کیا گیا۔ وہ ایک جوجھارو سیاست داں کے طور پر دیکھے گئے۔انھوں نے اپنی سرگرمیوں سے ریاست میں بی جے پی کو اتنا مضبوط کردیا کہ اس کا وجود محسوس کیا جانے لگا۔لیکن بعض امور پر بی جے پی اعلیٰ کمان اور ان کے درمیان اختلافات پیدا

ہوگئے۔بی جے پی نے تمل ناڈو میں بھی ہندوتوا کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی کوشش کی۔اس نے وہاں کے عوام پر ہندی تھوپنے کی بھی سعی کی۔ریاست میں ان دونوں باتوں کے لیے بی جے پی کی شدید مخالفت کی جانے لگی۔حکمراں جماعت ڈی ایم کے نے ہندی تھوپنے کی وزیر داخلہ امت شاہ کی کوششوں پر شدید تنقید کی۔ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انا ملائی بھی ان پالیسیوں سے خوش نہیں تھے۔ان کا یہ بیان کہ میں ادھر کچھ دنوں سے خود سے یہ سوال پوچھنے لگا تھا کہ میں بی جے پی لیڈر ہوں یا تمل ہوں۔میرے دل نے کہا کہ میں پہلے تمل ہوں اور پھر ایک قوم پرست ہندوستانی بھی ہوں۔یعنی وہ بھی تمل ناڈو کے تشخص کی بقا کے حق میں ہیں اور اگر ایسا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بی جے پی کی ہندوتوا کی پالیسی کے مخالف ہیں۔ان کے مطابق انھوں نے بی جے پی اس لیے جوائن کی تھی تاکہ صاف ستھری سیاست کی جا سکے۔لیکن شاید ان کو اس کا کوئی امکان نظر نہیں آیا لہٰذا انھوں نے بی جے پی سے ناطہ توڑ لیا۔

بہرحال ان کی کوششوں سے ریاست میں بی جے پی کو قدم جمانے کا موقع مل رہا تھا۔2022 کے شہری بلدیاتی انتخابات ان کی قیادت میں لڑے گئے۔ بی جے پی چنئی کے بیس وارڈوں میں دوسری پوزیشن پر رہی۔نتائج آنے کے بعد بی جے پی کے لیڈر کہنے لگے تھے کہ پارٹی ریاست میں کافی مضبوط ہورہی ہے۔ان انتخابی نتائج نے بی جے پی میں خود اعتمادی پیدا کردی۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں اس کو گیارہ فیصد ووٹ ملے۔لیکن وہ ایک بھی سیٹ جیتنے میں ناکام رہی۔اب جبکہ انا ملائی نے استعفیٰ دے دیا ہے تو آنے والے بلدیاتی انتخابات میں ان کے حامیوں کا الیکشن لڑنے کا قوی امکان ہے۔انا ملائی کے استعفیٰ کے بعد متعدد بی جے پی لیڈران دعویٰ کررہے ہیں کہ اس سے پارٹی کے امکانات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔لیکن زمینی حقائق اس کے برعکس منظرنامہ پیش کررہے ہیں۔ایسی خبریں ہیں کہ بڑی تعداد میں ان کے حامی بی جے پی چھوڑ چھوڑ کر جارہے ہیں۔ظاہر ہے اس کا اثر بی جے پی پر تو پڑنا ہی ہے۔ بی جے پی کے بعض رہنماؤں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم نے کسی عوامی تحریک کی یعنی انا ملائی کی تحریک کی حمایت نہیں کی ہے۔یہ بیان چغلی کھا رہا ہے کہ ان کے جانے سے بی جے پی یقیناً پریشان ہے۔وہ پہلے سے ہی استعفیٰ دینا چاہ رہے تھے۔انھوں نے دسمبر 2025 ہی میں پارٹی اعلیٰ کمان سے کہہ دیا تھا کہ وہ پارٹی چھوڑ رہے ہیں۔لیکن یہ کہہ کر ان کو روکا گیا کہ اس سے بی جے پی کے انتخابی امکانات پر اثر پڑے گا اس لیے وہ انتخابات تک رک جائیں۔ابھی تک انا ملائی نے کوئی سیاسی پارٹی نہیں بنائی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ انھوں نے ایک تحریک شروع کی ہے جس کا مقصد صاف ستھرا سماج قائم کرنا ہے لیکن اگر عوامی دباؤ پڑا تو وہ اپنی تحریک کو سیاسی پارٹی میں بھی بدل سکتے ہیں۔ بہرحال جہاں ایک طبقہ ان کے اس قدم کی ستائش کررہا ہے وہیں ایک دوسرا طبقہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہے۔اس کا خیال ہے کہ اگر وہ اپنی تحریک کو سیاسی روپ دیتے ہیں تو کوئی ضروری نہیں کہ وہ سیاست میں بھی کامیاب ہوجائیں۔تحریکیں اٹھتی ہیں،ان کو عوامی حمایت ملتی ہے اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ وہ دم توڑ دیتی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کانگریس کی حمایت سے ریاست میں چلنے والی وجے کی ٹی وی کے حکومت اگر اچھا کام کرے گی تو عوام کسی اور پارٹی کو کیوں موقع دیں گے۔ یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ڈی ایم کے رہنما کے کرونا ندھی اور اے آئی اے ڈی ایم کے کی رہنما جے للتا نے اپنی کارکردگی کی بنیاد پر ہی طویل عرصے تک ریاست میں حکومت کی۔لہٰذا اگر تھلاپتی وجے عوامی توقعات پر کھرے اترتے ہیں تو رائے دہندگان کسی دوسری پارٹی کو کیوں موقع دیں گے۔البتہ یہ بات شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے کہ انا ملائی نے استعفیٰ دیتے وقت بی جے پی رہنماؤں سے کیوں اجازت طلب کی۔انھوں نے صدر نتن نبین اور دیگر رہنماؤں سے بھی ملاقات کی۔انھوں نے ان کے آشیرواد سے استعفیٰ دیا۔اگر وہ بی جے پی کی پالیسی سے خوش نہیں تھے اور تمل ناڈو کے تشخص کا دفاع چاہتے تھے تو پارٹی سے نکل جاتے۔استعفیٰ منظور ہو یا نہ ہو۔ جانے کتنے سیاست داں پارٹی چھوڑتے ہیں اور استعفیٰ نامہ بھی نہیں دیتے ہیں۔انھوں نے استعفیٰ دیتے وقت بی جے پی رہنماؤں سے اتنے خوشگوار مراسم کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی۔کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ جو کچھ کررہے ہیں وہ بی جے پی کے اشارے پر کررہے ہیں۔سیاست میں کوئی چیز بعید نہیں ہوتی۔ممکن ہے بی جے پی اعلیٰ کمان نے ان سے کہا ہو کہ آپ الگ پارٹی بنائیں،ریاست میں اپنے قدم جمائیں اور جب آپ مضبوط ہوجائیں تو اپنے حامیوں کے ساتھ پارٹی میں واپس آجائیں۔حالانکہ سردست اس کا امکان کم ہے لیکن ایسا ہو بھی سکتا ہے۔ بی جے پی کسی بھی ریاست میں اپنے قدم جمانے کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کرسکتی ہے۔ وہ مختلف ریاستوں میں علاقائی پارٹیوں کے کندھے پر چڑھ کر ہی یہاں تک پہنچی ہے۔وہ تمل ناڈو میں بھی اپنی حکومت چاہتی ہے اس لیے یہ ایک درپردہ کھیل بھی ہوسکتا ہے۔

□□□

غزل

صدیاں جن میں زندہ ہوں وہ سچ بھی مرنے لگتے ہیں
دھوپ آنکھوں تک آ جائے تو خواب بکھرنے لگتے ہیں

انسانوں کے روپ میں جس دم سا※ بھٹکیں سڑکوں پر
خوابوں سے دِل، چہروں سے آئینے ڈرنے لگتے ہیں

کیا ہو جاتا ہے ان ہنستے، جیتے جاگتے لوگوں کو
بیٹھے بیٹھے کیوں یہ خود سے باتیں کرنے لگتے ہیں

عشق کی اپنی ہی رسمیں ہیں، دوست کی خاطر، ہاتھوں میں
جیتنے والے پتے بھی ہوں، پھر بھی ہرنے لگتے ہیں

دیکھے ہوئے وہ سارے منظر نئے نئے دکھلائی دیں
ڈھلتی عمر کی سیڑھی سے جب لوگ اُترنے لگتے ہیں

امجد اسلام امجد

اردو ادب کے افق کا روشن ستارہ: بشیر بدر

اردو ادب کے افق پر ستارے کی مانند چمکنے والے سیّد محمد بشیر بدر کو بہت سے نامور شعرا اور ادباء کی طرح آسودہ اور سہل زندگی میسر نہیں آئی۔ان کا بچپن اور جوانی جدوجہد، محنت اور حالات کے نشیب وفراز سے عبارت رہی۔ان کے والد پولس محکمے میں ایک معمولے درجے کے ملازم تھے۔محدود وسائل اور دُشوار حالات کے باوجود بشیر بدر نے اپنی صلاحیت اور عزم کے بل پر اردو ادب میں ایک منفرد مقام حاصل کیا اور اپنے فن کے ذریعے لاکھوں دلوں کو مسخر کرلیا۔بشیر بدر ۵۱ / فروری ۵۳۹۱ء کو اتر پردیش کے تاریخی شہر ایودھیا میں پیدا ہوئے۔اٹاوہ سے ہائی اسکول کا امتحان پاس کیا۔۷۵۹۱ء میں وہ سیتاپور میں پولس کانسٹبل کے عہدے پر فائز ہوئے،اسی دوران ان کے والد کا انتقال ہوگیا،جس کے بعد پورے خاندان کی کفالت کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر آ گئی۔معاشی مشکلات اور گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود انھوں نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔چنانچہ ۴۶۹۱ء میں خیرآباد سے ادیب کامل کا امتحان گولڈ میڈل کے ساتھ امتیازی نمبروں سے پاس کیا اور اپنی علمی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔بشیر بدر صاحب نے اسکول کے زمانے ہی سے شعر وسخن کی دنیا میں قدم رکھ دیا تھا۔ان کا کلام مختلف رسائل وجرائد میں شائع ہونے لگا،جس سے ان کی ادبی صلاحیتوں کو ابتدائی دور ہی میں پذیرائی حاصل ہوئی۔معروف ادیب قاضی عبدالستار کی سرپرستی اور رہنمائی میں وہ علی گڑھ پہنچے، جہاں انھوں نے علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی سے اردو میں ایم۔اے اور بعد ازاں Ph.D.کی ڈگری حاصل کرکے علمی وادبی میدان میں نمایاں مقام حاصل کیا۔۷۶۹۱ء میں انھوں نے پولس کی ملازمت چھوڑ دی اور یونی ورسٹی فیلوشپ کے ساتھ مشاعروں کی آمدنی سے اپنی زندگی کی گاڑی کو چلانے لگے۔والد کی زندگی میں ہی چچازاد بہن قمر جہاں سے شادی ہوئی جس سے تین اولادیں ہوئیں، ۴۸۹۱ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔اس کے بعد ۶۸۹۱ء میں محترمہ راحت سلطان (عرف راحت بدر) سے نکاحِ ثانی ہوئی جنھوں نے زندگی کی آخری سانس تک بشیر بدر کی ہمراہی کا صبر آزما فریضہ انجام دیا۔بشیر بدر کی زندگی میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی ایک ایسا سنگ میل ثابت ہوئی جس نے ان کے خوابوں اور زندگی کے رُخ کو نئی سمت عطا کی۔جب وہ علی گڑھ پہنچے تو ایک شاعر کی حیثیت سے ان کی شہرت خاصی پھیل چکی تھی اور ادبی حلقوں میں ان کا نام احترام سے لیا جانے لگا تھا۔ایم۔اے اردو کے نصاب میں اسی دَور کے چند ممتاز جدید شاعروں کے ساتھ ان کا کلام بھی شامل کیا گیا جو کسی بھی طالب علم کے لیے غیر معمولی اعزاز کی بات تھی۔یہ ان کی شاعرانہ عظمت اور ادبی مقبولیت کا واضح ثبوت تھا کہ طالب علمی کے زمانے میں ہی ان کی تخلیقات درس وتدریس کا حصہ بن گئیں۔۹۶۹۱ء میں غالب صدی کی تقریبات کے موقع پر اپنی ادارت میں ''علی گڑھ میگزین'' کا ایک خصوصی شمارہ شائع کیا، جسے ادبی حلقوں میں بے حد سراہا گیا۔ان کی علمی وادبی صلاحیتوں کا اعتراف اس وقت مزید نمایاں ہوا، جب انھوں نے ممتاز نقاد ومحقق آل احمد سرور کی نگرانی میں ''آزادی کے بعد اردو غزل کا تنقیدی مطالعہ'' کے عنوان سے اپنا تحقیقی مقالہ مکمل کیا۔اس وقیع علمی کام پر انھیں ۳۷۹۱ء میں Ph.D.کی ڈگری تفویض کی گئی۔یہ تحقیقی مقالہ اردو غزل کی تنقیدی روایت میں ایک اہم اضافہ سمجھا گیا جو اُن کی علمی بصیرت کا آئینہ دار ہے۔۱۸۹۱ء میں تحقیقی مقالے کے ابتدائی ابواب کو علیحدہ طور پر ''بیسویں صدی میں اردو غزل'' کے عنوان سے ایک مختصر کتاب کی شکل میں پیش کیا۔اسی سال ان کا تحقیقی مقالہ بھی انجمن ترقی اردو ہند نے شائع کیا۔اس کتاب میں جدید اردو غزل کے امتیازات واضح کرنے کے لیے بشیر بدر نے خود اپنے اشعار بطور مثال پیش کیے تھے۔علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں عارضی طور پر درس وتدریس کا فریضہ انجام دینے کے دوران ہی میرٹھ کالج، میرٹھ میں انھیں مستقل ملازمت مل گئی، جہاں کم وبیش بارہ سال تک درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے۔۲۸۹۱ء میں میرٹھ کے فرقہ وارانہ فسادات نے بشیر بدر کی زندگی پر گہرا اثر ڈالا۔ان فسادات کے دوران ان کا گھر نذرِ آتش کردیا گیا، جس کے ساتھ ان کا قیمتی گھریلو ساز وسامان، برسوں کی ادبی محنت کا سرمایہ، بے شمار غیر مطبوعہ کلام اور اہم دستاویزات بھی جل کر خاک ہوگئے۔یہ سانحہ ان کے لیے نہایت دردناک اور ناقابلِ فراموش تھا۔اسی حادثے کے بعد ۷/ جون ۷۸۹۱ء کو اردو، ہندی اور انگریزی کے متعدد اخبارات نے بشیر بدر کے ایک مشہور شعر کو اپنی سرخیوں کی زینت بنایا جو اُس دور کے حالات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔''یہ نئے مزاج کا شہر ہے، ذرا فاصلے سے ملا کرو'' یہ شعر نہ صرف ان کے ذاتی کرب اور تجربات کا آئینہ دار تھا بلکہ اُس عہد کی سماجی بے چینی، بے اعتمادی اور بدلتے انسانی رویّوں کی بھی عکاسی کرتا تھا۔۰۷۹۱ء سے ۰۱۰۲ء کے چالیس برسوں میں ہندوستان اور دوسرے ممالک کے مشاعروں کے لیے بشیر بدر لازم وملزوم کی حیثیت رکھتے تھے اور انھیں کبھی پیچھے مڑکر دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔علی گڑھ میں قیام کے دوران بشیر بدر کا پہلا شعری مجموعہ ۹۶۹۱ء میں ''اکائی'' کے نام سے شائع ہوا۔دوسرا چار برس بعد ''امیج'' نام سے سامنے آیا، جس نے ہم عصر شاعری میں انھیں سکہ رائج الوقت بنا دیا۔۵۸۹۱ء میں ان کا تیسرا شعری مجموعہ ''حسد'' منظرِ عام پر آیا اور ۹۹۹۱ء میں ان کے شعری مجموعہ ''آس'' پر ساہتیہ اکیڈمی کا انعام ملا اور اُسی سال حکومتِ ہند نے انھیں پدم شری کے خطاب سے نوازا۔مدھیہ پردیش اردو اکادمی کی صدارت شیوراج سنگھ چوہان کے دورِ اقتدار میں انھیں حاصل ہوئی۔بشیر بدر کی زندگی ادب وتہذیب کے فروغ اور انسانی قدروں کی آبیاری سے عبارت ہے۔انھیں اپنے عہد میں جو بے مثال مقبولیت حاصل ہوئی، وہ اردو شاعری کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔جگر مرادآبادی کے بعد شاید ہی کسی شاعر کو ایسی عوامی مقبولیت اور دلوں پر ایسی حکمرانی نصیب ہوئی ہو جیسی بشیر بدر کے حصے میں آئی۔انھوں نے شعر پڑھنے کے ساتھ ساتھ تقریر کو اپنا پیشہ بنالیا۔وہ چالیس منٹ میں بیس منٹ شعر گوئی کے لیے اور اسی قدر تقریر سے معیار متعین کیا۔مشاعروں میں آج شعر سے زیادہ لطیفے،تقریریں اور اپنے کوائف بیان کرنے کا جو مشغلہ ہر قابلِ ذکر شاعروں نے اپنا رکھا ہے،اس بدعت کا آغاز بشیر بدر کے ہاتھوں ہوا تھا۔وہ مشاعروں میں اپنی گفتگو کے دوران بظاہر بڑی انکساری اور عاجزی کا اظہار کرتے تھے، کبھی کانوں کو ہاتھ لگاتے، کبھی اپنی گالوں پر ہلکی سی تھپکی دے کر کہتے ''خدا جھوٹ نہ بلوائے'' اپنی ذات کو حقیر وفقیر قرار دیتے، لیکن ان کی گفتگو کا زیرلب آہنگ خودداری، وقار اور انا کی ایک خاص کیفیت کو بھی نمایاں کرتا تھا۔یہ انداز محض نمائش نہیں تھا بلکہ زندگی کے تلخ وشیریں تجربات سے گزر کر حاصل ہونے والی بصیرت کا عکاس بھی تھا۔اس انداز نے ان کی شخصیت کو نکھارا اور ان کے کلام کو گہرائی عطا کی۔بشیر بدر اپنی زندگی کے نشیب وفراز سے بخوبی واقف تھے۔اسی تجربے اور بصیرت کا اظہار انھوں نے اپنے اس مشہور ومعروف شعر میں کیا ہے:

شہرت کی بلندی بھی پل بھر کا تماشہ ہے
جس ڈال پہ بیٹھے ہو،وہ ٹوٹ بھی سکتی ہے

یہ شعر ان کی زندگی کے فلسفے، انکساری اور شہرت کی ناپائیداری کے شعور کی بھرپور ترجمانی کرتا ہے۔معروف غزل گو شاعر بشیر بدر ۸۲ /مئی ۶۲۰۲ء کو طویل علالت کے بعد بھوپال میں انتقال کرگئے۔ان کی وفات اردو ادب کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان اور اہلِ ادب کے لیے گہرے رنج والم کا سبب ہے۔بشیر بدر نے اپنی دل نشیں شاعری، منفرد اسلوب اور فکر انگیز اشعار کے ذریعے اردو ادب کے سرمایہ میں گراں قدر اضافہ کیا۔اگرچہ وہ جسمانی طور پر ہم لوگوں سے رخصت ہوگئے ہیں مگر ان کا شعری ورثہ ہمیشہ زندہ رہے گا اور آنے والی نسلوں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

سی بی ایس ای میں بے ضابطگیاں

دھرمیندر پردھان کی نااہلی کا ثبوت ہیں

پارٹی ترجمان جے رام رمیش نے کہا کہ وزارت تعلیم سے جڑے معاملات کی پرتیں لگاتار کھل رہی ہیں، دھرمیندر پردھان کی نااہلی بے نقاب ہوچکی ہے۔ کانگریس نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ سی بی ایس ای کے امتحان، آن اسکرین مارکنگ (او ایس ایم) نظام اور دوبارہ تشخیص (ری ویلیوایشن) کے عمل میں ہوئی بے ضابطگیوں سے ثابت ہوگیا ہے کہ دھرمیندر پردھان اہل نہیں ہیں اور ان کی نااہلی اب سب کے سامنے بے نقاب ہوگئی ہے۔ کانگریس کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے سنیچر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ وزارت تعلیم سے جڑے معاملات کی پرتیں لگاتار کھل رہی ہیں۔ سی بی ایس ای کے ری ویلیوایشن پورٹل کیلئے منتخب کمپنی سی او ای ایم پی ٹی نے سائبر سیکوریٹی سے متعلق جن سرٹیفکیٹس کو ٹینڈر کے عمل میں پیش کیا تھا، ان میں سنگین خامیاں تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک سرٹیفکیٹ کسی دوسرے کسٹمر سے متعلق تھا اور اس کی میعاد ختم ہوچکی تھی جبکہ دوسرا صرف عارضی ایپلی کیشن کے آڈٹ پر مبنی تھا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ان حقائق کے باوجود سی بی ایس ای نے کمپنی کو اونچی

شرحوں پر ٹھیکہ فراہم کیا۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ فروری ۲۰۲۵ء میں کچھ اتھیکل ہیکرز نے پورٹل کی سائبر سیکوریٹی میں سنگین خامیوں کی طرف توجہ دلائی تھی لیکن سی بی ایس ای نے طویل عرصے تک ان حقائق کو تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بعد میں سی بی ایس ای کو ری ویلیوایشن کے عمل کیلئے سی او ای ایم پی ٹی کے پلیٹ فارم کا استعمال بند کرکے اپنا الگ پورٹل تیار کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزارت تعلیم نے امتحان کے انعقاد، او ایس ایم نظام اور ری ویلیوایشن کے عمل میں زیادہ جوابدہی دکھائی ہوتی تو لاکھوں طلبہ اور ان کے خاندانوں کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ یہ پورا واقعہ وزارت تعلیم کے کام کاج پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے اور اس سے دھرمیندر پردھان کا طریقہ کار اور نااہلی بے نقاب ہوئی ہے۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان پر سی بی ایس ای میں مبینہ بے ضابطگیوں کی وجہ سے اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے سخت تنقید کی جارہی ہے اور ان کے استعفے کا مطالبہ زور پکڑ رہا ہے۔ جون 2026 کے اوائل میں، کانگریس اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے امتحانی نظام، آن اسکرین مارکنگ اور دوبارہ تشخیص (ری ویلیوایشن) کے عمل میں خرابیوں کو بنیاد بناکر وزیر تعلیم کو نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے الزام لگایا ہے کہ ایک نجی کمپنی (کوئیمپٹ) نے سی بی ایس ای کا ٹینڈر حاصل کرنے کے لیے مبینہ طور پر سائبر سیکیورٹی کے جعلی سرٹیفکیٹ جمع کروائے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ وزیر تعلیم کی ناکامی اور نااہلی کا ثبوت ہے۔ اپوزیشن کا دعویٰ ہے کہ سی بی ایس ای کے امتحانات اور نتائج کی دوبارہ جانچ کے عمل میں شفافیت کی کمی رہی ہے، جس سے لاکھوں طلبہ کا مستقبل متاثر ہوا ہے۔ مئی 2026 کے آخری ہفتے میں، وزارت تعلیم نے سی بی ایس ای کے پوسٹ ایگزامینیشن سروسز پورٹل پر آنے والے تکنیکی مسائل اور سرور کی کارکردگی کی جانچ کے لیے آئی آئی ٹی (IIT) کے پروفیسرز اور تکنیکی ماہرین پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی ٹیم تشکیل دی ہے۔

مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے

بھدرواہ میں چوتھے لیوینڈر فیسٹیول کا افتتاح کیا

سرینگر: لیوینڈر نے بھدرواہ کے چھوٹے سے قصبے کو ایک قومی شناخت اور ہندوستان کی اقتصادی ترقی میں ایک قومی کردار دیا ہے۔ جسے کبھی ایک دور افتادہ پہاڑی قصبہ سمجھا جاتا تھا، آج ہندوستان کی دیہی اسٹارٹ اپ تحریک کی روشنی کے طور پر ابھرا ہے۔ یہ بات پی ایم او میں مرکزی وزیر مملکت اور سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بھدرواہ میں 2 روزہ چوتھے لیوینڈر فیسٹیول 2026 کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔ سی ایس آئی آر۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف انٹیگریٹیو میڈیسن، جموں کے زیر اہتمام، دوروزہ فیسٹیول لیوینڈر گوگلوبل کے تھیم کے تحت بھدرواہ کے روایتی زرعی علاقے سے ہندوستان کے معروف لیوینڈر کی کاشت اور مہک کے کاروبار کے مرکز میں نمایاں تبدیلی کا جشن منایا گیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر نے، جو کہ زمینی سائنس کے مرکزی وزیر نے بھدرواہ کو ٹیکنالوجی کی قیادت میں دیہی تبدیلی کی سب سے کامیاب مثالوں میں سے ایک قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جامنی رنگ کے انقلاب نے یہ ظاہر کیا کہ کس طرح دور دراز پہاڑی علاقوں میں سائنسی تحقیق کو پائیدار معاش اور کاروبار میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مرکزی وزیر نے لیوینڈر مشن کی کامیابی کا سہرا وزیراعظم نریندر مودی کے اسٹارٹ اپ انڈیا کے وژن اور سائنس پر مبنی ترقی کو دیا۔ انہوں نے یاد کیا کہ وزیراعظم مودی نے من کی بات کے 99ویں ایپی سوڈ کا ایک اہم حصہ بھدرواہ کی لیوینڈر کی کامیابی کی کہانی کو وقف کیا تھا۔ مشن کے معاشی اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے نوٹ کیا کہ لیوینڈر کی کاشت سے وابستہ کئی نوجوان کاروباری افراد ویلیو ایڈڈ مصنوعات کی کاشت، پروسیسنگ اور مارکیٹنگ کے ذریعے خاطرخواہ آمدنی حاصل کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھدرواہ کے ماڈل کا فی الحال مطالعہ کیا جارہا ہے اور ہمالیائی اور شمال مشرقی ریاستوں میں اس کی نقل تیار کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر نے کہا کہ بھدرواہ اور پورے ڈوڈہ خطہ نے گزشتہ بارہ برسوں میں قابل ذکر ترقیاتی پیش رفت دیکھی ہے۔ انہوں نے قومی شاہراہ 244 پر جاری کام پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بہتر رابطے خطے کے سماجی و اقتصادی منظرنامے کو تبدیل کر رہے ہیں اور ترقی اور مواقع کی نئی راہیں کھول رہے ہیں۔ مرکزی وزیر نے لیوینڈر مشن کی کامیابی کا سہرا سائنسی اداروں، صنعت کے ماہرین اور صلاحیت سازی کے اقدامات کی فعال شمولیت کو قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلسل ہینڈ ہولڈنگ، ٹیکنالوجی سپورٹ اور عالمی سطح کی کانفرنسوں نے ماڈل کو ملک کے دیگر حصوں تک پھیلانے میں مدد کی۔

مغربی بنگال آیوشمان بھارت

پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا کو نافذ کرنے کیلئے تیار

نئی دہلی: یونیورسل ہیلتھ کوریج کی طرف ہندوستان کے سفر میں ایک اہم سنگ میل کو نشان زد کرتے ہوئے، حکومت مغربی بنگال کل آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا (AB PM-JAY) میں شامل ہونے والی ہے، جو دنیا کی سب سے بڑی عوامی طور پر فنڈڈ ہیلتھ انشورنس اسکیم ہے۔ ریاست میں اسکیم کے نفاذ کے لیے ایک مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر وگیان بھون، نئی دہلی میں وزارت صحت اور خاندانی بہبود، حکومت ہند، اور محکمہ صحت اور خاندانی بہبود، حکومت مغربی بنگال کے زیراہتمام، نیشنل ہیلتھ اتھارٹی کے درمیان دستخط کیے جائیں گے۔ مفاہمت نامے پر دستخط کے ساتھ، مغربی بنگال آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا ک کو نافذ کرنے والا ملک کا 36 واں ریاست /مرکزی علاقہ بن جائے گا۔ یہ ترقی ملک بھر کے تمام شہریوں کے لیے مساوی اور قابل رسائی صحت کی دیکھ بھال کے حصول کے سفر میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ ایم او یو پر دستخط کی تقریب کی صدارت صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر جناب جے پی نڈا، مغربی بنگال کے چیف منسٹر جناب سوبھندو ادھیکاری کی موجودگی میں، کریں گے۔

آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا اہل استفادہ کنندگان کو ثانوی اور ترتیری نگہداشت کے اسپتال میں داخل ہونے کے لیے فی خاندان 5 لاکھ روپے تک کا ہیلتھ کور فراہم کرتا ہے۔ اس کے آغاز کے بعد سے، یہ اسکیم ہندوستان کی صحت کی دیکھ بھال میں تبدیلی کے ایک سنگ بنیاد کے طور پر ابھری ہے، جس سے جیب سے باہر ہونے والے اخراجات کو کم کیا گیا ہے اور سرکاری اور نجی اسپتالوں کے وسیع نیٹ ورک کے ذریعے معیاری علاج تک رسائی کو بہتر بنایا گیا ہے۔ مغربی بنگال میں آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا کے نفاذ سے ریاست کے لاکھوں اہل استفادہ کنندگان کو صحت کے تباہ کن اخراجات کے خلاف مالی تحفظ فراہم کرنے کی توقع ہے جبکہ پورے ملک میں صحت کی دیکھ بھال کے فوائد کی ہموار نقل وحمل کو قابل بنایا جائے گا۔ یہ معیاری اور سستی صحت کی دیکھ بھال کی خدمات تک رسائی کو بڑھا کر ریاست کے صحت کی دیکھ بھال کے ماحولیاتی نظام کو بھی مضبوط کرے گا۔

تیل کے جھٹکے کے باوجود ہندوستان ۸ ⁄ فیصد سے زیادہ ترقی کرسکتا ہے: نیل کنٹھ مشرا

ورلڈ بینک میں ہندوستان کے نئے تعینات ہونے والے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے نیل کنٹھ مشرا نے کہا ہے کہ ہندوستان کی ترقی کی رفتار بدستور مضبوط ہے

نئی دہلی: ورلڈ بینک میں ہندوستان کے نئے تعینات ہونے والے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے نیل کنٹھ مشرا نے کہا ہے کہ ہندوستان کی ترقی کی رفتار بدستور مضبوط ہے اور خدشہ ہے کہ خام تیل کی قیمتوں کے جھٹکے پٹڑی سے اتر جائیں گے، یہ ایک "بیاناتی مسئلہ ہے، حقیقت نہیں۔ ایک خصوصی انٹرویو میں، مشرا نے مغربی ایشیا میں کشیدگی کے درمیان ہندوستانی معیشت کے نقطہ نظر پر بات کی، انہوں نے دلیل دی کہ ترقی کو بڑے نقصان کے بغیر تیل کی اونچی قیمتوں کو جذب کرنے کے لیے ہندوستان زیادہ تر توانائی کے درآمد کنندگان سے بہتر مقام پر ہے مشرا وزیراعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے رکن بھی ہیں اور ایک ماہر معاشیات اور مارکیٹ کے ماہر کے طور پر اپنے کام کے لیے بڑے پیمانے پر جانا جاتا ہے۔ نمو کے بارے میں، مشرا نے نشاندہی کی کہ مالیاتی اور مالیاتی سرگرمیوں کے باوجود ہندوستان نے مالی سال 25 میں 1.7 فیصد کی توسیع کی، یعنی قرض کی نموسست ہورہی تھی اور حکومت مالیاتی خسارے کو سخت کررہی تھی۔ انہوں نے کہا، اگر مالیاتی اور مالیاتی سختی کے باوجود ہماری ترقی 1.7 فیصد تھی، تو اس کا مطلب ہے کہ اس کے بغیر ترقی زیادہ ہوتی۔ اب، مانیٹری ٹیل ونڈز کے ساتھ جب کریڈٹ کی نمو میں تیزی آتی ہے اور بجٹ خسارہ پچھلے سال سے کم نہیں ہے، اس کا اندازہ ہے کہ فروری۔ مارچ 2026 تک معیشت 8٪+ کی شرح سے ترقی کررہی تھی۔ آپ سیمنٹ کی انوینٹری نہیں بنا سکتے۔ جو کچھ خریدا جارہا ہے وہ کھایا جارہا ہے، انہوں نے نوٹ کیا، منفی جذبات کا جواز پیش کرنا مشکل بنا رہا ہے۔ مشرا نے کہا کہ اگرچہ ٹیکنالوجی پر عالمی مباحثوں میں جدید ترین AI ماڈل کی ترقی اور اعلیٰ درجے کی چپ مینوفیکچرنگ کی دوڑ کا غلبہ ہے، ہندوستان کا اقتصادی قدر کی تخلیق کا راستہ ایک مختلف حکمت عملی میں مضمر ہے: نظامی چیلنجوں کو حل کرنے کے لیے انٹیلی جنس کی بڑے پیمانے پر، بڑے پیمانے پر تعیناتی۔ بھارت مصنوعی ذہانت اور سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ میں عالمی لیڈروں سے پیچھے ہوسکتا ہے، لیکن ملک کے پاس صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور بینکنگ جیسے شعبوں میں حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنے کے لیے AI کی تعیناتی کے ذریعے قدر پیدا کرنے کا ایک اہم موقع ہے۔ مشرا نے تسلیم کیا کہ ہندوستان فی الحال عالمی سرمایہ کاروں کی دلچسپی کو فروغ دینے والی ٹیکنالوجیز میں ایک بڑا کھلاڑی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک مسئلہ ہے کہ آج کی دنیا مصنوعی ذہانت اور سیمی کنڈکٹرز اور DRAM اور بڑے لینگویج ماڈلز کے بارے میں ہے۔ اور ابھی تک ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ مشرا نے اس فرق کا ایک حصہ امریکہ جیسے ممالک کے مقابلے ہندوستان میں خطرے کے سرمائے کی محدود دستیابی کو قرار دیا۔ فی کس دولت کی ان سطحوں پر، معیشت میں کافی رسک کیپیٹل نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاں کچھ ہندوستانی AI فرمیں چند سو ملین ڈالر اکٹھا کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں، معروف عالمی AI کمپنیاں دسیوں ارب ڈالر کی فنڈنگ کو راغب کررہی ہیں۔

ای۔جاگرتی نے ای۔گورننس 2026 کے قومی ایوارڈز میں سلور ایوارڈ جیتا

نئی دہلی: محکمہ امورِ صارفین کے ای۔ جاگرتی پلیٹ فارم کو قومی ای۔ گورننس ایوارڈز 2026 میں سلور ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ یہ اعزاز زمرہ اوّل: ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے سرکاری عمل کی ازسرِنو تشکیل اور ڈیجیٹل تبدیلی کے تحت دیا گیا۔ یہ باوقار ایوارڈ محکمہ انتظامی اصلاحات وعوامی شکایات کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ کامیابی ایک سخت اور جامع جانچ کے عمل کے بعد حاصل ہوئی، جس میں مرکزی وزارتوں، مختلف محکموں اور ریاستی حکومتوں کی جانب سے موصول ہونے والی 341 نامزدگیوں کا جائزہ لیا گیا۔ یہ اعزاز اس حقیقت کی توثیق کرتا ہے کہ ای۔ جاگرتی ٹیکنالوجی پر مبنی اور شہریوں پر مرکوز خدمات کے ذریعے صارفین کی شکایات کے ازالے کے نظام میں مؤثر اور انقلابی تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کررہا ہے۔ یکم جنوری 2025 کو شروع کیے گئے ای۔ جاگرتی پلیٹ فارم نے چار سابقہ نظاموں اوسی ایم ایس، ای۔ داخل، این سی ڈی آر سی ایم ایس اور کونفونٹ کو یکجا کرکے ایک واحد، مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے مزین اور مکمل طور پر کاغذ سے پاک پلیٹ فارم کی شکل دے دی ہے۔ آغاز سے اب تک اس پلیٹ فارم کے ذریعے 29.2 لاکھ سے زائد صارفین کے معاملات درج کیے جاچکے ہیں، جبکہ 2.07 لاکھ سے زیادہ معاملات نمٹائے بھی جاچکے ہیں۔ اس طرح معاملات کے تصفیے کی مجموعی شرح 75.90 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ اس پلیٹ فارم نے ملک اور بیرونِ ملک مقیم صارفین کے لیے انصاف تک رسائی کو نہایت آسان اور مؤثر بنادیا ہے، جس کے ذریعے وہ کسی بھی مقام سے بلا رکاوٹ اپنی شکایات درج کرواسکتے ہیں اور ان کے ازالے کے عمل سے مستفید ہوسکتے ہیں۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے انڈونیشیائی ہم منصب سوگیونو سے ملاقات کی

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور ان کے انڈونیشیائی ہم منصب سوگیونو نے اتوار کو نئی دہلی میں 8ویں انڈونیشیا۔ ہندوستان مشترکہ کمیشن کی میٹنگ کی مشترکہ صدارت کی، جس میں جامع حکمت عملی کے تحت اہم ترجیحات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ "نئی دہلی میں ہندوستان کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کے ساتھ 8ویں انڈونیشیا۔ انڈیا جوائنٹ کمیشن میٹنگ کی شریک صدارت کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ ہم نے انڈونیشیا۔ انڈیا جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے تحت اہم ترجیحات پر تبادلہ خیال کیا، تجارت اور بحری سلامتی سے لے کر ڈیجیٹل کنیکٹوٹی، صحت سے متعلق بنیادی ڈھانچے اور لوگوں کے درمیان رابطوں تک۔ وزیراعظم نریندر مودی کے جکارتہ کے آنے والے دورے کے منتظر ہیں۔ یہ دورہ ہمارے تعاون کو مزید گہرا کرنے اور ہمارے لوگوں کے لیے ٹھوس فوائد فراہم کرنے کا ایک اہم موقع ہوگا۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے بھی ایکس کو لے کر کہا،" وزیر خارجہ سوگیونو کے ساتھ 8ویں ہندوستان۔ انڈونیشیا جوائنٹ کمیشن کی میٹنگ کی شریک صدارت کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ حالیہ برسوں میں ہماری جامع اسٹریٹجک شراکت داری میں زبردست ترقی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا،" ہمارے سیاسی، دفاع اور سلامتی، سمندری اور جہاز رانی، تجارت، فن ٹیک، صحت، فارماسیوٹیکل، کھاد، اہم معدنیات کے ساتھ ساتھ سیاحت، تعلیم اور ثقافتی تعاون پر ٹھوس بات چیت ہوئی۔

برطانوی ارکانِ پارلیمنٹ کا پاکستانی زیرِقبضہ کشمیر کی صورتحال پر تشویش کا اظہار

لندن: برطانیہ کے ارکانِ پارلیمنٹ کے ایک گروپ نے برطانوی وزیر خارجہ یوویٹ کوپر کو خط لکھ کر پاکستانی زیرِ قبضہ کشمیر کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ خط میں ارکانِ پارلیمنٹ نے مواصلاتی بندشوں، گرفتاریوں اور بڑھتی ہوئی کشیدگی کی اطلاعات کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے برطانوی حکومت پر زور دیا کہ وہ اس معاملے کو مناسب سفارتی ذرائع سے اٹھائے اور زمینی صورتحال کے بارے میں وضاحت طلب کرے۔ ارکانِ پارلیمنٹ کا کہنا تھا کہ پابندیوں اور گرفتاریوں کی اطلاعات نے برطانیہ میں مقیم کشمیری برادری میں تشویش پیدا کی ہے، جن کے اس خطے سے قریبی خاندانی روابط ہیں۔ انہوں نے شہری آزادیوں، عوامی تحفظ اور پاکستانی زیرِقبضہ کشمیر کے لوگوں کے اپنے اہلِ خانہ اور بیرونی دنیا سے آزادانہ رابطے کے حق پر توجہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ یہ خط ایسے وقت سامنے آیا ہے جب خطے میں بدامنی اور کشیدگی میں اضافے کی اطلاعات مسلسل سامنے آرہی ہیں۔

بھارت۔ نیپال ڈپلومیسی۔ تعاون کا ایک نیا دور

نئی دہلی: نیپال کے وزیر خارجہ ششر کھنال نے وزیراعظم بلن شاہ کی قیادت میں ایک تازہ، نتیجہ خیز سفارتی نقطہ نظر پر زور دیتے ہوئے نیپال بھارت تعلقات میں تبدیلی کا اشارہ دیا۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ بات کرتے ہوئے، کھنال نے مشترکہ قدیم تہذیب پر روشنی ڈالی جو مضبوط دوطرفہ تعلقات کی بنیاد رکھتی ہے۔ کھنال نے زور دیا کہ نیپال کی نئی حکومت، اصلاحات اور ترقی کے مینڈیٹ کے ساتھ، جدید شراکت داری اور باہمی مواقع پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، ہندوستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے بحرانوں کے دوران ہندوستان کی اہم مدد کو تسلیم کیا، بشمول مغربی ایشیا کی جاری صورتحال کے درمیان ضروری وسائل کی بلاتعطل فراہمی۔ کھنال نے ماضی کے تعاون کے لیے اظہار تشکر کیا اور مستقبل میں اعلیٰ سطحی مصروفیات کی راہ ہموار کرنے کے لیے نتیجہ خیز بات چیت کی توقع ظاہر کی۔

وہ ہندوستان کو ایک اقتصادی

پاور ہاؤس کے طور پر دیکھتے ہیں: نیپالی وزیر خارجہ

نئی دہلی: نیپالی وزیر خارجہ ششر کھنال نے اتوار کو ہندوستان کے ساتھ ترقی پر مبنی شراکت داری کی وکالت کی، اور زور دے کر کہا کہ کھٹمنڈو ایک ابھرتے ہوئے ہندوستان کے ساتھ تعاون کرنے کی شدید خواہش رکھتا ہے جس نے خود کو ایک بڑی اقتصادی اور تکنیکی قوت کے طور پر قائم کیا ہے۔ ہندوستان کے اپنے سرکاری دورے کے دوران ایک میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، کھنال نے دونوں ملکوں کے درمیان گہرے تہذیبی اور ثقافتی روابط پر زور دیا، اور اس رشتے کو محض جغرافیہ سے بالاتر قرار دیتے ہوئے کہا کہ "ہم نقشے پر محض پڑوسی نہیں ہیں؛ ہم انہی دریاؤں کے بچے ہیں۔ اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ پریس میں عوامی کردار کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، ہماری جیسی متحرک، تکثیری جمہوریتوں میں، میڈیا ہمارے دوروں کی داستان کا حتمی محافظ ہے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ نیپال کی موجودہ سیاسی قیادت روایتی جغرافیائی سیاسی رگڑ سے آگے بڑھنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کے بجائے ترقی پسند ترقی، بہتر رابطے اور اقتصادی ترقی پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ کھنال نے کہا" جب ہم سرحد کے اس پار دیکھتے ہیں، تو ہم ہندوستان کو ایک

اقتصادی پاور ہاؤس کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم ایک ابھرتا ہوا ہندوستان دیکھ رہے ہیں جس نے عالمی سطح پر خود کو ایک متحرک، تیزی سے بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی اور اقتصادی طاقت کے طور پر نئے سرے سے متعین کیا ہے۔ ہم خواہش، اختراع اور عمل کے اس ہندوستان کے ساتھ جڑنا چاہتے ہیں۔ قومی راجدھانی میں اپنی اعلیٰ سطحی سفارتی مصروفیات کی تفصیلات بتاتے ہوئے، کھنال نے نوٹ کیا کہ انہوں نے وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ دوطرفہ تعاون کے مرکزی مسائل کی ایک وسیع رینج پر تفصیلی بات چیت کی۔ انہوں نے تصدیق کی، ہماری بات چیت میں نیپال۔ ہندوستان تعلقات کے مکمل اسپیکٹرم کا احاطہ کیا گیا۔ وزیر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ نیپال ہندوستان کے ساتھ اپنی مصروفیات کے بالکل مرکز میں اقتصادی تبدیلی کی کوشش کرتا ہے، دوطرفہ تعلقات کو پرانی جغرافیائی سیاسی دشمنیوں کی عینک سے دیکھنے کے عمل کو مضبوطی سے مسترد کرتا ہے۔

عیدالاضحیٰ 2026، صفا بیت المال انڈیا کے زیرِ اہتمام 13,152 قربانیاں، 2 لاکھ 39 ہزار سے زائد افراد مستفید

صفا بیت المال انڈیا نے عیدالاضحیٰ 2026 کے موقع پر خدمتِ خلق اور فلاحِ انسانیت کی اپنی درخشاں روایت کو برقرار رکھتے ہوئے تلنگانہ، مہاراشٹر، کرناٹک، اوڈیشہ، بہار، مغربی بنگال اور جھارکھنڈ کے مختلف سلم اور غربت زدہ علاقوں میں قربانی کا عظیم انتظام انجام دیا۔ اہلِ خیر کے تعاون، اعتماد اور بھرپور شرکت سے مجموعی طور پر تیرہ ہزار ایک سو باون قربانیاں انجام دی گئیں، جن کے ذریعے انسٹھ ہزار آٹھ سو اسّی مستحق خاندانوں اور جملہ دو لاکھ انچالیس ہزار پانچ سو بیس (520,39,2) ضرورت مند افراد تک قربانی کا گوشت باعزت انداز میں پہنچایا گیا۔ صفا بیت المال کی یہ کاوش محروم، نادار اور پسماندہ طبقات کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کی ایک مخلصانہ اور قابل قدر کوشش ہے۔ عیدالاضحیٰ محض ایک مذہبی فریضے کی ادائیگی کا نام نہیں بلکہ ایثار، قربانی، ہمدردی اور اجتماعی خیر خواہی کا ایک عظیم پیغام بھی ہے۔ صفا بیت المال نے اسی جذبے کو عملی شکل دیتے ہوئے دور دراز دیہاتوں، پسماندہ بستیوں، کچی آبادیوں اور ضرورت مند خاندانوں تک قربانی کا گوشت پہنچانے کا اہتمام کیا، تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہوسکیں۔ اس عظیم مہم کے دوران رضا کاروں اور کارکنان نے نہایت محنت، دیانت داری اور ذمہ داری کے ساتھ قربانی کے جانوروں کی خریداری، ذبح، تیاری اور گوشت کی منصفانہ تقسیم کے تمام مراحل انجام دیے۔ خصوصی توجہ اس امر پر دی گئی کہ مستحق خاندانوں تک امداد عزت و وقار کے ساتھ پہنچے اور قربانی کے اس عظیم شعیرے کے ثمرات زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد تک منتقل ہوں۔ اہلِ خیر کے اعتماد اور تعاون نے اس کارِ خیر کو غیر معمولی وسعت عطا کی، جس کے نتیجے میں ہزاروں خاندانوں کے چہروں پر خوشیوں کی رونق لوٹ آئی اور عید کے مبارک دنوں میں انہیں محبت، احساسِ اپنائیت اور معاشرتی یکجہتی کا عملی احساس حاصل ہوا۔ یہ کامیابی درحقیقت ان تمام مخیر حضرات، معاونین اور خیر خواہوں کی اجتماعی کاوشوں کا ثمر ہے جنہوں نے صفا بیت المال کے پلیٹ فارم پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے حصے کی قربانی مستحقین تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ ادارہ صفا بیت المال اپنے تمام معاونین، اہلِ خیر حضرات، رضا کاروں، کارکنان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز اہلِ خیر سے اپیل کرتا ہے کہ وہ صفا بیت المال کے ساتھ اپنا تعاون اور وابستگی برقرار رکھیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ مستحق افراد تک خدمت کا یہ سفر مسلسل جاری رہ سکے اور معاشرے کے محروم طبقات کو سہارا فراہم کرنے کی یہ کوشش مزید مضبوط اور مؤثر بن سکے۔

مودی حکومت کے ۱۲ ⁄ سالوں نے ایک پرامید ہندوستان بنایا ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ نریندر مودی حکومت کے بارہ سالوں نے ہندوستان کو موقع، اختراع اور خوداعتمادی سے چلنے والے ایک پرجوش ملک میں تبدیل کردیا ہے

نئی دہلی: مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اتوار کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نریندر مودی حکومت کے بارہ سالوں نے ہندوستان کو موقع، اختراع اور خوداعتمادی سے چلنے والے ایک پرجوش ملک میں تبدیل کردیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ گورننس اصلاحات، تکنیکی جمہوریت اور شہری مرکوز پالیسیوں نے بنیادی طور پر ہندوستانیوں کے سوچنے کے انداز کو بدل دیا ہے۔ وزیر نے ترقی کے اگلے مرحلے کا بھی خاکہ پیش کیا، یہ بتاتے ہوئے کہ ہندوستان کی خلائی معیشت، جو فی الحال 9 بلین ڈالر کے قریب ہے، اگلے سات سے آٹھ سالوں میں تقریباً 45 بلین ڈالر تک پھیلنے کی توقع ہے کیونکہ ملک 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بننے کے ہدف کی طرف بڑھ رہا ہے۔ مسلسل خدمات انجام دینے والے منتخب وزیراعظم کے طور پر وزیر اعظم نریندر مودی کے 4,399 دنوں کے دفتر میں رہنے کی عکاسی کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے پچھلی دہائی کے دوران قابل پیمائش نتائج کی ایک حد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا خلائی سٹارٹ اپ ایکوسسٹم چند سال پہلے سٹارٹ اپس کی ایک عددی تعداد سے بڑھ کر آج تقریباً 400 ہوگیا ہے، حال ہی میں ایک سٹارٹ اپ نے یونیکورن کا درجہ حاصل کرلیا ہے۔ ہندوستان کی خلائی معیشت کی مالیت اب تقریباً 9 بلین ڈالر ہے اور اگلے سات سے آٹھ سالوں کے اختتام تک اس کے 45 بلین ڈالر تک پہنچنے کا امکان ہے۔ وزیر نے کہا کہ ملک کا اسٹارٹ اپ ایکوسسٹم 2014 میں تقریباً 350-400 اسٹارٹ اپس سے بڑھ کر اس وقت 2.3 لاکھ سے زیادہ ہوگیا ہے، جس سے تقریباً 24-25 لاکھ ملازمتیں پیدا ہوئی ہیں۔ ان میں سے تقریباً نصف سٹارٹ اپ ٹائر-II اور ٹائر-III شہروں میں واقع ہیں، جب کہ 35-39 فیصد خواتین کی زیر قیادت ہیں۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ حالیہ خلائی لانچ میں تقریباً 1,500 میڈیا اہلکاروں اور تقریباً 10,000 تماشائیوں کی شرکت دیکھی گئی، جو سائنس اور ٹیکنالوجی کے ساتھ بڑھتی ہوئی عوامی مصروفیت کی عکاسی کرتی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ حکومت کی ابتدائی اصلاحات میں سے کچھ شہری مرکوز گورننس ماڈل کی طرف تبدیلی کی علامت ہیں۔ انہوں نے دستاویزات کی گزیٹیڈ افسر کی تصدیق کی ضرورت کو ختم کرنے اور خود تصدیق کی اجازت کے فیصلے کو ایک تاریخی قدم قرار دیا جس سے شہریوں بالخصوص نوجوانوں میں اعتماد کا اشارہ ملتا ہے۔ وزیر نے سرکاری بھرتیوں کے متعدد زمروں میں انٹرویوز کے خاتمے کا بھی حوالہ دیا، کہا کہ اس اقدام سے میرٹ کی بنیاد پر انتخاب کو تقویت دیتے ہوئے اقربا پروری، صوابدید اور بددیانتی کے مواقع کم ہوئے ہیں۔ وزیر نے مزید کہا کہ ان اصلاحات نے یہ اعتماد پیدا کرنے میں مدد کی کہ کامیابی اثر ورسوخ یا سفارش کے بجائے قابلیت اور محنت سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ استدلال کرتے ہوئے کہ پچھلے 12 سالوں میں سب سے زیادہ گہری تبدیلی نفسیاتی ہے، طریقہ کار کے علاوہ، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان نے ایک نئی خواہش مند ثقافت کے عروج کا مشاہدہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا،" وزیراعظم مودی کے دور میں پچھلے 12 سالوں میں جو ذہنیت کی تبدیلی آئی ہے وہ سب سے بڑی پہچان ہے۔" جس طرح کے خواہش مند اضافہ ہوا ہے "میں بھی یہ کرسکتا ہوں پہلے نہیں تھا۔ وزیر نے کہا کہ یہ تبدیلی چھوٹے شہروں اور غیر میٹروپولیٹن پس منظر سے ابھرنے والے سول سروسز ٹاپرز کی بڑھتی ہوئی تعداد میں نظر آتی ہے، جو ٹیکنالوجی، شفافیت اور منصفانہ مسابقت کے ذریعے مواقع کی جمہوریت کی عکاسی کرتی ہے۔

مغربی بنگال: ایس آئی آر سے نام کٹنے والے راشن کی سہولت سے محروم

چیف الیکشن کمشنر کو عہدے سے ہٹانے کیلئے اپوزیشن نے نوٹس دیا ہے، اس ہفتے پارلیمنٹ میں اس پر بحث اور ووٹنگ کا امکان ہے

مغربی بنگال کی حکومت نے ایس آئی آر سے نام کٹنے والوں کو راشن کی سہولت سے محروم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، فوڈ اینڈ سپلائیز ڈیپارٹمنٹ کے ایک حکم نامے کے مطابق، ووٹر لسٹ سے غیر حاضر، منتقل، نقل یا مردہ قرار دے کر ہٹائے گئے افراد کے راشن کارڈز غیر فعال کر دیے جائیں گے۔ مغربی بنگال حکومت نے عوامی تقسیم نظام (PDS) کے مستفید ہونے والوں کی اہلیت کا تعین ریاستی ووٹر لسٹوں کی خصوصی شدید ترمیم (SIR) کی بنیاد پر شروع کر دیا ہے۔ اس اقدام کے تحت جن افراد کے نام ووٹر لسٹ سے کاٹ دیے گئے، وہ راشن کی سہولت سے محروم ہو سکتے ہیں۔ فوڈ اینڈ سپلائیز ڈیپارٹمنٹ کے ایک حکم نامے کے مطابق، ووٹر لسٹ سے غیر حاضر، منتقل، نقل یا مردہ قرار دے کر ہٹائے گئے افراد کے راشن کارڈز غیر فعال کر دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ترمیمی عمل کے دوران خارج کیے گئے افراد، بشمول وہ جنہیں سماعت کے بعد ہٹایا گیا یا وہ غیر نقشہ شدہ ووٹرز جو سماعت میں اپنی اہلیت ثابت کرنے میں ناکام رہے، وہ بھی PDS فوائد سے محروم ہو جائیں گے۔ تاہم یہ عمل ۱۵ر جون تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔ تاہم، وہ افراد جنہوں نے ٹربیونل میں اپیلیں دائر کی ہیں یا شہریت ترمیمی ایکٹ (CAA) کے تحت درخواستیں دی ہیں، انہیں ان کے مقدمات کے فیصلے تک سہولتیں ملتی رہیں گی۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال میں ایس آئی آر عمل کے دوران تقریباً ۲ر لاکھ، ۱۶ر ہزار رائے دہندگان ختم کیے گئے، جو شدید متنازعہ بنا کیونکہ حزب اختلاف اور متاثرہ رہائشیوں کا کہنا ہے کہ ہجے کے فرق، معمولی ڈیٹا میں تضاد، بغیر مناسب نوٹس اور پرانی و نئی لسٹوں میں میل نہ کھانے کی وجہ سے حقیقی ووٹرز کا نام کاٹا گیا۔ یہ اقدام اس وقت آیا جب سپریم کورٹ نے ۲۷ر مئی کو SIR کو قانونی قرار دیا، تاہم واضح کیا کہ الیکشن کمیشن کی پوچھ تاچھ شہریت کا تعین نہیں ہے، صرف انتخابی نتائج مرتب کرتی ہے۔ اس سے قبل وزیر اگنیمیتا پال نے کہا تھا کہ جن کے نام SIR میں کٹے اور اپیلیں زیر التوا ہیں، وہ نئی انا پورنا بھنڈارا اسکیم کے تحت سہولتیں نہیں پائیں گے۔ اس پر ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی اسکیمیں ووٹرز کے لیے انعام نہیں، وہ تمام مستحق شہریوں کے لیے ہیں۔ جبکہ صحافی سومترا میش نے لکھا، ہندوستان کا نیا ہتھیار بندوق اور بم نہیں، یہ کاغذ کا وہ ٹکڑا ہے جو بتاتا ہے کہ آپ اس ملک کا حصہ ہیں یا نہیں... پہلے کہا صرف ووٹنگ، اب ووٹ سے کھانا جوڑ دیا۔ یاد رہے کہ ایس آئی آر کے دوران مغربی بنگال میں ۹۰ر لاکھ سے زائد نام ووٹر لسٹ سے کاٹے گئے، جس پر حزب اختلاف نے سافٹ ویئر پر مبنی تصدیق، زیر التوا اپیلیں اور طریقہ کار میں خامیوں کے ساتھ مسلمانوں، مہاجرین اور غریب طبقوں کو غیر متناسب طور پر متاثر کیے جانے پر تشویش ظاہر کی ہے۔ اس متنازعہ صورتحال سے کچھ دن پہلے بی جے پی ایم ایل اے کوستو باغچی کی ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں وہ ایک مسلمان خاتون سے راشن دینے سے پہلے "بھارت ماتا کی جے" اور "وندے ماترم" کے نعرے لگانے کو کہہ رہا تھا۔

سیئٹل میں بھارتی آموں کی دھوم

سیئٹل: بھارتی آموں کو امریکی منڈی میں مزید متعارف کرانے اور ان کی برآمدات میں اضافہ کرنے کے مقصد سے امریکی شہر سیئٹل میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جہاں مختلف اقسام کے بھارتی آم پیش کیے گئے۔ اس تقریب میں درآمد کنندگان، خوردہ فروشوں، کاروباری نمائندوں اور مقامی شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کا اہتمام بھارت کے قونصل خانے اور زرعی و غذائی مصنوعات کی برآمدات کو فروغ دینے والے اداروں کے تعاون سے کیا گیا۔ شرکاء کو بھارتی آموں کی مختلف اقسام چکھنے کا موقع ملا اور امریکی مارکیٹ میں ان کی بڑھتی ہوئی طلب پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ بھارتی آم اپنے منفرد ذائقے، خوشبو اور معیار کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہیں اور امریکہ ان کے لیے ایک اہم برآمدی منڈی بنتا جا رہا ہے۔ تقریب کا مقصد امریکی صارفین اور کاروباری اداروں کو بھارتی آموں سے مزید روشناس کرانا اور تجارتی روابط کو مضبوط بنانا تھا۔ ماہرین کے مطابق امریکہ میں بھارتی آموں کی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

دہلی: گزشتہ ۶ر سال میں آتشزدگی کے باعث ۵۴۳ر افراد لقمہ اجل بنے

حکومت کی رپورٹ میں انکشاف، سال رواں کے ابتدائی ۶ر ماہ میں ہی آتشزدگی کے حادثات میں ۶۵ر اموات ہو چکی ہیں۔

مالویہ نگر کی ایک تنگ گلی میں واقع 'فلورش اسٹے بیڈ اینڈ بریک فاسٹ (بی اینڈ بی)' ہوٹل میں گزشتہ دنوں لگی زبردست آگ نے دہلی کو ایک بار پھر ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس دردناک حادثے میں ۲۱ر افراد کی موت ہو گئی، جن میں زیادہ تر غیر ملکی شہری تھے جبکہ ۲۵ر دیگر زخمی ہوئے۔ اس المناک واقعہ نے نہ صرف مقامی انتظامیہ اور فائر سیفٹی سسٹم کو بے نقاب کیا ہے بلکہ یہ بھی سوال کھڑا کر دیا ہے کہ آخر دہلی میں آگ سے ہونے والی اموات کا سلسلہ کب تھمے گا۔ تازہ ترین حادثہ ایسے وقت میں ہوا جب قومی راجدھانی پہلے ہی وویک وہار اور پالم جیسے علاقوں میں ہوئے خوفناک آتشزدگی کے واقعات کے سانحہ سے ابھی باہر نکل نہیں پائی ہے۔ ان دونوں واقعات میں بھی نو نو افراد کی جانیں گئی تھیں۔ اس واقعہ نے ہی نہیں بلکہ گزشتہ کچھ برسوں میں ہونے والی اموات کے اعداد و شمار نے بھی سب کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ دہلی حکومت کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۶ء تک آتشزدگی سے متعلق واقعات میں ۵۴۳ر افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ قابل تشویش امر یہ ہے کہ ۲۰۲۶ء کے ابتدائی تقریباً ۶ر ماہ میں ہی ۶۵ر اموات درج کی جا چکی ہیں۔ دہلی فائر سروس (ڈی ایف ایس) کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ آتشزدگی کے واقعات کی وجہ سے ہونے والی اموات تشویش کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ ۲۰-۲۰۱۹ء میں سب سے زیادہ اموات ریکارڈ کی گئیں، اناج منڈی آتشزدگی واقعہ سمیت کل ۱۳۶ر اموات ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ ۲۱-۲۰۲۰ء میں ۴۱ر، ۲۲-۲۰۲۱ء میں ۵۵ر، ۲۳-۲۰۲۲ء میں ۹۵ر، ۲۴-۲۰۲۳ء میں ۷۷ر، ۲۵-۲۰۲۴ء میں ۹۰ر اور ۲۶-۲۰۲۵ء میں ۸۴ر اموات درج کی گئیں۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ آگ لگنے کے واقعات میں نہ صرف اموات ہوئیں بلکہ ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان کل ۴۴۰۳ر افراد زخمی بھی ہوئے۔ ان میں سے کئی لوگوں کو شدید جسمانی اور ذہنی صدمہ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی دہلی فائر سروس کو ملنے والی آگ سے متعلق اطلاعات کی تعداد میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ۲۰-۲۰۱۹ء میں آتشزدگی کے واقعات کی کل ۱۲۳۱۷ر جبکہ ۲۶-۲۰۲۵ء میں ۲۰۳۷۹ر کالز موصول ہوئے، یعنی ۶ر سال میں ہزاروں اضافی حادثات اور ہنگامی کالز درج کئے گئے ہیں۔

بھارت کس طرح خاموشی سے ایک

عالمی عوامی خدمات کی طاقت بن گیا، مشرق کا مونرو نظریہ؟

نئی دہلی: ایک نئے تجزیاتی مضمون میں یہ موقف پیش کیا گیا ہے کہ بھارت نے گزشتہ دو دہائیوں کے دوران روایتی طاقت کے مظاہرے کے بجائے بنیادی ڈھانچے، توانائی، انسانی امداد، ڈیجیٹل خدمات اور ترقیاتی شراکت داری کے ذریعے عالمی سطح پر اپنا اثر و رسوخ بڑھایا ہے۔ مضمون میں اس رجحان کو "مشرق کا مونرو نظریہ" قرار دیا گیا ہے، تاہم اس کی بنیاد فوجی غلبے کے بجائے خدمات اور رابطہ کاری پر رکھی گئی ہے۔ مضمون کے مطابق بھارت آج صرف ایک علاقائی طاقت نہیں بلکہ ایک ایسی ریاست کے طور پر ابھر رہا ہے جو اپنے پڑوسیوں اور شراکت دار ممالک کو توانائی، ادویات، ڈیجیٹل ادائیگیوں، انسانی امداد اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات فراہم کر رہی ہے۔ اس عمل نے بھارت کو ایک "گلوبل یوٹیلیٹی پاور" یعنی عالمی عوامی خدمات فراہم کرنے والی طاقت کی حیثیت دی ہے۔ رپورٹ میں بھارت کے متعدد اقدامات کا حوالہ دیا گیا ہے جن میں قدرتی آفات کے دوران امدادی کارروائیاں، کووڈ 19 کے دوران ویکسین کی فراہمی، ہمسایہ ممالک کے لیے بجلی اور ایندھن کی مدد، اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کے ماڈل کی بین الاقوامی توسیع شامل ہیں۔ مصنف کے مطابق ان اقدامات نے بھارت کی ساکھ کو محض ایک ابھرتی ہوئی معیشت سے بڑھا کر ایک ذمہ دار عالمی شراکت دار کے طور پر مضبوط کیا ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ کو فوجی اتحادوں یا جغرافیائی توسیع کے ذریعے نہیں بلکہ عملی تعاون، رابطہ سازی اور ترقیاتی شراکت داری کے ذریعے بڑھا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جنوبی ایشیا، بحر ہند، افریقہ اور مشرق وسطی کے کئی ممالک میں بھارت کے منصوبوں اور امدادی پروگراموں کو مثبت انداز میں دیکھا جا رہا ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق بھارت کی یہ حکمت عملی ایک ایسے وقت میں سامنے آ رہی ہے جب عالمی نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور کئی ممالک قابل اعتماد شراکت داروں کی تلاش میں ہیں۔ ایسے ماحول میں توانائی، خوراک، ادویات، ڈیجیٹل نظام اور بنیادی ڈھانچے کی فراہمی کسی بھی ملک کے اثر و رسوخ کا اہم ذریعہ بن سکتی ہے۔ مضمون کے اختتام پر کہا گیا ہے کہ اگر بھارت اسی رفتار سے علاقائی رابطہ کاری، ترقیاتی معاونت اور عوامی خدمات کی فراہمی کو جاری رکھتا ہے تو آنے والے برسوں میں اس کا عالمی کردار مزید مضبوط ہو سکتا ہے، اور وہ ایک ایسی طاقت کے طور پر ابھر سکتا ہے جس کا اثر فوجی قوت سے زیادہ عملی خدمات اور شراکت داری پر مبنی ہو۔

یونان کی بھارت کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے

کروز میزائل میں دلچسپی۔ ترکی میں تشویش

ایتھنز: یونان کی جانب سے بھارت کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے لینڈ اٹیک کروز میزائل (LR-LACM) کے حصول میں دلچسپی ظاہر کیے جانے کی اطلاعات نے مشرقی بحیرہ روم میں دفاعی توازن اور یونان-ترکی رقابت کے حوالے سے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر یہ معاہدہ آگے بڑھتا ہے تو یہ بھارت اور یونان کے درمیان دفاعی تعاون میں ایک اہم پیش رفت ثابت ہو سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یونان حالیہ برسوں میں اپنی دفاعی صلاحیتوں کو جدید بنانے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ اسی تناظر میں وہ مختلف جدید میزائل نظاموں اور طویل فاصلے تک حملہ کرنے والی صلاحیتوں کا جائزہ لے رہا ہے۔ بھارتی LR-LACM کو اس سلسلے میں ایک ممکنہ آپشن کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت نے حالیہ برسوں میں میزائل ٹیکنالوجی کے شعبے میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ LR-LACM کو نربھے (Nirbhay) پروگرام کی بنیاد پر تیار کیا جا رہا ہے اور اس کی متوقع مار تقریباً 500,1 کلومیٹر تک بتائی جاتی ہے، جو اسے خطے کے اہم طویل فاصلے تک مار کرنے والے کروز میزائلوں میں شامل کرتی ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق یونان اور بھارت کے درمیان دفاعی تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں۔ دونوں ممالک بحری سلامتی، دفاعی صنعت اور اسٹریٹجک تعاون کے شعبوں میں روابط بڑھا رہے ہیں۔ ایسے میں کسی بھی ممکنہ میزائل معاہدے کو صرف دفاعی خریداری نہیں بلکہ ایک وسیع تر جیو اسٹریٹجک شراکت داری کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ترکی اس پیش رفت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

یونان اور ترکی کے درمیان بحیرہ ایجیئن، مشرقی بحیرہ روم اور قبرص سے متعلق اختلافات کئی دہائیوں پر محیط ہیں، جس کے باعث دونوں ممالک اپنی دفاعی صلاحیتوں میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر یونان بھارتی ساختہ طویل فاصلے تک مار کرنے والے کروز میزائل حاصل کرتا ہے تو اس سے نہ صرف بھارت کی دفاعی برآمدات کو فروغ ملے گا بلکہ یورپ میں بھارتی دفاعی ٹیکنالوجی کی موجودگی بھی مزید مضبوط ہو سکتی ہے۔ تاہم کسی بھی ممکنہ معاہدے کے لیے ابھی سرکاری سطح پر حتمی اعلان سامنے نہیں آیا ہے۔

بھارت کی سمندری غذاؤں کی برآمدات میں ایک دہائی میں ۷۰ر فیصد اضافہ

جو عالمی سطح پر سمندری مصنوعات کی تجارت کی شرح نمو سے کہیں زیادہ ہے

نئی دہلی: مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے کہا ہے کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران بھارت کی سمندری غذاؤں (سی فوڈ) کی برآمدات میں تقریباً 70 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو عالمی سطح پر سمندری مصنوعات کی تجارت کی شرح نمو سے کہیں زیادہ ہے۔ انہوں نے اس کامیابی کو ملک کے ماہی گیری شعبے، برآمد کنندگان اور حکومتی پالیسیوں کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ قرار دیا۔ پیوش گوئل کے مطابق بھارت کی سمندری غذاؤں کی برآمدات نے حالیہ برسوں میں مسلسل ترقی کی ہے اور مالی سال 2025-26 میں یہ شعبہ ریکارڈ سطح پر پہنچ گیا۔ اس عرصے میں بھارت نے تقریباً 19.72 لاکھ میٹرک ٹن سمندری مصنوعات برآمد کیں جن کی مجموعی مالیت 8.46 ارب امریکی ڈالر (تقریباً 73,890 کروڑ روپے) رہی، جو حجم اور مالیت دونوں اعتبار سے اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ وزیر تجارت نے کہا کہ حکومت اب اگلے پانچ برسوں میں سمندری غذاؤں کی سالانہ برآمدات کو بڑھا کر 30 ارب ڈالر تک لے جانے کا ہدف رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ویلیو ایڈڈ، ریڈی ٹو ایٹ اور برانڈڈ سمندری مصنوعات کی برآمدات پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے تاکہ عالمی منڈی میں بھارتی مصنوعات کی قدر اور مسابقت میں مزید اضافہ ہو سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یورپی یونین سمیت مختلف عالمی منڈیوں میں بھارتی سمندری مصنوعات کے لیے رسائی میں بہتری آئی ہے، جس سے برآمدات کو نئی رفتار ملی ہے۔ حکومت ماہی گیری کے شعبے میں بنیادی ڈھانچے، پراسیسنگ سہولیات اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے بھی متعدد اقدامات کر رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق منجمد جھینگا (فروزن شرمپ) بھارتی سمندری برآمدات کی ترقی کا سب سے بڑا محرک بنا ہوا ہے، جبکہ آندھرا پردیش، تمل ناڈو، اڈیشہ اور دیگر ساحلی ریاستیں اس شعبے کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔ پیوش گوئل نے زور دے کر کہا کہ بھارت کی بلیو اکانومی تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور سمندری غذاؤں کی برآمدات نہ صرف زرمبادلہ کمانے بلکہ ساحلی علاقوں میں روزگار اور آمدنی کے مواقع پیدا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

عمان کی بندرگاہیں مغربی ایشیا اور

افریقہ تک بھارت کی نئی تجارتی شاہراہ بن گئیں

نئی دہلی: بھارت اور عمان کے درمیان جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے (CEPA) کے یکم جون 2026 سے نافذ ہونے کے بعد عمان کی اہم بندرگاہیں، خصوصاً صحار، صلالہ اور دقم، بھارتی برآمد کنندگان اور سرمایہ کاروں کے لیے مغربی ایشیا، شمالی افریقہ اور مشرقی افریقہ تک رسائی کے اہم مراکز کے طور پر ابھر رہی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق عمان کی جغرافیائی حیثیت اور جدید بندرگاہی انفراسٹرکچر بھارتی کمپنیوں کو وسیع علاقائی منڈیوں تک رسائی فراہم کر رہے ہیں۔ عمانی حکام کا کہنا ہے کہ بھارتی کاروباری ادارے عمان کی بندرگاہوں اور علاقائی تجارتی معاہدوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی موجودگی کو مغربی ایشیا اور افریقہ میں مزید وسعت دے سکتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب آبنائے ہرمز اور خطے میں جاری کشیدگی نے متبادل تجارتی اور لاجسٹک راستوں کی اہمیت کو بڑھا دیا ہے۔ عمان کی بندرگاہیں آبنائے ہرمز سے باہر واقع ہونے کی وجہ سے زیادہ محفوظ اور قابل اعتماد راستہ فراہم کرتی ہیں، جس سے بھارتی تجارت کو تسلسل مل سکتا ہے۔ سی ای پی اے کے تحت بھارت کو عمان کی تقریباً 98 فیصد ٹیرف لائنز پر فوری ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہوئی ہے، جس سے بھارتی مصنوعات کی مسابقتی صلاحیت میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ اس معاہدے سے ٹیکسٹائل، چمڑے، کیمیکل، انجینئرنگ مصنوعات، زرعی اجناس، دوا سازی اور دیگر شعبوں کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ عمان صرف ایک تجارتی شراکت دار نہیں بلکہ بھارت کے لیے ایک اہم لاجسٹک اور اسٹریٹجک مرکز بنتا جا رہا ہے۔ صلالہ، دقم اور صحار جیسی بندرگاہیں بھارتی کاروباروں کو خلیجی ممالک، مشرقی افریقہ اور شمالی افریقہ کی منڈیوں تک تیز اور مؤثر رسائی فراہم کر سکتی ہیں۔ مبصرین کے مطابق بھارت اور عمان کے درمیان بڑھتا ہوا اقتصادی تعاون نہ صرف دوطرفہ تجارت کو فروغ دے گا بلکہ بھارت کی مغربی ایشیا اور افریقہ میں طویل المدتی تجارتی اور اسٹریٹجک موجودگی کو بھی مضبوط بنائے گا۔

نیپال اور بھارت سرحد پار ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام کو فعال بنائیں گے

کٹھمنڈو/نئی دہلی: نیپال اور بھارت نے ہفتے کے روز نیپالی وزیر خارجہ شیشیر کھنال کے بھارت کے سرکاری دورے کے دوران تین اہم معاہدوں پر اتفاق کیا، جن میں سرحد پار ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نظام کو فعال بنانا بھی شامل ہے۔ یہ معاہدے نئی دہلی میں نیپال کے وزیر خارجہ شیشیر خانال اور بھارتی وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر کے درمیان وفود کی سطح پر ہونے والے مذاکرات کے بعد طے پائے۔ ان میں ایک اہم پیش رفت نیپال کلیئرنگ ہاؤس لمیٹڈ (NCHL) اور نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (NPCI) کے درمیان جون 2023 میں طے پانے والے معاہدے کے تحت فرد سے فرد سرحد پار ادائیگیوں کو عملی شکل دینا ہے۔ اس اقدام کے ذریعے نیپال اور بھارت کے درمیان ڈیجیٹل مالی لین دین کو مزید آسان بنانے کی توقع کی جا رہی ہے، جس سے کاروباری افراد، طلبہ، سیاحوں اور دونوں ممالک کے عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ مذاکرات کے دوران دونوں ممالک نے توانائی، رابطہ کاری، ڈیجیٹل شعبے اور دیگر ابھرتے ہوئے شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ بھارت اور نیپال کے درمیان ایک "بہت خاص تعلق" موجود ہے اور اب دونوں ممالک کے پاس دوطرفہ تعلقات کو نئی سمت دینے کا موقع ہے۔

بھارتی تعاون سے سری لنکا کی شمالی ریلوے لائن بحال

طوفان دِتواہ سے متاثرہ علاقوں میں آمدورفت دوبارہ شروع

کولمبو/نئی دہلی: سری لنکا کی شمالی ریلوے لائن کو بھارتی معاونت سے مکمل طور پر بحال کر دیا گیا ہے، جس کے بعد طوفان دِتواہ سے متاثرہ شمالی علاقوں میں ریل آمدورفت دوبارہ شروع ہو گئی ہے۔ یہ بحالی دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعاون اور سری لنکا کی تعمیر نو میں بھارت کے مسلسل کردار کی ایک اہم مثال سمجھی جا رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق طوفان دِتواہ نے 2025 کے آخر میں سری لنکا کے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا تھا، جس کے نتیجے میں ریلوے لائنوں، پلوں اور سڑکوں کو بڑے پیمانے پر تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد بھارت نے "آپریشن ساگر بندھو" کے تحت امدادی اور تعمیر نو کی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ بھارت نے سری لنکا کی بحالی کے لیے 45 کروڑ امریکی ڈالر کے امدادی پیکیج کا اعلان کیا تھا، جس میں ریلوے، سڑکوں، پلوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے کی تعمیر و مرمت شامل ہے۔ اس پیکیج میں رعایتی قرض اور گرانٹس دونوں شامل ہیں۔ شمالی ریلوے لائن کی بحالی سے متاثرہ علاقوں میں عوامی نقل و حمل، تجارت اور روزمرہ سرگرمیوں کو نئی زندگی ملنے کی توقع ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ منصوبہ نہ صرف سری لنکا کی اقتصادی بحالی میں مدد دے گا بلکہ بھارت اور سری لنکا کے درمیان رابطوں اور شراکت داری کو بھی مزید مضبوط کرے گا۔ بھارتی حکام کا کہنا ہے کہ قدرتی آفات کے بعد خطے میں رابطوں کی بحالی اور انسانی امداد فراہم کرنا بھارت کی "پڑوسی پہلے" پالیسی کا اہم حصہ ہے، اور سری لنکا کے ساتھ تعاون مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔

بھارت اور میانمار اور بدلتی ہوئی جغرافیائی حکمت عملی کی ضرورت

سری نگر: ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت اور میانمار کے تعلقات محض دو ہمسایہ ممالک کے تعلقات نہیں بلکہ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کو جوڑنے والی ایک اہم تزویراتی شراکت داری ہیں، جس کی اہمیت خطے میں بڑھتے ہوئے جیوپولیٹیکل مقابلے کے تناظر میں مزید بڑھ گئی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق میانمار بھارت کی "ایکٹ ایسٹ پالیسی" کا بنیادی ستون ہے اور یہی ملک بھارت کو جنوب مشرقی ایشیا تک زمینی رسائی فراہم کرتا ہے۔ بھارت کے شمال مشرقی خطے کو آسیان ممالک سے جوڑنے والے متعدد اہم رابطہ منصوبے، جن میں شاہراہیں اور تجارتی راہداریوں کے منصوبے شامل ہیں، میانمار سے ہو کر گزرتے ہیں۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ میانمار میں سیاسی عدم استحکام، داخلی تنازعات اور بیرونی طاقتوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ نے خطے کی سلامتی کی صورتحال کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ ایسے حالات میں بھارت کے لیے ضروری ہے کہ وہ میانمار کے ساتھ سفارتی، اقتصادی اور سیکیورٹی تعاون کو مزید مضبوط بنائے تاکہ سرحدی استحکام برقرار رکھا جا سکے اور شمال مشرقی بھارت میں شورش پسند عناصر کی نقل و حرکت کو روکا جا سکے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ میانمار بحر ہند اور خلیج بنگال کے حوالے سے بھی خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ چین کی بڑھتی ہوئی موجودگی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے باعث میانمار خطے میں بڑی طاقتوں کی مسابقت کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے۔ اس تناظر میں بھارت کے لیے میانمار کے ساتھ قریبی روابط برقرار رکھنا ایک اسٹریٹجک ضرورت تصور کیا جا رہا ہے۔ حال ہی میں دونوں ممالک نے تجارت، رابطہ کاری اور سیکیورٹی تعاون کو مزید فروغ دینے پر اتفاق کیا ہے۔ اس دوران بنیادی ڈھانچے کے اہم منصوبوں کو تیز رفتاری سے مکمل کرنے، دوطرفہ تجارت بڑھانے اور سرحدی تعاون کو مضبوط بنانے پر بھی زور دیا گیا۔

اپیڈا نے جھارکھنڈ سے برطانیہ کیلئے تازہ آم کی پہلی برآمد کو سہولت فراہم کی

ریاست میں اگائے جانے والے آم کی امرپالی قسم اپنی معیاری خصوصیات اور مارکیٹ میں قبولیت کے لیے مشہور ہے

نئی دہلی: جھارکھنڈ سے زرعی برآمدات کے لیے ایک اہم پیشرفت میں، وزارت تجارت اور صنعت کے تحت زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (APEDA) نے ریاست سے برطانیہ کے لیے تازہ آموں کی پہلی تجارتی کھیپ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ پرچم اتارنے کی تقریب 4 جون 2026 کو کولکتہ میں منعقد ہوئی۔ اس کھیپ میں 5.1 میٹرک ٹن تازہ امرپالی آم شامل ہیں جو جھارکھنڈ کے سمڈیگا ضلع کے بانو بلاک میں واقع بیورا فارمر پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ، ایک آل ویمن فارمر پروڈیوسر کمپنی (FPC) سے حاصل کیا گیا ہے۔ یہ کھیپ میسرز جے جی بی ایگروفریش پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعے کولکتہ سے لندن، برطانیہ برآمد کی جا رہی ہے۔ ایکسپورٹ ایکسپورٹ اور ینٹڈ کیپسٹی بلڈنگ پروگرام کی پیروی کرتا ہے جس کا اہتمام APEDA نے 5 مئی 2026 کو فارمر پروڈیوسر کمپنیوں، فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشنز اور سمڈیگا ضلع کے ترقی پسند کسانوں کے لیے کیا تھا۔ پروگرام نے برآمدی ضروریات، معیار کے معیارات اور مارکیٹ کے مواقع پر توجہ مرکوز کی۔ اس کے بعد، اے پی ای ڈی اے نے بیورا فارمر پروڈیوسر کمپنی لمیٹڈ اور میسرز جے جی بی ایگروفریش پرائیویٹ لمیٹڈ کے درمیان رابطے کی سہولت فراہم کی۔ موجودہ شپمنٹ اس اقدام کا نتیجہ ہے۔ اس ربط نے ایف پی سی کی ایکسپورٹ ویلیو چین میں براہ راست شرکت کو قابل بنایا ہے اور اس کے ممبر کسانوں کو مارکیٹ تک رسائی فراہم کی ہے۔ ایف پی سی سے وابستہ کسانوں نے مقامی مارکیٹ کی موجودہ قیمتوں کے مقابلے میں اپنی پیداوار سے زیادہ منافع حاصل کیا۔ توقع ہے کہ اس اقدام سے معیاری پیداواری طریقوں کو اپنانے، فصل کے بعد کا بہتر انتظام اور خطے کے کسان گروپوں کے درمیان بین الاقوامی معیارات کی تعمیل کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ جھارکھنڈ میں باغبانی کی کاشت کے لیے سازگار زرعی موسمی حالات ہیں۔ ریاست میں اگائے جانے والے آم کی امرپالی قسم اپنی معیاری خصوصیات اور مارکیٹ میں قبولیت کے لیے مشہور ہے۔ اس کھیپ کے ساتھ، جھارکھنڈ بین الاقوامی منڈیوں میں تازہ پھل برآمد کرنے والی ریاستوں کی فہرست میں شامل ہو گیا ہے۔ اے پی ای ڈی اے مارکیٹ کی ترقی کے اقدامات، صلاحیت بڑھانے کے پروگراموں، معیار میں بہتری کے اقدامات، ٹریس ایبلٹی سسٹم اور ایکسپورٹ کو فروغ دینے کی سرگرمیوں کے ذریعے زرعی اور پراسیس شدہ خوراک کی مصنوعات کی برآمدات میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ اتھارٹی زرعی برآمدات میں خواتین کی زیر قیادت اور قبائلی پروڈیوسر تنظیموں سمیت کسانوں کے اجتماعات کی شرکت کی بھی حمایت کرتی ہے۔ جھارکھنڈ سے تازہ آموں کی پہلی تجارتی کھیپ کی برآمد ریاست کی کسان ساز تنظیموں کو بین الاقوامی منڈیوں کے ساتھ مربوط کرنے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

سیف ویمنز چیمپئن شپ ۲۰۲۶ء

بھارتی خواتین فٹبال ٹیم کی تاریخی فتح پر وزیراعظم مودی کی مبارک باد

نئی دہلی: سیف ویمنز چیمپئن شپ 2026 کا یہ خطاب نہ صرف بھارتی خواتین فٹبال ٹیم کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے بلکہ ملک میں خواتین فٹبال کے فروغ کے لیے بھی ایک اہم سنگ میل تصور کیا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس فتح سے نوجوان لڑکیوں میں فٹبال کے تئیں دلچسپی مزید بڑھے گی اور مستقبل میں بھارت کو عالمی سطح پر مضبوط نمائندگی مل سکتی ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی نے سیف ویمنز چیمپئن شپ 2026 کا خطاب جیتنے پر بھارتی خواتین فٹبال ٹیم کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ٹیم کی شاندار کامیابی مستقبل میں مزید نوجوانوں کو فٹبال کی جانب راغب کرے گی۔ وزیراعظم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا: ''سیف ویمنز چیمپئن شپ 2026 جیتنے پر بھارتی خواتین فٹبال ٹیم کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد۔ ٹیم نے پورے ٹورنامنٹ میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ یہ کامیابی آنے والے دنوں میں مزید نوجوانوں کو فٹبال کھیلنے کی ترغیب دے گی۔ ٹیم کو مستقبل کے لیے نیک خواہشات۔'' وزیراعظم کا یہ پیغام اس تاریخی کامیابی کے ایک دن بعد سامنے آیا، جب بھارت نے دفاعی چیمپئن بنگلہ دیش ویمن نیشنل فٹبال ٹیم کو فائنل میں 3-1 سے شکست دے کر علاقائی فٹبال کا تاج دوبارہ اپنے نام کرلیا۔ یہ بھارت کا سیف ویمنز چیمپئن شپ میں چھٹا خطاب ہے، جبکہ 2019 کے بعد یہ پہلی مرتبہ ہے کہ بھارتی ٹیم نے ٹرافی جیتی ہے۔ بھارتی ٹیم نے پورے ایونٹ میں شاندار اور ناقابل شکست سفر طے کیا۔ میزبان ٹیم نے تمام میچ جیتے، 18 گول اسکور کیے اور صرف ایک گول اپنے خلاف ہونے دیا۔ فائنل میں بھارت کی جانب سے سنفیدا انونگرم، پیاری شاشا اور لنڈا کوم سیرتو نے ایک ایک گول کیا۔ پیاری زاکسانے 42ویں منٹ میں بھارت کو برتری دلائی، تاہم پہلے ہاف کے اضافی وقت میں رتو پورنا چکما نے بنگلہ دیش کے لیے برابری کا گول کر دیا۔ دوسرے ہاف کے آغاز کے فوراً بعد سنفیدا نونگرم نے گول کر کے بھارت کو دوبارہ برتری دلا دی۔ بعدازاں 82ویں منٹ میں لنڈا کوم سرٹو نے تیسرا گول اسکور کر کے فتح پر مہر ثبت کردی۔ بھارت نے سیف ویمنز چیمپئن شپ کے ابتدائی پانچ ایڈیشن جیتے تھے۔

غیر ملکی دورے پر ویبھو سوریہ ونشی کے ساتھ والدین کو بھی بھیجنے کا فیصلہ

ٹیم انڈیا کے چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے تسلیم کیا کہ ویبھو کے کھیل نے سلیکٹروں کو انہیں ٹیم میں شامل کرنے کیلئے مجبور کردیا، اتنی کم عمر میں جس طرح وہ دباؤ والے میچوں میں کھیل رہا ہے

ٹیم انڈیا کے چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے تسلیم کیا کہ ویبھو کے کھیل نے سلیکٹروں کو انہیں ٹیم میں شامل کرنے کے لیے مجبور کر دیا۔ اتنی کم عمر میں جس طرح وہ دباؤ والے میچوں میں کھیل رہا ہے، وہ غیر معمولی ہے۔ ہندوستانی کرکٹ میں 15 سال کی عمر میں ٹیم انڈیا تک پہنچنا اپنے آپ میں غیر معمولی کامیابی ہے لیکن ویبھو سوریہ ونشی کی کہانی صرف ریکارڈ اور رنوں تک محدود نہیں ہے۔ ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے اس نوعمر بلے باز کے لیے ایک ایسا خصوصی انتظام کیا ہے، جو بتاتا ہے کہ بورڈ اس کی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ عمر اور ضروریات پر بھی سنجیدہ ہے۔ آئندہ آئرلینڈ اور انگلینڈ کے خلاف ٹی 20 سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم میں منتخب کیے گئے ویبھو سوریہ ونشی انگلینڈ دورے پر اپنے والدین کے ساتھ جا سکیں گے۔ بی سی سی آئی نے خصوصی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ 15 سال کے کھلاڑی کو غیر ملکی حالات اور سینئر ٹیم کے سینئر ماحول میں آسانی محسوس کرانے کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سیکیا نے 'ہندوستان ٹائمز' کو بتایا کہ ویبھو ابھی نابالغ ہے اور اب تک اپنی عمر کے کھلاڑیوں کے ساتھ ہی سفر کیا ہے لیکن سینئر ہندوستانی ٹیم کے ساتھ ماحول بالکل مختلف ہوگا، اس لیے بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے والدین یا خاندان کا کوئی فرد ساتھ رہ سکتا ہے۔ سیکیا نے کہا کہ وہ ابھی بہت چھوٹا ہے، انڈر-19 سطح پر وہ اپنے ہم عمر کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلتا اور سفر کرتا تھا لیکن سینئر ٹیم کے سبھی کھلاڑی بالغ ہیں، اس لیے ہم نے محسوس کیا کہ اس کے والدین کا ساتھ ہونا بہتر ہوگا۔ فی الحال، ویبھو سری لنکا میں انڈیا اے ٹیم کے ساتھ سہ رخی سیریز کھیل رہے ہیں۔ ان کے والد بھی جلد ہی وہاں پہنچنے والے ہیں۔ بی سی سی آئی نے واضح کیا ہے کہ اگر خاندان انگلینڈ دورے پر بھی ساتھ جانا چاہتا ہے تو بورڈ ہر ممکن تعاون کرے گا۔ یہ سہولت عام طور پر کسی کھلاڑی کو نہیں دی جاتی، لیکن ویبھو کا معاملہ مختلف ہے۔ بی سی سی آئی کا ماننا ہے کہ اتنی کم عمر میں بین الاقوامی کرکٹ کے دباؤ اور نئے حالات سے ہم آہنگ ہونے کے لیے خاندان کا تعاون ضروری ہے۔ ویبھو کے لیے 2026 کسی خواب سے کم نہیں رہا ہے۔ انہوں نے پہلے انڈر-19 ورلڈ کپ کے فائنل میں انگلینڈ کے خلاف 175 رنوں کی تاریخی اننگز کھیل کر ہندوستان کو خطاب دلایا۔ اس کے بعد آئی پی ایل 2026 میں راجستھان رائلز کے لیے 16 میچوں میں 776 رنز بنا ڈالے۔ 237.30 کے دھماکہ خیز اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ انہوں نے اورنج کیپ اور موسٹ ویلیو ایبل پلیئر جیسے بڑے اعزازات بھی حاصل کئے۔ ویبھو کی شاندار کارکردگی کا اثر سلیکشن میٹنگ میں نظر آیا۔ چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے تسلیم کیا کہ ویبھو کے کھیل نے سلیکٹروں کو انہیں ٹیم میں شامل کرنے کے لیے مجبور کر دیا۔ اگرکر نے کہا کہ اس نے اپنی کارکردگی سے خود کو منتخب کرا لیا ہے۔ اتنی کم عمر میں جس طرح وہ دباؤ والے میچوں میں کھیل رہا ہے، وہ غیر معمولی ہے۔ وہ میچ کا رخ بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ہمیں اس سے مستقبل میں کافی امیدیں ہیں۔ اس وقت سبھی کی نظریں اس بات پر ہیں کہ آیا ویبھو سوریہ ونشی ہندوستان کے لیے میدان پر اتر کر ایک اور تاریخ رقم کر پائے گا، لیکن اس سے پہلے بی سی سی آئی کے اس فیصلے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی کرکٹ اپنے سب سے کم عمر اسٹار کو صرف کھلاڑی نہیں بلکہ ایک بچے کے طور پر بھی دیکھ رہی ہے۔ بی سی سی آئی نے 15 سالہ نوجوان بلے باز ویبھو سوریہ ونشی کو ہندوستانی سینئر ٹیم میں شامل کیے جانے کے بعد ایک بڑا فیصلہ لیتے ہوئے ان کے والدین کو بھی غیر ملکی دورے پر ساتھ بھیجنے کی خصوصی اجازت دے دی ہے۔ بورڈ نے یہ ہمدردانہ قدم اس لیے اٹھایا ہے تاکہ یہ کم عمر کھلاڑی سینئر ٹیم کے ماحول اور غیر ملکی حالات میں خود کو تنہا محسوس نہ کرے اور ذہنی طور پر پرسکون رہے۔

فٹبال ورلڈ کپ کے دوران ایران کو امریکی سرزمین پر قیام کی نہیں ملی اجازت

ایرانی ٹیم کو میچ کے بعد فوری طور پر چھوڑنا ہوگا امریکہ

تہران: میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹیم کو صرف میچ والے دن ہی امریکی سرزمین میں داخلے کی اجازت ہوگی اور میچ ختم ہوتے ہی فوری طور پر ملک چھوڑنا ہوگا، جس سے کوچنگ اسٹاف اور انتظامیہ کے لیے بڑے لاجسٹک مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ ایرانی قومی فٹبال ٹیم کو امریکہ میں ہونے والے فیفا ورلڈ کپ میچوں کے لیے غیر معمولی سفری پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ٹیم کو صرف میچ والے دن ہی امریکی سرزمین میں داخلے کی اجازت ہوگی اور میچ ختم ہوتے ہی فوری طور پر ملک چھوڑنا ہوگا، جس سے کوچنگ اسٹاف اور انتظامیہ کے لیے بڑے لاجسٹک مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ ایران کے سفیر برائے میکسیکو ابوالفضل نے صحافیوں سے گفتگو میں صورتحال کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی ٹیم صبح امریکہ میں داخل ہوسکتی ہے لیکن اسی روز واپس جانا ضروری ہوگا۔ رپورٹ کے مطابق ایران نے ابتدا میں اپنی ٹیم کا بیس کیمپ ٹکسن میں قائم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا، تاہم حالیہ جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے باعث اس منصوبے کو ترک کر کے میکسیکو میں ہیڈکوارٹر قائم کیا گیا ہے۔ یہ پابندیاں ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب امریکہ اور ایران کے درمیان تعلقات کشیدہ ہیں۔ اگرچہ ایرانی ٹیم اور ضروری معاون عملے کو ورلڈ کپ میں شرکت کے لیے ویزے جاری کر دیے گئے ہیں، تاہم امریکی محکمہ خارجہ نے سخت نگرانی کا دفاع کرتے ہوئے سکیورٹی خدشات کا حوالہ دیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک عہدیدار نے کہا کہ ایران کی ٹیم، کھلاڑیوں اور ضروری معاون عملے کو درکار ویزے جاری کیے جا چکے ہیں، لیکن امریکہ اس نظام کے غلط استعمال کی اجازت نہیں دے گا۔ ایران قومی فٹبال ٹیم اپنی ورلڈ کپ مہم کا آغاز 15 جون کو نیوزی لینڈ کے خلاف انگل ووڈ میں کرے گی۔ ایران نے حال ہی میں انطالیہ میں دو تربیتی کیمپ مکمل کیے ہیں اور ٹورنامنٹ میں مالی کے خلاف 0-2 کی دوستانہ فتح کے بعد شرکت کر رہا ہے۔ اس سے قبل وارم اپ مقابلوں میں اسے نائیجیریا کے خلاف شکست کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ کوسٹا ریکا اور گیمبیا کے خلاف کامیابی حاصل ہوئی۔ گروپ مرحلے میں ایران کا دوسرا میچ 21 جون کو بیلجیم کے خلاف انگل ووڈ میں ہوگا، جبکہ 26 جون کو مصر کے خلاف سیئٹل میں گروپ مرحلے کا آخری مقابلہ کھیلے گا۔ فیفا اور امریکی حکام نے ایرانی معاون عملے کے ویزوں سے متعلق تازہ الزامات پر تاحال کوئی باضابطہ ردعمل جاری نہیں کیا ہے۔ جی ہاں، یہ بالکل درست خبر ہے کہ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے دوران امریکہ نے ایرانی فٹبال ٹیم کو اپنی سرزمین پر رات گزارنے یا طویل قیام کی اجازت دینے سے انکار کردیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان شدید سیاسی کشیدگی کے باعث امریکی حکومت نے ایرانی کھلاڑیوں کے ویزوں پر سخت پابندیاں عائد کی ہیں، جس کے تحت ٹیم کو میچ ختم ہوتے ہی فوری طور پر امریکی حدود چھوڑنی ہوگی۔ امریکہ کے انکار کے بعد میکسیکو نے ایرانی ٹیم کی میزبانی کا فیصلہ کیا ہے۔ میکسیکو کی صدر کلاڈیا شین بام نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔

عالمی یوگاسن چیمپئن شپ میں دو گولڈ میڈل جیت کر ریتو منڈل نے ملک کا نام کیا روشن

کہا" اولمپکس میں بھارت کے لیے تمغہ جیتنا میرا خواب

احمد آباد: عالمی سطح پر اپنی شناخت بنانے سے قبل ریتو قومی مقابلوں میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکی تھیں۔ انہوں نے کھیلو انڈیا یوتھ گیمز (چنئی) اور کھیلو انڈیا یونیورسٹی گیمز (آسام) میں کانسی کے تمغے حاصل کیے تھے۔ ان کامیابیوں نے انہیں بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کا اعتماد بخشا۔ احمد آباد میں انہوں نے دنیا بھر کے بہترین یوگاسن ایتھلیٹس کا سامنا کرتے ہوئے شاندار توازن، لچک، طاقت اور مہارت کا مظاہرہ کیا اور دو طلائی تمغے اپنے نام کیے۔ مغربی بنگال کے ضلع ہگلی کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے تعلق رکھنے والی 20 سالہ ریتو منڈل نے احمد آباد میں منعقدہ پہلی عالمی یوگاسن چیمپئن شپ میں دو طلائی تمغے جیت کر ہندوستان کا نام روشن کر دیا ہے۔ ان کی اس شاندار کامیابی نے انہیں اولمپکس میں ملک کی نمائندگی اور تمغہ جیتنے کے خواب کے مزید قریب پہنچا دیا ہے۔ ریتو کی یہ کامیابی برسوں کی سخت محنت، قربانی اور غیر متزلزل عزم کا نتیجہ ہے۔ ریتو کی کارکردگی دیکھنے کے لیے ان کے والدین اور بڑے بھائی احمد آباد میں موجود تھے۔ جب انہوں نے اپنی بیٹی کو کندھوں پر ترنگا لپیٹے فتح کا جشن مناتے دیکھا تو جذباتی ہو گئے۔ یہ لمحہ ریتو کے لیے بھی بے حد جذباتی تھا۔ ریتو نے سائی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: ''میرے والد راج مستری ہیں۔ مالی مشکلات کے باوجود میرے خاندان نے ہمیشہ میرے خوابوں کا ساتھ دیا۔ میں نے برسوں تک یوگاسن کی تربیت حاصل کی اور مسلسل مشق کی۔ میری عمر کے دوسرے لوگ مختلف کاموں میں مصروف تھے، لیکن میں نے اپنے مقصد پر توجہ مرکوز رکھی۔ راستے میں کئی مشکلات آئیں مگر میں نے کبھی ہار نہیں مانی۔'' ریتو نے بتایا کہ ان کے بڑے بھائی کو یوگاسن سے خاص لگاؤ ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ اس کھیل میں بلند ترین مقام حاصل کریں۔ انہوں نے کہا: ''میرے بھائی خود بھی یوگاسن کے کھلاڑی رہے ہیں، لیکن حالات کی وجہ سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ وہ میری صلاحیتوں پر یقین رکھتے ہیں اور ہمیشہ مجھے بہتر کارکردگی کے لیے حوصلہ دیتے ہیں۔'' ریتو نے مسکراتے ہوئے مزید کہا: ''میرے بھائی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ تم بہترین ایتھلیٹ ہو یا تم مکمل ہو۔ اچھا مظاہرہ کرنے کے بعد بھی وہ کہتے ہیں کہ ابھی مزید بہتری کی گنجائش ہے، مسلسل محنت کرتی رہو، تمہیں ابھی بہت آگے جانا ہے۔ ان کی یہی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔'' عالمی سطح پر اپنی شناخت بنانے سے قبل ریتو قومی مقابلوں میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا چکی تھیں۔ انہوں نے کھیلو انڈیا یوتھ گیمز (چنئی) اور کھیلو انڈیا یونیورسٹی گیمز (آسام) میں کانسی کے تمغے حاصل کیے تھے۔ ان کامیابیوں نے انہیں بین الاقوامی مقابلوں میں شرکت کا اعتماد بخشا۔ احمد آباد میں انہوں نے دنیا بھر کے بہترین یوگاسن ایتھلیٹس کا سامنا کرتے ہوئے شاندار توازن، لچک، طاقت اور مہارت کا مظاہرہ کیا اور دو طلائی تمغے اپنے نام کیے۔ اس کامیابی کے ساتھ ریتو منڈل عالمی یوگاسن چیمپئن شپ میں دو گولڈ میڈل جیتنے والی پہلی ہندوستانی ایتھلیٹ بن گئی ہیں۔

کیا سبھاش گھئی "تال ۲" بنائیں گے؟ مداحوں سے انہوں نے یہ اہم سوال کیا

۱۹۹۹ء میں ریلیز ہونے والی فلم "تال" آج بھی اپنی کہانی، موسیقی اور شاندار پرفارمنس کی وجہ سے یاد کی جاتی ہے

۱۹۹۹ء میں ریلیز ہونے والی فلم ''تال'' آج بھی اپنی کہانی، موسیقی اور شاندار پرفارمنس کی وجہ سے یاد کی جاتی ہے۔ اب اس سپرہٹ فلم کے سیکوئل کے تعلق سے بحث تیز ہوگئی ہے۔ ۱۹۹۹ء میں ریلیز ہونے والی فلم ''تال'' آج بھی اپنی کہانی، موسیقی اور شاندار پرفارمنس کی وجہ سے یاد کی جاتی ہے۔ اب اس سپرہٹ فلم کے سیکوئل کے تعلق سے بحث تیز ہوگئی ہے۔ فلم کے پروڈیوسر ڈائریکٹر سبھاش گھئی نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کرتے ہوئے مداحوں سے پوچھا کہ کیا انہیں ''تال ۲'' بنانا چاہیے۔ ان کے سوال نے فلمی شائقین میں تجسس کو جنم دیا ہے اور لوگ ''تال'' کی دنیا کو ایک بار پھر بڑے پردے پر دیکھنے کی امید کر رہے ہیں۔ انسٹاگرام پر اپنی تصویر پوسٹ کرتے ہوئے سبھاش گھئی نے لکھا کہ ''تال'' کے لیے جو سب سے اچھی تعریف ملی وہ معروف ہالی ووڈ فلم نقاد راجر ایبرٹ کی طرف سے تھی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ۲۰۰۵ء میں شکاگو میں ایبرٹ فیسٹ میں ''تال'' کی نمائش کے دوران راجر ایبرٹ نے فلم کی بہت تعریف کی تھی۔ ایبرٹ نے فلم کو خالص تفریح اور معصومیت سے بھرپور قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس میں ہالی ووڈ کی کلاسک موسیقی کی روح تھی، جو اس وقت امریکی سینما سے تقریباً غائب ہو چکی تھی۔ انہوں نے خاص طور پر ایشوریا رائے بچن سمیت پوری کاسٹ کی موسیقی، کوریوگرافی اور پرفارمنس کی تعریف کی۔ اس تعریف کو یاد کرتے ہوئے سبھاش گھئی نے لکھا کہ ''میں خود کو بہت فخر محسوس کرتا ہوں۔'' انہوں نے مداحوں سے ایک اہم سوال بھی پوچھا ''کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں ''تال ۲'' کو ہندوستان میں ایک نئے، نوجوان، باصلاحیت ڈائریکٹر اور نئی کاسٹ کے ساتھ پروڈیوس کروں؟'' ۱۹۹۹ء میں ریلیز ہونے والی سبھاش گھئی کی فلم ''تال'' کو ہندی سینما کے یادگار ترین میوزیکلز میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ انل کپور، ایشوریا رائے اور اکشے کھنہ نے اداکاری کی، اس فلم نے اپنی دلکش کہانی، بہترین موسیقی اور طاقتور پرفارمنس سے سامعین کے دل جیت لیے۔ باکس آفس پر زبردست کامیابی، ''تال'' نہ صرف ہندوستان میں بلکہ بیرون ملک بھی کافی کامیاب رہی۔ اس فلم کو کئی نامور ایوارڈز ملے اور اس کا میوزک آج بھی پسندیدہ ہے۔

ڈیلی سوپ میں کام کرنا آسان نہیں، لیکن یہی جدوجہد مجھے مضبوط بناتی ہے

اداکارہ نے کہا کہ ڈیلی سوپ کی شوٹنگ کا شیڈول انتہائی مصروف ہوتا ہے، جس کی وجہ سے فنکار اپنے گھر سے زیادہ وقت سیٹ پر گزارتے ہیں

نئی دہلی: ٹیلی ویژن کی دنیا میں روزانہ نئے اقساط پیش کرنا ایک بڑا چیلنج ہوتا ہے، جس کے لیے اداکاروں اور پوری پروڈکشن ٹیم کو مسلسل محنت کرنی پڑتی ہے۔ طویل شوٹنگ اوقات، مختصر وقت میں مکالمے یاد کرنا اور مختلف جذباتی مناظر کو فوری طور پر ادا کرنا ڈیلی سوپ کا حصہ ہیں۔ معروف ٹی وی اداکارہ نیہا ہرسورا کا کہنا ہے کہ اگرچہ یہ سفر آسان نہیں، لیکن یہی مشکلات انہیں ایک بہتر فنکار بننے میں مدد دیتی ہیں۔ آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے نیہا ہرسورا نے کہا کہ ڈیلی سوپ میں کام کرنا جسمانی اور ذہنی دونوں اعتبار سے نہایت دشوار ہوتا ہے۔ ان کے مطابق زندگی میں آسانی سے حاصل ہونے والی چیزوں میں وہ اطمینان نہیں ہوتا جو سخت محنت اور مسلسل جدوجہد کے بعد ملنے والی کامیابی میں محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اداکاری کا پیشہ کبھی بھی آسان نہیں رہا اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ اس شعبے سے بے حد محبت کرتی ہیں۔ نیہا نے اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے کہا کہ کئی مرتبہ فنکاروں کو منظر شروع ہونے سے چند منٹ قبل ہی مکالمے دیے جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں نہ صرف انہیں فوری طور پر یاد کرنا پڑتا ہے بلکہ کیمرے کے سامنے بغیر کسی غلطی کے پیش بھی کرنا ہوتا ہے۔ ان کے مطابق بعض اوقات ایک منظر میں اداکار کو رونا پڑتا ہے اور چند لمحوں بعد دوسرے منظر میں ہنستے ہوئے نظر آنا ہوتا ہے۔ اتنی تیزی سے جذبات میں تبدیلی لانا آسان نہیں، لیکن ڈیلی سوپ کی دنیا میں یہ معمول کا حصہ ہے۔ اداکارہ نے کہا کہ ڈیلی سوپ کی شوٹنگ کا شیڈول انتہائی مصروف ہوتا ہے، جس کی وجہ سے فنکار اپنے گھر سے زیادہ وقت سیٹ پر گزارتے ہیں۔ صبح سے رات گئے تک شوٹنگ جاری رہتی ہے اور اکثر اہل خانہ کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع بھی کم ملتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جو لوگ اداکار بننے کا خواب دیکھتے ہیں، انہیں اس پیشے سے وابستہ قربانیوں اور چیلنجز کے لیے بھی خود کو تیار رکھنا چاہیے۔ نیہا ہرسورا نے کہا کہ تمام مشکلات کے باوجود انہیں سیٹ پر گزارا گیا ہر لمحہ پسند ہے۔ کیمرے کے سامنے اداکاری کرنا، مکالمے یاد کرنا اور صحیح جذبات کے ساتھ کردار کو ناظرین تک پہنچانا انہیں خوشی اور اطمینان دیتا ہے۔ ان کے مطابق اداکاری صرف روزگار کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک ایسا جذبہ اور جنون ہے جسے وہ پورے دل سے نبھاتی ہیں۔ ہر دن کا کام انہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ انہوں نے اداکاری کی دنیا میں آنے کا فیصلہ کیوں کیا تھا۔ انہوں نے فلموں اور ویب سیریز میں کام کرنے والے فنکاروں کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان شعبوں میں اداکاروں کو کردار سمجھنے، زبان پر کام کرنے اور تحقیق کے لیے کافی وقت مل جاتا ہے۔

ملک کے سب سے بڑے مسائل آبادی

سیاست دان، نظام اور ناخواندگی ہیں: شیکھر

اداکار اور میزبان شیکھر سمن اپنے حال ہی میں ریلیز ہونے والے ویب شو ''دی پیرامڈ سکیم'' میں اپنے کردار کے لیے خبروں میں ہیں۔ اداکار اور میزبان شیکھر سمن اپنے حال ہی میں ریلیز ہونے والے ویب شو ''دی پیرامڈ سکیم'' میں اپنے کردار کے لیے خبروں میں ہیں۔ دریں اثنا اداکار نے معاشرے کی موجودہ حالت کے بارے میں کھل کر بات کی۔ شو کی تشہیر کے دوران انہوں نے کہا کہ ناخواندگی، بڑھتی ہوئی آبادی، سیاستدانوں اور نظام کی وجہ سے لوگ بار بار جھوٹے وعدوں اور گھوٹالوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ شیکھر سمن نے بتایا ''ایک بڑی وجہ آبادی، سیاست دان، نظام اور خواندگی کی سطح ہے۔ ناخواندگی کی وجہ سے لوگ بہت سی چیزوں کو نہیں سمجھ پاتے ہیں۔ کچھ لوگ خود ہی بے وقوف بن جاتے ہیں اور جو لوگ انہیں بے وقوف بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔'' شیکھر سمن کا کہنا ہے کہ اس طرح کی اسکیموں سے بچنے کا بہترین طریقہ تعلیم اور بیداری ہے۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ کسی بھی آسان رقم کی پیشکش کے لیے آنکھیں بند نہ کریں۔ شیکھر سمن نے ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی اور نظام کی خامیوں پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ ان کا ماننا ہے کہ جب تک تعلیم کی سطح بہتر نہیں ہوتی، لوگ اس طرح کے گھوٹالوں کی زد میں آتے رہیں گے۔ فوری امیر بننے کی اسکیموں کو نشانہ بناتے ہوئے، انہوں نے کہا ''جو لوگ راتوں رات امیر ہونے کی بات کرتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ تمہیں کل، پرسوں، یا مہینے کے آخر میں اتنے پیسے مل جائیں گے، پہلے انہیں پکڑو اور مارو۔'' شیکھر سمن نے مزید کہا کہ اگر پیسہ کمانا اتنا ہی آسان ہوتا تو پوری دنیا امیر ہوتی اور کوئی غریب نہیں رہتا۔ انہوں نے واضح طور پر اسے ایک دھوکہ قرار دیا۔ اداکار نے اپنے ماضی کا ایک واقعہ بھی شیئر کیا۔ ۲۰۰۰ء میں، کسی نے انہیں اسی طرح کی اسکیم پر قائل کرنے کی کوشش کی۔ اگرچہ یہ پہلے پرکشش لگ رہا تھا، لیکن شیکھر سمن مشکوک ہوگیا اور اسے بروقت پکڑ لیا۔ ''پیرامڈ اسکیم'' سیریز فریب دہی کے اسکیموں کی دنیا پر مبنی ہے، جہاں لوگ فوری پیسہ کمانے کے لالچ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ شیکھر سمن کے علاوہ اس شو میں رنویر شوری، شریانش پانڈے، پرم ویر چیمہ، انجان سریواستو، الفیہ جعفری، آشیش راگھو، اکھلیندر مشرا، اسمیتا بنسل، اور بہت سے دوسرے اداکار بھی ہیں۔ وائرل فیور سیریز کو شریانش پانڈے نے پروڈیوس کیا ہے اور اس کی ہدایت کاری آشیش آر شکلا اور شریانش پانڈے نے کی ہے، اور پرائم ویڈیو پر چل رہی ہے۔

پیدی" تنازع: انو اگروال نے کہا" اداکاروں میں نہیں کہنے کی ہمت ہونی چاہیے

لیکن اداکار، عوام کے ساتھ، تفریحی صنعت کی خواتین کو محض 'پرفیکٹ' کے طور پر پیش کرنے کے بارے میں تیزی سے بات کر رہے ہیں۔

ہدایت کار بوچی بابو سانا نے بھلے ہی رام چرن اور جھانوی کپور اسٹارر فلم ''پیدی'' کے تنازع کے لیے معذرت کر لی ہو، لیکن اداکار، عوام کے ساتھ، تفریحی صنعت کی خواتین کو محض 'پرفیکٹ' کے طور پر پیش کرنے کے بارے میں تیزی سے بات کر رہے ہیں۔ ہدایت کار بوچی بابو سانا نے بھلے ہی رام چرن اور جھانوی کپور اسٹارر فلم ''پیدی'' کے تنازع کے لیے معذرت کر لی ہو، لیکن اداکار، عوام کے ساتھ، تفریحی صنعت کی خواتین کو محض 'پرفیکٹ' کے طور پر پیش کرنے کے بارے میں تیزی سے بات کر رہے ہیں۔ ''عاشقی'' فیم اداکارہ انو اگروال نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انو اگروال نے فلم ''پیدی'' کے بارے میں جاری تنازع پر ردعمل دیا ہے۔ ایک انسٹاگرام پوسٹ میں، انہوں نے کہا کہ تنازع انہیں ۳۰ سال قبل کیے گئے ایک فیصلے کی یاد دلاتا ہے۔ انو اگروال نے لکھا ''''پیدی'' کے بارے میں جاری بحث نے مجھے ایک فیصلہ یاد دلایا جو میں نے بہت پہلے کیا تھا۔ میں آج کے سامعین کو بولنے اور خواتین کرداروں کے لیے زیادہ احترام کا مطالبہ کرنے کے لیے سراہتی ہوں۔ ذمہ داری صرف ناظرین کی نہیں، نہ صرف فلم سازوں کی ہے۔ یہ ہماری، اداکاروں کی بھی ہے۔'' انہوں نے مزید بتایا کہ ''عاشقی'' کے بعد میں نے کسی بھی فلم کو سائن کرنے سے پہلے پورا اسکرپٹ سننے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت خواتین پر اعتراض کرنا عام بات تھی۔ میں نے اس رجحان کے خلاف کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے جو فلمیں کی ہیں وہ اس فیصلے کا ثبوت ہیں۔ بہت سے طریقوں سے یہی چیز مجھے فلموں سے دور کرنے کا باعث بنی۔ انو اگروال نے نوجوان اداکاروں پر زور دیا کہ وہ اسکرپٹ کو غور سے سنیں، سوال پوچھیں، اور اگر کوئی چیز ان کے وقار سے سمجھوتہ کرتی ہے تو نہیں کہنے کی ہمت رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ جب شائقین بہتر مطالبہ کریں گے تو کہانیاں بدلیں گی لیکن جب اداکار ایسی چیزوں میں حصہ لینے سے انکار کریں گے تو وہ بھی بدلیں گی۔ رام چرن اور جھانوی کپور کی فلم ''پیدی'' ریلیز کے بعد سے ہی تنازعات میں گھری ہوئی ہے۔ فلم کے کچھ مناظر، جن میں جھانوی کپور کا کردار 'اچیاما' شامل تھا، کو خواتین کو اعتراض کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ اس نے سوشل میڈیا پر خاص طور پر جھانوی کے مناظر کے حوالے سے بڑے پیمانے پر تنقید کی۔ جیسے ہی تنازع بڑھتا گیا، فلم کے ہدایت کار بوچی بابو نے ہفتہ کو معافی نامہ پوسٹ کیا اور اعلان کیا کہ متنازع مناظر کو ایڈٹ کیا جائے گا۔ ہدایت کار نے کہا کہ ان کا مقصد کبھی بھی کسی خاتون کردار کی توہین کرنا نہیں تھا، لیکن اگر ناظرین کو تکلیف محسوس ہوتی ہے تو وہ احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے آج کے دور کے ناظرین کی تعریف کی جو خواتین کے کرداروں کے لیے اسکرپٹ میں زیادہ احترام اور باوقار پیشکش کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اپنی ہٹ فلم 'عاشقی' کی کامیابی کے بعد انہوں نے طے کر لیا تھا کہ وہ پورا اسکرپٹ سنے بغیر کوئی فلم سائن نہیں کریں گی، کیونکہ اس دور میں فلموں میں خواتین پر اعتراض کرنا اور انہیں غلط انداز میں پیش کرنا عام بات تھی۔